عورتوں
کی خوبیاں اور خامیاں
مؤلف
حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم
استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم، شاد باغ، ملیر، کراچی
تقریظ
مولانا محمد یوسف رشید صاحب دامت برکاتہم
امام وخطیب مسجد بیت الحمد، سائٹ، کراچی
مکتبۃ الارشاد
ملیر ہالٹ، کراچی، 0333-3730428

نظرِ ثانی وتخریج شدہ ایڈیشن

نامِ کتاب : عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں

مؤلف : حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم

تصحیح وتخریج : مفتی احمد حسن صاحب حفظہ اللہ

اِشاعتِ اوّل : ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بمطابق دسمبر ۲۰۱۹ء

اِشاعتِ دوم : ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بمطابق دسمبر ۲۰۲۰ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : مکتبۃ الارشاد دکان نمبر ۲۸، جامع مسجد رفاہ عام، رفاہ عام سوسائٹی، ملیر ہالٹ، کراچی 0333-3730428

استدعاء

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت وبساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح وجلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم انسان، انسان ہے، سہواً اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات دُرست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جاسکے۔

مکتبۃ الارشاد

فہرست

عنوانات	صفحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

عرضِ مُرتّب (طبع دوم)

دل اللہ تعالیٰ کے شکر سے پُر اور زبان اُس کی تعریف اور حمد و ثناء سے تر ہے کہ: جس نے "**عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں**" کتاب کو اِس قدر مقبولیت عطا فرمائی کہ بہت ہی قلیل عرصہ میں کتاب کا "پہلا ایڈیشن" ختم ہو گیا اور اُس کی "طباعتِ ثانیہ" کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔

اَصل میں عورتوں کی اِصلاح و تربیت اور اُن کی صحیح رُخ پر راہنمائی یہ ایسا ضروری اور حساس موضوع ہے جس کی مُعاشرے میں اہمیت و ضرورت سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ: صنفِ نازک کی اِصلاح کو مُعاشرے کی اِصلاح کی اِکائی کہا جاتا ہے کیوں کہ عورتوں کی اِصلاح و تربیت پر پورے مُعاشرے کی اِصلاح موقوف ہے، جس کے بغیر کوئی قوم اور مُعاشرہ ترقی کی راہ میں گامزن نہیں ہو سکتا، اِسی کے ذریعہ قوموں کو عظیم و سربلند سپوت اور کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے سرخیل ملتے ہیں، جس سے قوموں کا مستقبل رُوشن اور تابناک ہوتا ہے۔ اِس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عورتوں کی اِصلاح و تربیت کے میدان میں کوئی کمی نہیں چھوڑنی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اِس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر دَور اور ہر زمانے کے مشائخ و علماء اور صوفیاء کرام نے اپنے بابرکت مَواعظ و بیانات، گراں قدر تصنیفی خدمات اور دیگر مؤثر ذرائع سے عورتوں کی اِصلاح و تربیت کے لیے اپنی مقدور بھر کوشش کی ہے اور کرتے رہے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں یہی کوشش کی گئی ہے کہ: قرآن و سنّت کی رُوشنی میں عورتوں کی خوبیوں اور خامیوں کو پوری وضاحت کے ساتھ ذکر کیا جائے تاکہ ایک مسلمان عورت اُن خوبیوں سے متصف اور خامیوں سے تہی دامن رہتے ہوئے پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی گزارے تاکہ خالق و مخلوق کی نگاہ میں محبوب اور پسندیدہ ہو اور دونوں جہاں کی اَبدی و سرمدی کامیابیوں سے ہمکنار ہو۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش کامیاب اور بارآور ثابت ہو اور اِس کا نفع عام و تام ہو۔ بے شک! اللہ ہی توفیق دینے والا اور وہی سب سے بہتر راہنمائی کرنے والا ہے۔

بندہ
محمد سلمان زاہد غُفِرَ لَہٗ
۲۵/اکتوبر ۲۰۲۰
0333-3858577

اَحوالِ زیست

اُستاذالحدیث حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم

اُستاذالحدیث جامعہ اَنوارالعلوم، شادباغ، ملیر، کراچی

محمد سلمان زاہد۔

مبین احمد۔

۱۵/اکتوبر ۱۹۸۲ء۔

کراچی، پاکستان۔

مدرسہ سُلیمانیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی میں ناظرہ قرآن مجید اور کچھ پارے حفظ۔

جامعہ حمّادیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی سے ۱۹۹۴ء میں تکمیل حفظِ قرآن کریم۔

میٹرک (سائنس) جامعہ بیت القرآن، متصل جامعہ ملیہ، ملیر، کراچی سے کیا۔

ابتدائی تین (۳) درجات "ثالثہ" تک جامعہ بیت القرآن میں اور اُس کے بعد دورۂ حدیث تک تمام درجات جامعہ دارالعلوم، کراچی سے۔

جامعہ دارالعلوم، کراچی سے ۲۰۰۵ء میں دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔

① شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

② مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

③ حضرت مفتی محمود اَشرف صاحب دامت برکاتہم

④ حضرت مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

⑤ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

⑥ حضرت مولانا عبداللہ برمی صاحب دامت برکاتہم

⑦ حضرت مولانا رشید اَشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

⑧ حضرت مولانا افتخار صاحب دامت برکاتہم

تخصص: جامعہ یاسین القرآن نارتھ، کراچی سے ۲۰۰۶ء میں کیا۔

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر، کراچی میں ۲۰۰۶ء سے تا حال۔

مسجد رحمانیہ گلشن رفیع، ملیر، کراچی میں ۲۰۰۷ء سے تا حال۔

مختلف موضوعات پر تقریباً تیس (۳۰) تصنیفات ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل مطبوعہ ہیں:

۱ چار مسائل بیس بیس سے زائد دلائل۔

۲ شبِ قدر۔ ۳ انوارِ صلاۃ۔ ۴ انوارِ رمضان۔

۵ عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں۔

۶ عورت کا فتنہ اور اُس سے بچنے کے اَسباب۔

اور بقیہ کتابیں زیرِ طباعت ہیں، اُن میں سے چند مشہور کتابیں یہ ہیں:

۱ باقیاتِ صالحات شب و رُوز کے مَسنون اَعمال۔

۲ حنفی نماز مدلل، اَحادیثِ طیبہ کی رُوشنی میں۔

۳ انوارِ حج وعُمرہ۔ ۴ انوارِ صبح وشام۔ ۵ انوارِ دُرود وسلام۔

۶ مَرد وعورت کی نماز کا فرق، اَحادیث وفقہ کی رُوشنی میں۔

۷ تاریک فتنے اور قیامت کی علامات۔

۸ وراثت ووصیّت کے شرعی اَحکام۔

۹ سردی اور گرمی کے آداب ومسائل۔

۱۰ لباس کے اِسلامی آداب ومسائل۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ٥

دل کی بات

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

اِسلام سلامتی والا دین ہے، اِس نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ ایسی تعلیمات دیں کہ: جن پر عمل کرنے سے اُن کی دُنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔

اِسلام میں اَولاد کی تعلیم وتربیت پر بہت زُور دیا گیا ہے جو ماں باپ اپنے بچوں اور بچیوں کی اَچھی تربیت کرتے ہیں، اُنہیں صحیح لائن پر لگاتے ہیں، اُن کے بچے دُنیا میں بھی والدین کے فرماں بردار بن کر اُن کی راحت کا ذریعہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی والدین کے لیے ترقی درجات کا سبب بنتے ہیں۔ نیک اَولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب بعض صورتوں میں قیامت تک والدین کو ملتا رہتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ماں باپ دینی سُوچ سمجھ سے عاری ہوں اور ایک دوسرے کے حُقوق پامال کرنے والے ہوں پھر شیطان کو وار کرنے کا موقع ملتا ہے، وہ اُن کی زندگی میں ایسی تلخیاں گھول دیتا ہے کہ نہ صرف اُن کی اپنی زندگی جہنّم زار بنی رہتی ہے بل کہ اُس کی نحوست اُن کی اَولاد پر پڑتی ہے، جو منفی خیالات و رُجحانات کی حامل بن جاتی ہے۔ پھر اَولاد نہ صرف والدین کی ناک میں دم کرتی ہے بل کہ معاشرے میں بُرائی کی علامت بن جاتی ہے۔

آج معاشرے میں اَکثر گھروں میں کہیں کلی طور پر اور کہیں جُزوی طور پر یہی صورت حال دیکھنے کو ملتی ہے، لہٰذا خواتین کو اُن کی ذمہ داری سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے بوئے ہوئے کانٹوں میں اُلجھنے اور اپنی ہی لگائی ہوئی آگ میں جلنے کے بجائے شریعت وسنّت کی رُوشن تعلیمات سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے گھروں میں پیار کے دیپ جلائیں، شیطان کو بھی بھگا کر اَمن وچین کی بانسری بجائیں۔

زیرِ نظر کتاب اِسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو ہمارے محسن برادرِ مکرم حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم کی تالیف ہے، خصوصاً خواتین کے لیے نہایت ہی مؤثر اور مفید کتاب ہے۔ اِس موضوع پر اِتنا وسیع اور دقیق مواد جمع فرمادینا مؤلِف موصوف زِیْدَ مَجْدُهُم کا کمال بھی ہے

اور ناظرین پر اِحسانِ عظیم بھی۔ پھر کمال کی بات یہ ہے کہ: حضرت کے نُونہال شاگرد مولانا اَحمد حسن صاحب نے اَحادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حوالہ جات پر کام کر کے کتاب کی اِفادیت میں مزید اِضافہ کر دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مؤلِف صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔دل سے دُعا ہے اللہ ربُّ العزت خامیوں اور کوتاہیوں سے اپنے کرم کے صدقے دَرگزر فرما کر شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے اُمّت کے ہر طبقے خاص وعام کو اِس سے مُستفید فرمائیں اور مؤلِف کے علم وعمل میں خوب برکتیں عطا فرمائیں۔(آمِین)

یہ کچھ بے ربط باتیں ہمارے محسن جناب محمد حسین ڈیسائی صاحب کے حکم پر بندے نے تحریر کی ہیں ورنہ حقیقت میں بندہ تقریظ لکھنے کا اہل نہیں ہے۔اللہ ربُّ العزت مؤلِف سمیت تمام ساتھیوں کے مساعی جمیلہ کو قبول ومنظور فرمائے۔(آمِین)

خویدم علماء

محمد یوسف رشید

۱۹/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ

۲۱/نومبر ۲۰۱۹ء

0333-3415944

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِحَضْرَةِ الْجَلَالَةِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ.....

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ---الآیۃ (سُوْرَۃُ النِّسَآء، ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمام مخلوقات میں نَر اور مادہ کے جوڑے بنائے ہیں اِسی طرح اِنسانوں میں بھی مَرد اور عورت کا جوڑا بنایا ہے، پھر مَرد کو عورت پر فضیلت دی ہے اور عورت کو مَرد کی راحت رَسانی کا ذریعہ اور سبب بنایا ہے۔ لیکن عورت کے اَندر بعض ایسی خامیاں بھی ہیں جن کی وجہ سے وہ مَرد کے لیے بجائے راحت کے اِیذاء اور تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔ اِس کے برعکس عورت میں بعض ایسی خوبیاں بھی ہیں جن کی وجہ سے مَرد کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ: وہ خوبیاں اور خامیاں ہیں کیا؟ تو اَکثر عورتیں اُن سے ناواقف ہیں۔ اِسی مقصد کے لیے زیرِ نظر کتاب "**عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں**" جو کہ حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم، اُستاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم شاد باغ، ملیر، کراچی کی تالیف ہے۔ اِس کتاب میں مفتی صاحب دامت برکاتہم نے عورتوں کی چھتیس (۳۶) خوبیوں اور پینتیس (۳۵) خامیوں کو قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی رُوشنی میں جمع کیا ہے۔ اِنتہائی مفید اور نافع کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو اُمت کے لیے نافع بنائے اور ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم ایک پُر اَثر اور رُوحانی شخصیت ہیں۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی مندرجہ ذیل تصانیف بہت مشہور ہیں:

۱ انوارِ صلوٰۃ۔ ۲ انوارِ رمضان۔ ۳ باقیاتِ صالحات۔

اِہم گزارش! اللہ کے فضل وکرم سے اِنسانی طاقت وبساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح وجلد سازی میں پوری اِحتیاط کی گئی ہے۔تا ہم اِنسان ہونے کے ناطے اگر سہواً کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات دُرست نہ ہوں تو اَز راہ کرم مطلع فرمادیں تا کہ آئندہ اِیڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جاسکے۔

سرزیب صدیقی

مکتبۃ الارشاد

دکان نمبر ۲۸، جامع مسجد رفاہ عام،

رفاہ عام سوسائٹی، ملیر ہالٹ، کراچی

0333-3730428

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حرفِ آغاز (طبع اوّل)

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی طرح بنی نوعِ اِنسان کے اَندر بھی مذکر و مونّث یعنی مَرد و عورت کی دو (۲) صنفیں رکھی ہیں اور اِس تفریق میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی مصلحتیں اور حکمتیں پُوشیدہ ہیں؟ مَرد و عورت کی جسمانی ساخت کے فرق کے علاوہ اُن کی گفتار، بُول چال، صلاحیت و توانائی، کام کاج اور صفات اور خوبیوں میں بھی اِس قدر واضح اور نمایاں فرق ہے جو کسی اَدنیٰ ذی شعور پر بھی مخفی نہیں۔

لیکن اِس تمام تَر فرق کے باوجود بھی عورتیں مَردوں ہی کی طرح اَحکامِ شریعت کی مکلّف اور اُن کی اَدائیگی کی پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اُن کے مُناسبِ حال اَحکامات دیے جن پر عمل کر کے وہ بھی اپنی دُنیا و آخرت کی دائمی کامیابیوں کو نہایت آسانی کے ساتھ حاصل کر سکتی ہیں بل کہ مَردوں کے مقابلے میں اُنہیں شریعت کے اَحکام میں بہت سی رُخصتیں اور آسانیاں دی گئی ہیں۔ چناں چہ مَردوں کے مُقابلے میں عورتیں کم اور تھوڑی سی محنت کے ذریعہ زیادہ اور کثیر عنایاتِ ربانی کو حاصل کر سکتی ہیں، جنّت تک رَسائی کو اُن کے لیے آسان اور سَہل بنایا گیا ہے۔ بس! ضرورت صرف اِتنی سی ہے کہ: اُن اَوصاف وکمالات کو سیکھ کر اپنایا جائے جن کا شریعت نے ایک عورت سے مُطالبہ کیا ہے اور ایسی خامیوں اور کوتاہیوں سے حَتَّى الْوَسع گریز کیا جائے جس کو شریعت نے شجرۂ ممنوعہ قرار دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے جس میں ایک طرف اگر عورت کے اَوصاف وکمالات کو ذکر کیا گیا ہے تا کہ عورت اُن سے متصف ہو کر اللہ کی سچی اور نیک بندی ہونے کا ثبوت دے تو دوسری جانب عورت کی خامیوں اور اُس کی کوتاہیوں کو بھی تفصیل سے اُجاگر کیا گیا ہے تا کہ اُن سے اِحتراز کر کے عورت اپنے دُنیا و آخرت کے نقصان سے بچ سکے۔ بے شک! اللہ تعالیٰ ہی بہتر توفیق دینے والا اور وہی دُرست راہ کی جانب راہنمائی کرنے والا ہے۔

کتاب کا اُسلوب یہ رکھا گیا ہے کہ: پہلے عورتوں کی صفاتِ محمودہ اور اُن کی خوبیاں ذکر کی گئی ہیں

جو تقریباً چھتیس (۳۶) کے قریب ہیں، اُس کے بعد تقریباً پینتیس (۳۵) عورتوں کی بُری صفات کو خامیوں کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ عورتوں کی خوبیوں اور خامیوں کا ذکر قرآن کریم کی آیاتِ بیّنات اور نبی کریم ﷺ کی اَحادیث و روایات کی رُوشنی میں کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ: ہر ہر بات کا مدلّل حوالہ اور ماخذ ذکر کیا جائے اور کوئی بات بلا دلیل نہ ہو۔

واضح رہے کہ!! کتابِ ہٰذا میں اَحادیث کے ذکر میں کئی جگہ تکرار ملے گا، جس کی وجہ یہ ہے کہ: اَحادیث میں عورتوں کی صفات اور خامیوں کو بیان کرتے ہوئے ایک ایک حدیث میں کئی کئی خوبیاں اور صفات ذکر کی گئی ہیں۔ لہٰذا اُن صفات اور خامیوں کو الگ الگ بیان کرنے کی وجہ سے اُن کے اِستدلالی ماخذ بھی مکرر ذکر کیے گئے تاکہ ہر صفت اور خامی کو پڑھتے ہوئے یہ معلوم ہو سکے کہ: یہ کس حدیث سے ماخوذ ہے؟ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ: وہ اِس کتاب کو مقبول اور نافع بنائے اور خلقِ کثیر کے لیے اِس کو اِصلاح و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

بندہ

محمد سلمان زاہد غُفِرَلَہٗ

0333-3858577

عورتوں
کی
خوبیاں

قرآن و حدیث میں عورتوں کی بہت سی اچھی اور عمدہ صفات ذکر کی گئی ہیں جن کو اِختیار کر کے عورت اپنے مقصدِ وُجود تک رَسائی حاصل کر کے ایک کامیاب اور باکمال عورت بن سکتی ہے اور اِنہی صفات کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کا حُصول ممکن قرار پاتا ہے۔ ذیل میں بالترتیب اُن صفاتِ محمودہ اور اَوصافِ جمیلہ کو ذکر کیا جارہا ہے تاکہ اُن کو عمل میں لایا جاسکے۔ اُنہیں پڑھیے اور اپنانے کی کوشش کیجیے۔

① پہلی خوبی: مؤمن ہونا

سب سے اِہم اور بڑی خوبی یہ ہے کہ: عورت کے اَندر اِیمان ہو کیوں کہ اِیمان ہی اگر نہ ہو تو وہ اِنسان جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مَردوں کو "زَوْجَة مُؤْمِنَة" کے حُصول کی تلقین فرمائی ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ"۔[1]

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ: شکر کرنے والا دل رکھے، ذکر کرنے والی زبان رکھے، ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔

اِیمان کے درجات

اِیمان کے دو (۲) دَرجے ہیں:

① ایک درجہ جو اِیمانِ ناقص کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ: اِنسان مؤمن تو ہو لیکن اِیمانی زندگی سے عاری اور خالی ہو، شریعت کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو۔

② دوسرا اِیمانِ کامل کا درجہ کہلاتا ہے۔ جس میں اِیمان کے تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے، تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی اپنائی جاتی ہے اور ایسے شخص کو مؤمن کامل کہتے ہیں۔

---

[1] (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب أفضل النساء، ص ۱۳۳، قدیمی، کراچی)

اِس لیے ہر مؤمن کو کوشش کرنی چاہیے کہ: جو ایمان کی نعمتِ عظمیٰ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اُس کے کامل درجہ کو حاصل کرے یعنی تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی گزارے۔ جس کا حاصل یہی ہے کہ: کرنے کے کاموں کو سرانجام دے اور بچنے کے کاموں سے بچے۔

۲ دوسری خوبی: نیک ہونا

عورت کی سب سے بڑی خوبی جس میں ساری ہی خوبیاں اور بہترین صفات آجاتی ہیں وہ اُس کا نیک اور صالح ہونا ہے اور یہ بات بہت سی حدیثوں میں ذکر کی گئی ہے بل کہ رشتے کی تلاش میں بھی اِسی کو معیار بنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ"۔ [1]

ترجمہ: کسی عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں چار (۴) چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: اوّل اُس کا مال دار ہونا۔ دوم اُس کا حسب نسب والی ہونا۔ سوم اُس کا حسین و جمیل ہونا اور چہارم اُس کا دین دار ہونا۔ پس! تم دین دار عورت کو اِختیار کرنے میں کامیابی حاصل کرو۔ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوجائیں (اگر تم دین داری کو ملحوظ نہ رکھو اور محض حُسن و جمال کی تلاش میں پڑ جاؤ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ"۔ [2]

ترجمہ: دُنیا مَتاع (فائدہ اُٹھانے کی چیز) ہے اور دُنیا کی تمام فائدہ اُٹھانے کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ لَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ"۔ [3]

---

[1] (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، ج ۱، ص ۴۷۳، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[2] (صحیح لمسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیت بالنساء، ج ۱، ص ۴۷۵، طبع یادگار شیخ، کراچی) [3] (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

ترجمہ: دُنیا مَتَاع (فائدہ اُٹھانے کی چیز) ہے اور دُنیا کی فائدہ اُٹھانے کی چیزوں میں سے کوئی چیز نیک عورت سے زیادہ بہتر اور اَفضل نہیں ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ"۔ [1]

ترجمہ: کسی اِیمان والے نے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے (حُصولِ تقویٰ) کے بعد نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

"أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ"؟

کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو اِنسان جمع کرتا ہے؟

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ہی جواب مَرحمت فرمایا:

"اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ"۔ وہ نیک عورت ہے۔ [2]

حضرت عبداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"أَرْبَعٌ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ: أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ صَالِحَةً وَأَنْ يَّكُونَ وَلَدُهُ أَبْرَارًا وَأَنْ تَكُونَ مَعِيشَتُهُ فِي بَلَدِهِ وَإِخْوَانُهُ صَالِحِينَ"۔ [3]

ترجمہ: چار (۴) چیزیں اِنسان کی خوش نصیبی میں سے ہے:

① ایک یہ کہ اُس کی بیوی نیک ہو۔
② اُس کی اَولاد نیک ہو۔
③ اُس کی معیشت اُس کے شہر میں ہو۔
④ اُس کے بھائی نیک ہوں۔

"ابن عساکر" میں اِسی روایت کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے اور زوجہ کے لیے "أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ مُوَافِقَةً" کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ: اُس کی بیوی (مزاج وطبیعت کے) مُوافق ہو۔ [4]

---

[1] (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

[2] (سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ج ۱، ص ۲۳۶، طبع حسن، لاہور)

[3] (موسوعۃ الرسائل لابن ابی الدنیا، رسالۃ الاخوان، باب من امر بصحبتہ ورغب فی اخائہ ومودتہ، ص ۱۰۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[4] (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، حرف المیم، محمد بن عبیداللہ من اہل کفر سوسیہ، ج ۵۴، ص ۱۷۸، طبع دار الفکر، بیروت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی آیت:

"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" میں "فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً" کی تفسیر "نیک عورت" سے کی ہے، جب کہ "فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً" سے مُراد "حُورٍ عِينٍ" اور "عَذَابَ النَّارِ" سے مُراد وہ عورت ہے جو مَرد پر مُسلط ہوجاتی ہے۔ [1]

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عِنْدَ الرَّجُلِ كَمَثَلِ التَّاجِ الْمُتَخَوَّصِ بِالذَّهَبِ عَلٰى رَأْسِ الْمَلِكِ وَمَثَلُ الْمَرْأَةِ السُّوْءِ عِنْدَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ"۔ [2]

ترجمہ: انسان کے پاس نیک عورت کی مثال اُس سونا جڑے ہوئے تاج کی طرح ہے جو بادشاہ کے سر پر ہو اور نیک آدمی کے پاس بُری عورت کی مثال اُس بھاری بھرکم بُوجھ کی طرح ہے جو کسی بڑی عمر کے بوڑھے شخص پر لدا ہو۔

(۳) تیسری خوبی: با اَخلاق ہونا

عورت کی ایک اِہم خوبی یہ ہے کہ: وہ با اَخلاق ہو، اَخلاقِ حسنہ کی حامل ہو اور یہی عورت کا وہ اَصل حُسن ہوتا ہے جس سے وہ اپنے شوہر کی نگاہ میں حَسین اور محبوب ثابت ہوتی ہے، اگرچہ ظاہری رَنگت اور حُسن اُس کا ماند ہی کیوں نہ ہو۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کرنے کے لیے مَردوں کو عورتوں کے اِنتخاب میں "با اَخلاق عورت" کا معیار دیا ہے کہ: وہ نکاح کرتے ہوئے دین دار اور با اَخلاق عورت کا اِنتخاب کریں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى مَالِهَا وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى جَمَالِهَا وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى دِينِهَا خُذْ ذَاتَ الدِّينِ وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ"۔ [3]

---

[1] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، باب دخول مکۃ والطواف، ج ۵، ص ۷۳، مطبع مکتبہ الحبیبیہ، کوئٹہ)

[2] (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، امرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج ۹، ص ۳۲۹، مطبع مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)

[3] (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، ذکر الزجر للمتزوج ان یقصد ذوات الدین من النساء، ج ۵، ص ۲۷، مطبع دار التاصیل، بیروت)

ترجمہ: عورت سے اُس کے مال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اُس کے جمال وخوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اُس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تم دین داری اور اَخلاق والی عورت کو حاصل کرو، تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو (اگر تم اِس کا لحاظ نہ رکھو)۔

حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ أَوْ قَالَ: عَبْدٌ بَعْدَ إِيْمَانٍ بِاللّٰهِ خَيْرًا مِّنِ امْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْخُلُقِ وَدُوْدٍ وَلُوْدٍ وَمَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شَرًّا مِّنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيْدَةِ اللِّسَانِ"۔[1]

ترجمہ: کسی شخص نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بھلی چیز حاصل نہیں کی جو اچھے اَخلاق کی حامل ہو، (شوہر سے) خوب محبّت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہو اور کسی شخص نے اللہ کے ساتھ کفر اِختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اَخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ثَلَاثَةٌ يَدْعُوْنَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ أَعْطَى سَفِيْهًا مَالَهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمْ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ"۔[2]

ترجمہ: تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جو دُعا مانگتے ہیں لیکن اُن کی دُعا قبول نہیں کی جاتی: ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو دیا ہو (کیوں کہ یہ مال کا ضیاع ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس بداَخلاق عورت ہو (اور اُس کی وجہ سے اُس کا دینی اور دُنیاوی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہو) لیکن وہ اُس عورت کو طلاق نہ دے اور تیسرا وہ شخص جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اُس نے اُس معاملے پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو۔

---

[1] (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، المرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج۹، ص۳۲۹، طبع موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

[2] (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، المرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج۹، ص۳۳۰، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

④ چوتھی خوبی: گناہوں سے بچنا

حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"اُهْجُرِي الْمَعَاصِي فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَكْثِرِي ذِكْرَ اللهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ"۔ ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو چھوڑ دو کیوں کہ یہ سب سے اَفضل ہجرت ہے اور فرائض کی حفاظت کیا کرو کیوں کہ یہ سب سے اَفضل جہاد ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیوں کہ تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لے کر نہیں حاضر ہو سکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے بچنے کو اَفضل ترین عبادت قرار دیا ہے۔ چناں چہ اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ"۔ ❷

ترجمہ: حرام کردہ کاموں سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

"اِبن ماجہ" کی روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا:

"يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ"۔ ❸

ترجمہ: اے ابو ہریرہ! متقی بن جاؤ تم لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا: وہ شخص جو بہت زیادہ عمل کرتا ہے اور گناہ بھی خوب کرتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا وہ شخص جو عمل کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"مَا أَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ شَيْئًا"۔ ❹

ترجمہ: میں گناہوں سے محفوظ رہنے کے برابر کوئی چیز نہیں سمجھتا۔

---

❶ (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۷، ص ۶۷، ۳، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

❷ (جامع الترمذی، ابواب الزہد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲، ص ۵۲، طبع قدیمی، کراچی) ❸ (سنن ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب الورع والتقوی، ص ۳۱۱، طبع قدیمی، کراچی)

❹ (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام عائشہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۹، ص ۲۴۰، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوا اللهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ"۔ (1)

ترجمہ: گناہ کم کیا کرو اِس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ سے کسی بھی ایسے عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کرو گے جو (اَفضلیت میں) گناہ کم کرنے کے مُشابہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمْ: الْوَرَعَ"۔ (2)

ترجمہ: بے شک لوگوں نے اپنے دین کی سب سے عظیم چیز یعنی تقویٰ کو ضائع کر دیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوبِ"۔ (3)

ترجمہ: جسے یہ پسند ہو کہ وہ (عبادت میں) تھکنے والے اور خوب کوشش کرنے والے (عابد سے) بھی آگے بڑھ جائے اُسے چاہیے کہ گناہوں سے بچے۔

(۵) پانچویں خوبی: اللہ سے ڈرنے والی ہونا

قرآن کریم میں تقویٰ کا حکم کئی جگہ ہے اور ایک جگہ تو بطورِ خاص عورتوں ہی کو خطاب کر کے تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاتَّقِينَ اللهَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا" ٥ (4)

ترجمہ: اور (اے خواتین!) تم اللہ سے ڈرتی رہو یقین جانو اللہ ہر بات کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔ (5)

بہترین عورتوں کی صفات میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ خشیتِ اِلٰہی سے متصف ہوتی ہیں، اللہ کا خوف اور ڈر اُن کی رَگ رَگ میں سمایا ہوا ہوتا ہے۔ چناں چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ"۔ (6)

---

(1) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام عائشہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۹، ص ۲۲۹، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(2) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام عائشہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۹، ص ۲۲۹، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(3) (شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، فصل فی محقرات الذنوب، ج ۹، ص ۳۲۷، طبع الرشد، الریاض) (4) (سُوْرَةُ الْأَحْزَاب: ۵۵)

(5) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، سورۃ احزاب، رقم الآیۃ ۵۵، ص ۸۳۲، طبع معارف القرآن، کراچی)

(6) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی رحمہ اللہ، کتاب النکاح، جماع ابواب الترغیب فی النکاح وغیر ذالک، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جب کہ وہ (اِس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ اتَّقَتْ رَبَّهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهَا: اُدْخُلِي مِنْ حَيْثُ شِئْتِ"۔ (۱)

ترجمہ: جو عورت بھی اپنے ربّ سے ڈرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے اُس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور اُس سے کہا جائے گا کہ: تم جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

(۶) چھٹی خوبی: نماز کا اِہتمام کرنا

عورت کی ایک بہت بڑی اور اہم خوبی یہ ہے کہ: وہ پانچوں نمازوں کو اُن کے اَوقات میں اَچھے طریقے سے اَدا کرنے کا مکمل اِہتمام کرے اور اِس میں کسی قِسم کی کوتاہی اور سُستی کا اِرتکاب نہ کرے۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے اِسی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

؎ رُوزِ محشر کہ جاں گداز بود　　　اوّلیں پُرسشِ نماز بود

محشر کے دن جو کہ جان کو گھلا دینے والا ہے　　　اُس دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ خاص عورت کے لیے بھی رُوزِ محشر "پُرسشِ نماز" کی خبر دی ہے۔ چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ"۔ (۲)

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے عورت سے اُس کی نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا، پھر اُس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ: اُس نے شوہر کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟

---

(۱) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبد الرحمٰن، ج ۵، ص ۳۶۰، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(۲) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۳۹۹، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے لیے جنّت کی بشارت سنائی ہے، جو پنج وقتہ نماز کی اَدائیگی کا اِہتمام کرنے والی ہو۔ چناں چہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ"۔ (1)

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، رُوزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

ماقبل میں ذکر کردہ ایک روایت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی عورت کو تین (۳) کھجوریں دینے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اُس میں نماز کی اہمیت پر مشتمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم جملہ نہایت اہم ہے:

"لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ"۔ (2)

ترجمہ: اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو اُس میں سے نماز پڑھنے والی جنّت میں (بہ آسانی) داخل ہو جاتیں۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: "أَنِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمِ الْحُورُ الْعِينُ"؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دُنیا کی عورتیں اَفضل ہیں یا حورعین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "بَلْ نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ"۔ دُنیا کی عورتیں حورعین سے اِس طرح اَفضل ہیں جیسے بیرونی کپڑا اَندرونی سے اَفضل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللهَ"۔ اِس لیے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر نمازیں پڑھیں، رُوزے رکھے اور عبادت میں مشغول رہیں۔ پھر اِرشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُن کے چہروں کو نور سے منوّر فرمادے گا اور اُن کے جسموں پر ریشمی لباس پہنائے گا، اُن کی رنگتیں سفید ہوں گی، کپڑوں کا رنگ سبز ہوگا اور زیورات زرد ہوں گے، اُن کی

(1) (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ج ۵، ص ۲ ۱۳، طبع دار الصمیعی، بیروت)

(2) (مسند احمد، ابتداء مسند الانصار، حدیث ابی امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ، ج ۳۶، ص ۵۰۹، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

خوشبو سلگانے کی انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی اور اُن کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور وہ کہیں گی: ”أَلَا نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَبَدًا أَلَا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ أَبَدًا أَلَا وَنَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا أَلَا وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَدًا طُوبَىٰ لِمَنْ كُنَّا لَهُ وَكَانَ لَنَا“۔ سنو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ سنو! ہم آسودہ حال ہیں اور ہم کبھی مفلس نہیں ہوں گی۔ سنو! ہم مقیم رہنے والی ہیں ہم کبھی کوچ نہیں کریں گی۔ سنو! ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ خوشخبری ہے اُن کے لیے جن کے لیے ہم مقرر ہیں اور وہ ہمارے لیے مقرر ہیں۔ [1]

⑦ ساتویں خوبی: تہجد گزار ہونا

تہجد اللہ کے محبوب و پسندیدہ اور نیک بندوں کا طریقہ ہے جس کو اختیار کرنے والے اگرچہ تھوڑے لیکن بڑے نصیبوں والے ہوتے ہیں۔ عورتوں کی صفات میں بھی بطورِ خاص اِس وصف کی بڑی ہی اہمیت ہے۔ چناں چہ ایسی نیک خاتون کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے دُعا فرمائی ہے کہ: اللہ اُس پر رحم فرمائے۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ“۔ [2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے۔

⑧ آٹھویں خوبی: رُوزہ کا اِہتمام کرنا

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ: وہ رُوزوں کی ادائیگی کا اِہتمام کرتی ہو۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، ازواج الرسول ﷺ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ام حسن عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ج ۲۳، ص ۵۵۵۷، طبع مکتبۃ الصالۃ والتراث، بیروت)

[2] (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، ج ۱، ص ۱۹۳، طبع حسن، لاہور)

وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ"۔ (1)

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، رُوزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

اِس سے پیچھے ایک روایت گزری ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنّت میں جانے والی دُنیا کی عورت کو حورِ عین سے بھی اَفضل قرار دیا ہے اور اُس کی وجہ یہ ذکر فرمائی ہے:

"بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللهَ"۔ (2)

ترجمہ: اِس لیے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر نمازیں پڑھیں، رُوزے رکھے اور عبادت میں مشغول رہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مَردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت اور اَجرِ عظیم کے اِنعام کا اِعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ذکر کی ہے:

"وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ"۔۔۔الآیۃ (3)

ترجمہ: اور رُوزہ رکھنے والے مَرد اور عورتیں (یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ کی مغفرت اور اَجرِ عظیم کے حُصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔)

فائدہ: رمضان کے اَدا رُوزے تو بہت سی عورتیں رکھ لیتی ہیں لیکن جو رُوزے عذر کی وجہ سے رِہ جاتے ہیں اُن کی اَدائیگی میں اَکثر عورتوں کے اَندر کوتاہی نظر آتی ہے۔ چناں چہ بہت سی عورتیں اُن رُوزوں کو ٹالتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے اُن کے ذمے کئی کئی سال کے رُوزے رِہ جاتے ہیں، جن کی کثرت کو دیکھ کر بعض اَوقات ہمت بھی ٹوٹ جاتی ہے حال آں کہ اوّلاً تو اِتنے رُوزے جمع کر کے رکھنے ہی نہیں چاہئیں اور اگر جمع بھی ہو گئے ہوں تو اُن کی اَدائیگی کوئی مشکل کام نہیں، آہستہ آہستہ حسبِ فرصت اور حسبِ طاقت ایک ایک، دو دو کر کے بھی رکھے جاسکتے ہیں، ایک ساتھ رکھنا کوئی ضروری نہیں، اگر مہینے کے تین (۳) رُوزے بھی رکھ لیے جائیں تو رَفتہ رَفتہ بہ آسانی اُنہیں پورا کیا جاسکتا ہے۔

---

(1) (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ج ۵، ص ۳۲، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، ازواج الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ام حسن عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۶، ص ۵۵۵۷، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(3) (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب: ۳۵)

⑨ نویں خوبی: صدقہ وخیرات کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

"اِسۡتَتِرِیۡ مِنَ النَّارِ وَلَوۡ بِشِقِّ تَمۡرَۃٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الۡجَآئِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبۡعَانِ"۔ [1]

ترجمہ: اے عائشہ! (جہنّم کی) آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کا صدقہ) ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو کیوں کہ یہ بھوکے کے لیے (کسی درجہ میں) سیر ہونے والے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت اور بہت بڑے اور عظیم اَجر کے اِنعام کا اِعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ہے:

"وَالۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقَاتِ"۔۔۔ الآیۃ [2]

ترجمہ: اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں (یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اَجرِ عظیم کے حُصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم (عورتوں) سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"يَا مَعۡشَرَ النِّسَآءِ! تَصَدَّقۡنَ وَلَوۡ مِنۡ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكۡثَرُ أَهۡلِ جَهَنَّمَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ"۔ [3]

ترجمہ: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اگر چہ اپنے زیور ہی میں سے کرو، اِس لیے کہ تم لوگ قیامت کے دن اہلِ جہنّم میں سب سے زیادہ ہوں گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعۡشَرَ النِّسَآءِ! تَصَدَّقۡنَ فَإِنِّيۡ أُرِيۡتُكُنَّ أَكۡثَرَ أَهۡلِ النَّارِ"۔ [4]

---

[1] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الزای، الباب الثانی، الفصل الثانی فی الترغیب فیھا، ج ۶، ص ۳۶۵، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[2] (سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب، ۳۵)

[3] (جامع الترمذی، ابواب الزکوۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الزکوۃ الحلی، ج ۱، ص ۱۳۸، طبع قدیمی، کراچی)

[4] (صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ج ۱، ص ۴۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

ترجمہ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں اہلِ جہنّم میں سب سے زیادہ کثرت سے دیکھا ہے۔

حضرت اُمّ بُجید رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں میں شامل ہیں۔ اُنہوں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

"إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ"۔

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کبھی کوئی مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے لیکن میں اُسے دینے کے لیے اپنے پاس کچھ نہیں پاتی (تو میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ"۔ اگر تمہیں اُس کو دینے کے لیے سوائے جلے ہوئے کھر کے کچھ نہ ملے تب بھی اُس کے ہاتھ میں وہی دے دو (لیکن خالی ہاتھ نہ بھیجو)۔ [1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اِرشاد فرمایا:

"أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ"۔ [2]

ترجمہ خرچ کرتی رہو اور گن گن کر مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دیں گے اور محفوظ کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے (اپنے فضل اور عنایات کو) محفوظ کر لیں گے۔

⑩ دسویں خوبی: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا

حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت بھی موجود ہے:

"وَأَكْثِرِي ذِكْرَ اللهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ"۔ [3]

ترجمہ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیوں کہ تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لے کر نہیں حاضر ہو سکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔

---

[1] (جامع الترمذی، ابواب الزکوٰۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی حق السائل، ج ۱، ص ۱۴۲، طبع قدیمی، کراچی)

[2] (صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب ھبۃ المرأۃ لغیر زوجھا، ج ۱، ص ۳۵۲-۳۵۳، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[3] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۷، ص ۷۶، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

❁ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر کثرتِ ذکر کا حکم دیا ہے اور اُسے فوز وفلاح کا سبب قرار دیا ہے۔ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ میں اِرشاد ہے:

"وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥" (1)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح یاب ہو جاؤ۔ (2)

❁ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے ذکر کرنے والے مَردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت وبخشش اور اَجرِ عظیم کے اِنعام کا اِعلان فرمایا ہے:

"وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا ٥" (3)

ترجمہ: اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مَرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، اُن سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور شان دار اَجر تیار کر رکھا ہے۔ (4)

(11) گیارہویں خوبی: شوہر کے حُقوق اَدا کرنا

عورت کی ایک اِہم خوبی یہ ہے کہ: وہ شوہر کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے والی ہو، اُس کے حقوق کو اَدا کرتی ہو اور اپنے قول وفعل کسی بھی چیز سے شوہر کو تکلیف نہ پہنچاتی ہو۔

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ"۔ (5)

ترجمہ: قسم اُس ذات کی! جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق اَدا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق اَدا نہ کرے اور اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی کی پشت (یعنی اُونٹ) ہی پر کیوں نہ سوار ہو۔

---

(1) (سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ، ۱۰)

(2) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ جمعہ، رقم الآیۃ ۱۰، ص ۱۰۹۲، طبع معارف القرآن، کراچی)

(3) (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، ۳۵)

(4) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ احزاب، رقم الآیۃ ۳۵، ص ۸۲۵، طبع معارف القرآن، کراچی)

(5) (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

"مستدرکِ حاکم" کی ایک روایت میں ہے:

"لَا تَجِدُ امْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا"۔ (1)

ترجمہ: کوئی عورت اِیمان کی حلاوت کو اُس وقت تک نہیں حاصل کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو اَدا نہ کرے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ مَا قَعَدَتْ مَا حَضَرَ غَدَاءُهُ وَعَشَاءُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ"۔ (2)

ترجمہ: اگر عورت کو شوہر کا حق معلوم ہو جائے تو وہ اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک شوہر کے سامنے صبح شام کا کھانا حاضر ہو، یہاں تک کہ وہ اُس کھانے سے فارغ ہو جائے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہوئے اور عورتوں سے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ هٰذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتِهٖ فَقُلْنَ كَمَا يَقُوْلُ فَإِنَّ لَكُنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ"۔ اے عورتوں کی جماعت! جب تم اِس حبشی (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کی اَذان اور اِقامت کی آواز سنو تو وہی کلمات کہہ لیا کرو جو یہ کہتے ہیں، اِس لیے کہ تمہارے لیے اِس کے ہر ہر حرف کے بدلے میں ایک لاکھ درجہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مَردوں کے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں اِرشاد فرمایا: "ضِعْفَانِ يَا عُمَرُ"۔ اے عمر! اِس کا دوگنا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کی جانب متوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: "إِنَّهٗ لَيْسَ مِنِ امْرَأَةٍ أَطَاعَتْ وَأَدَّتْ حَقَّ زَوْجِهَا وَتَذْكُرُ حُسْنَهٗ وَلَا تَخُوْنُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ إِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الشُّهَدَآءِ دَرَجَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ

(1) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، ج ۴، ص ۱۹۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ج ۷، ص ۱۰۸، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِلَّا زَوَّجَهَا اللهُ مِنَ الشُّهَدَآءِ "۔عورت ایسی نہیں جس نے اپنے شوہر کی اِطاعت کی، اُس کا حق اَدا کیا اور اُس کی اَچھائی کا تذکرہ کیا اور اپنی ذات اور شوہر کے مال میں کوئی خیانت نہیں کی مگر یہ کہ جنّت میں اُس کے اور شہداء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ (کا فرق) ہوگا۔ پھر اگر اُس کا شوہر مؤمن اور با اَخلاق ہو تو جنّت میں یہی عورت اُس کی بیوی ہوگی (جیسا کہ دُنیا میں ہے) ورنہ اللہ تعالیٰ شہداء کے ساتھ اُس عورت کا نکاح کرادیں گے۔ (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

"أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ"۔ (2)

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے عورت سے اُس کی نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا، پھر اُس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ: اُس نے شوہر کے ساتھ کیسا سُلوک کیا تھا؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا: میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں عورتوں کی جانب سے آئی ہوں، یہ جہاد جو اللہ تعالیٰ نے مَردوں پر فرض کیا ہے، جس میں اگر وہ کوشش کریں تو اَجر ملتا ہے اور اگر قتل کر دیے جائیں تو (شہید ہوکر) اپنے رب کے پاس زندہ ہوتے ہیں، اُنہیں رزق دیا جاتا ہے اور ہم عورتوں کی جماعت اُن کی خدمت میں کھڑی رہتی ہیں تو ہمارے لیے اِس پر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَبْلِغِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَآءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّهِ يَعْدِلُ ذٰلِكَ وَقَلِيلٌ مِّنْكُنَّ مَنْ يَّفْعَلُهُ"۔ اپنے ملنے والی تمام عورتوں کو بتادو کہ: شوہر کی اِطاعت کرنا اور اُس کے حق کو تسلیم (کرکے اُس کی اَدائیگی) کرنا یہ اِسی (جہاد) کے برابر ہے لیکن تم عورتوں میں سے بہت تھوڑی عورتیں ایسی ہوں گی جو یہ کر سکیں گی۔ (3)

---

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، ازواج الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، میمونۃ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ عن میمونۃ رضی اللہ عنہا، ج ۲۴، ص ۵۷۱۲، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۹۹۳، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(3) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۱۱، ص ۷۷۳، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بیٹی کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ﷺ)! ھٰذِہٖ اِبْنَتِیْ قَدْ اَبَتْ اَنْ تَتَزَوَّجَ"۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ میری بیٹی نکاح سے انکار کرتی ہے (آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے سمجھا دیجیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی سے اِرشاد فرمایا: "أَطِيعِي أَبَاكِ"۔ اپنے والد کی اِطاعت کرو۔ اُس لڑکی نے عرض کیا: قسم اُس ذات کی! جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اُس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ نہ بتا دیں کہ: بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ أَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ"۔ بیوی پر اُس کے شوہر کا حق یہ ہے کہ: اگر (شوہر کے جسم پر) پھوڑا یا زخم ہو اور بیوی اُس کو اپنی زبان سے صاف کرے تب بھی وہ اُس کے حق اَدا نہیں کرسکتی۔ اُس لڑکی نے کہا: "وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا"۔ قسم اُس ذات کی! جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لَا تَنْكِحُوْهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ"۔ عورتوں کا اُن کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرو۔ [1]

ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں فلاں کی بیٹی فلانہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں جانتا ہوں۔ بتاؤ! تمہاری کیا حاجت ہے؟ اُس خاتون نے عرض کیا: میری حاجت میرے چچا کے بیٹے فلاں عابد کے بارے میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں اُسے بھی جانتا ہوں۔ اُس خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اُس نے مجھے پیغامِ نکاح دیا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ بتائیے کہ: بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ (یہ میں اِس لیے پوچھ رہی ہوں تاکہ) اگر میرے اَندر اُس حق کو اَدا کرنے کی طاقت ہوگی تو میں اُس سے نکاح کرلوں گی ورنہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

---

[1] (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب ذکر اثبات...، ج ۵، ص ۱۳۲، طبع دار الرسالہ، بیروت)

"مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ: أَنْ لَوْ سَالَتْ مَنْخِرَاهُ دَمًا وَقَيْحًا وَصَدِيْدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهُ لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللهُ عَلَيْهَا"۔ بیوی پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اگر شوہر کے دونوں نتھنوں سے خون، پیپ اور خون ملی ہوئی پیپ بہہ رہی ہو اور وہ اُس کو اپنی زبان سے صاف کرلے تب بھی اُس کے حق کو اَدا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی اِنسان کے لیے دوسرے اِنسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ: وہ اپنے شوہر کے آنے پر اُسے سجدہ کرے، اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عورت پر فضیلت دی ہے۔ یہ سُن کر عورت نے کہا: "وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ مَا بَقِيْتُ فِي الدُّنْيَا"۔ قسم اُس ذات کی! جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گی۔ (1)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: "أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ"؟ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: شوہر کا۔ میں نے عرض کیا: "فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ"؟ مرد پر لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اُس کی ماں کا سب سے زیادہ حق ہے۔ (2)

(۱۲) بارہویں خوبی: شوہر کا شکرگزار ہونا

عورت کی ایک بہت بڑی اور اِہم خوبی یہ ہے کہ: وہ شوہر اور اُس کی جانب سے ملنے والی نعمتوں اور اِحسانات کی قدردان اور شکرگزار ہوتی ہے، صراحتاً تو دُور کی بات ہے، اِشاروں اور کنایوں میں بھی ناشکری نہیں کرتی، اُس کے قول و فعل، لب و لہجہ اور طور طریقے سے کسی بھی طرح ناشکری کا کوئی عنصر نمایاں نہیں ہوتا۔ اور یقیناً عورت کی یہ ایسی عظیم صفت ہے کہ: جس سے اُس کی نعمتوں میں ظاہری و باطنی اِضافہ ہوتا رہتا ہے، رحمتوں اور برکتوں کا نُزول ہوتا ہے اور اِسی وجہ سے وہ عورت خود بھی سُکھی رہتی ہے اور اُس کا گھرانہ بھی خوشحال رہتا ہے۔

(1) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، ج ۴، ص ۱۹۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت) (2) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، ج ۴، ص ۱۶۷، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث میں آتا ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَی امْرَأَةٍ لَا تَشْکُرُ لِزَوْجِهَا"۔ ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُس عورت کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو (یعنی ناشکری کرتی ہو)۔

حضرت سَلامہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کی بہت سی فضیلتیں ذکر فرمائیں اور پھر اُن فضیلتوں کو ذکر کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا:

اے سلامہ! کیا تم جانتی ہو کہ (اِن عظیم فضیلتوں کی حامل عورتوں سے) میری مُراد کون سی عورتیں ہیں؟ "لِلْمُتَمَتِّعَاتِ الصَّالِحَاتِ الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ اللَّوَاتِيْ لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ"۔ ❷

ترجمہ: وہ عورتیں جو فائدہ حاصل کرنے والی ہوں، نیک ہوں، اپنے شوہروں کی اِطاعت کرنے والی ہوں اور وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے، وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ"۔ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اِس لیے کہ میں نے تمھیں اہلِ جہنّم میں سب سے زیادہ کثرت سے دیکھا ہے۔ وہ بولیں کہ: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ"۔ تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ"۔ میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اُڑا) لے جانے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

❶ (السنن الکبریٰ للامام البیہقی رحمہ اللہ، کتاب القسم والنشوز، باب کراہیۃ کفرانہا معروف زوجہا، ج ۷، ص ۴۸۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

❷ (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الاسم من اسمہ محمد، ج ۷، ص ۷۵، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ"؟ کیا عورت کی گواہی (شرعاً) مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! بالکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یہی اُس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر اِرشاد فرمایا: "أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ"؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ: جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ رُوزہ رکھتی ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! بالکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: پس! یہی اُس کے دین کا نقصان ہے۔ (1)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے:

"إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنَعِّمِينَ"۔ تم لوگ اِحسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اِحسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مُراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا وَتَعْنَسَ فَيَرْزُقَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ زَوْجًا وَيَرْزُقَهَا مِنْهُ مَالًا وَوَلَدًا فَتَغْضَبَ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْهُ يَوْمًا خَيْرًا قَطُّ"۔ تم میں سے کوئی عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں طویل عرصہ تک بغیر نکاح و رشتہ کے بیٹھی رہے پھر اللہ تعالیٰ اُسے شوہر (کی نعمت) عطا کرے اور اُس کے ذریعہ اُسے مال اور اَولاد دے پھر وہ اُسی شوہر سے غصہ اور ناراض ہوکر یہ کہنے لگے: "میں نے تو کبھی شوہر کے اَندر کوئی خیر و بھلائی دیکھی ہی نہیں"۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ"۔ مجھے آگ دکھائی گئی۔ میں نے کبھی آج جیسا خوف ناک منظر نہیں دیکھا اور میں نے جہنّم میں اَکثریت عورتوں کی دیکھی ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے:

---

(1) (صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ج۱، ص ۴۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الالف، اسماء بنت یزید السکن الانصاریۃ ؓ، المحمد بن ابان عن شهر بن حوشب، ج ۲۴، ص ۱۷۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیوں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "بِكُفْرِهِنَّ"۔ اپنے کفر کی وجہ سے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ"۔ شوہر کی ناشکری اور اِحسان کی ناقدری کرتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"۔ اگر تم اُن میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر اِحسان کرتے رہو اور پھر وہ کبھی تم سے کوئی (ناگوار) چیز دیکھ لے تو یہ کہتی ہے کہ: "میں نے تو ساری زندگی تم سے کوئی خیر ہی نہیں دیکھی"۔ (1)

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"إِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ"۔ بے شک! فُسّاق وہی جہنم میں ہوں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! فساق کون ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عورتیں۔ ایک شخص نے کہا: "أَوَلَسْنَ أُمَّهَاتِنَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَزْوَاجَنَا" یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا وہ عورتیں ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "بَلٰى وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا أُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ"۔ کیوں نہیں! لیکن اُن کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اُنہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں ادا کرتیں اور جب مصائب میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر سے کام نہیں لیتیں۔ (2)

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ"۔ اے عورتوں کی جماعت! جہنم کا سب سے زیادہ ایندھن تم عورتوں میں سے ہوں گی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

---

(1) (صحیح بخاری، ابواب الکسوف، باب صلوۃ الکسوف جماعۃ، ج ۱، ص ۱۴۳۔ ۱۴۲، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(2) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۲۰۷۔ ۲۰۸، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے میں عورتوں سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی اِس لیے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ وَإِذَا ابْتُلِيتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ"۔ اِس لیے کہ تم لوگوں کو جب دیا جاتا ہے تو تم شکر نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں لیتیں، جب تم سے کوئی چیز رُوک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِيْنَ"۔ اور تم لوگ نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اِحسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْمَرْأَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَتَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"۔ عورت کسی مرد کے پاس (بیوی کی حیثیت) سے ہوتی ہے جس سے اُس کے دو یا تین (۲ یا ۳) بچے ہوجاتے ہیں اور وہ پھر بھی (شوہر سے) یہ کہتی ہے کہ: میں نے تو تمہارے اَندر کبھی تھوڑی سی بھی خیر نہیں دیکھی۔ (۱)

(۱۳) تیرہویں خوبی: پردہ کا اِہتمام کرنا

عورت کی ایک اِہم صفت اور خوبی یہ ہے کہ: وہ شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ "پردہ" کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اَجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے نمایاں نہ کرے، سَتر کو مکمل چھپانے کے ساتھ ساتھ جسم کی زِینت کے مقامات کو بھی چھپائے جن میں سب سے اِہم حصہ "چہرہ" ہے جو حُسن کا مرکز کہلاتا ہے، اُس کو بھی حجاب اور نقاب کے ذریعہ ڈھانکنے کا بھرپور اِہتمام کرے، بلاضرورت مردوں سے گفتگو اور بات چیت سے اِحتراز کرے اور ضرورت کے تحت بھی اپنی آواز کی نزاکت اور سُریلے پن کو ظاہر نہ کرے بل کہ کسی قدر رُوکھا پن کا مظاہرہ کرے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اِس کا حکم دیا ہے۔

چناں چہ اِرشادِ باری ہے:

"فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا" (۲)

---

(۱) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الالف، اسماء بنت یزید السکن الانصاریۃ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن شہر بن حوشب، ج ۲۴، ص ۱۸۰، ۴۷۱، طبع مکتبۃ احیاء التراث، بیروت)

(۲) (سورۃ الاحزاب، ۳۲)

عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں

ترجمہ: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بے جا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔ (1)

اگرچہ جدید معاشرہ اور فرنگی تہذیب کے دل دادہ لوگوں میں عورت کے لیے پردہ کو معیوب، قدامت پسندی اور باعثِ ذلّت سمجھا جاتا ہے، لیکن عزّت و ذلّت کے حقیقی مالک اور خالق کا حکم اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہی ہے کہ: عورت پردہ کا اِہتمام کرے، یقیناً یہ عورت کے لیے باعثِ عزّ و اِفتخار اور اُس کے ماتھے کا جھومر ہے، اُس کا حقیقی حُسن اور اُس کی خوبصورتی اِسی میں ہے کہ: وہ ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز نہ بنے۔ رحمتِ کائنات سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لیے اِسی کو سب سے بہتر قرار دیا ہے۔

❁ چناں چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ"؟ کون سی چیز عورتوں کے لیے سب سے بہتر ہے؟ لوگ یہ سُن کر خاموش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر آیا تو میں نے اُن سے یہ سوال کیا کہ: عورتوں کے لیے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: "أَلَّا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ"۔ عورتوں کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ: اُنہیں مَرد نہ دیکھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے یہ جواب جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّيْ"۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرا جگر گوشہ ہی تو ہے۔ (لہٰذا اِس کا جواب وہی دے سکتی ہے۔) (2)

❁ "حلیۃ الاولیاء" کی روایت میں یہ اِضافہ نقل کیا گیا ہے:

"لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ"۔ (3)

ترجمہ: عورتوں کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ: نہ وہ مَردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مَرد اُنہیں دیکھیں۔

---

(1) (آسان ترجمہ قرآن، از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ ۳۲، ص ۸۴۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(2) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۵۹، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(3) (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، النساء الصحابیات رضی اللہ عنہن، فاطمۃ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲، ص ۴۰، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اور صرف یہی نہیں کہ: پردہ کرنے والی عورتیں سب سے اَفضل اور بہتر ہیں بل کہ پردہ نہ کرنے والی اور اپنی زیب و زِینت کا سرِ عام اِظہار کرنے والی عورتیں سب سے بُری اور بدتر بھی قرار دی گئی ہیں۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”وَشَرُّ نِسَآئِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ“۔ (1)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زِینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں اُن میں سے جنّت میں صرف اِسی قدر عورتیں داخل ہوں گی جتنی مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے۔ (یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیوں کہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا ہے۔)

پردہ کے حکم پر نکتہ چینی کرنے اور اُس سے اِنحراف کرنے والوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پردہ کا صراحتاً حکم دیا ہے جس میں بڑی وضاحت کے ساتھ عورتوں کو پردے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ کوئی اِجتہادی یا اِختلافی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے واجبُ الاتباع ہونے میں تردد کیا جاسکے بل کہ اُمّتِ مُسلمہ کا مُسلّمہ و متفقہ مسئلہ ہے اور عقل و نقل کے تمام پیمانوں اور تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:

”يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ“ ۔۔۔ الآية (2)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اُوپر جھکا لیا کریں۔ (3)

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی رحمہ اللہ، کتاب النکاح، باب استحباب التزویج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، ۵۹)

(3) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ احزاب، رقم الآیہ ۵۹، ص ۸۳۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

❁ ایک اور جگہ عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى" ۔۔۔الآیۃ (۱)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔ (۲)

❁ ایک جگہ فرمایا:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ" ۔۔۔الآیۃ (۳)

ترجمہ: اور جن بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، اُن کے لیے اِس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر اِحتیاط ہی رکھیں تو اُن کے لیے اور زیادہ بہتر ہے۔ (۴)

❁ ایک جگہ فرمایا:

"وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ" ۔۔۔الآیۃ (۵)

ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور اپنی اُوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ (۶)

❁ ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی:

"يَا رَسُولَ اللهِ (ﷺ)! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ"۔ (۷)

---

(۱) (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب،۳۳)
(۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ احزاب، رقم الآیۃ ۳۳، ص ۸۲۳، طبع معارف القرآن، کراچی)
(۳) (سُوْرَۃُ النُّوْر،۶۰)
(۴) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ نور، رقم الآیۃ ۶۰، ص ۷۰۳، طبع معارف القرآن، کراچی)
(۵) (سُوْرَۃُ النُّوْر،۳۱)
(۶) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ نور، رقم الآیۃ ۳۱، ص ۶۹۳ ـ ۶۹۴، طبع معارف القرآن، کراچی)
(۷) (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرۃ، باب قولہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی، ج ۲، ص ۶۴۴، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس نیک اور فاجر (اَچھے اور بُرے) ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو پردہ کرنے کا حکم دے دیتے تو اَچھا ہوتا۔ پس! اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرمادی (جس سے تمام عورتوں پر پردہ کی فرضیت کا حکم ثابت ہوگیا)۔

پردہ کی اہمیت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ: حضرات صحابیات رضی اللہ عنہن جو کہ اُمّت کی مقدّس اور پاکیزہ ترین ہستیاں ہیں وہ اَفۡضَلُ الۡخَلَآئِق سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پردہ کیا کرتی تھیں حال آں کہ وہاں کسی بھی قِسم کے فتنہ کا دُور دُور تک کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔

❁ حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"أَوۡمَتِ امۡرَأَةٌ مِنۡ وَرَآءِ سِتۡرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ"۔ [1]

ترجمہ: ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ایک خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

❁ ایک حدیث میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلۡمَرۡأَةُ عَوۡرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتۡ اِسۡتَشۡرَفَهَا الشَّيۡطَانُ"۔ [2]

ترجمہ: عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔ پس! جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ (یعنی اُس کو مردوں کی نظر میں اَچھا کر کے دکھاتا ہے۔)

❁ حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ایک عورت جس کو اُمِّ خلّاد رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے اِس لیے حاضر ہوئیں تاکہ اپنے شہید ہوجانے والے بیٹے کے بارے میں دریافت کرسکیں (کہ: اُس کا آخرت میں کیا درجہ ہے؟) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُن سے کہا: "جِئۡتِ تَسۡأَلِيۡنَ عَنِ ابۡنِكِ وَأَنۡتِ مُنۡتَقِبَةٌ"؟ تم اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب بھی پہنا ہوا ہے؟ (حال آں کہ اِس طرح کے

---

[1] (سنن ابی داوٗد، کتاب الترجل، باب فی الخضاب للنساء، ج ۲، ص ۲۲۰، طبع حسن، لاہور)

[2] (جامع الترمذی، ابواب رضاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب بلا ترجمہ، ج ۱، ص ۲۲۲، طبع قدیمی، کراچی)

حادثہ میں تو عموماً عورتوں سے پردہ چھوٹ جاتا ہے۔) اُنہوں نے کہا: "إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي"۔ میرا بیٹا مارا گیا ہے میری حیاء تو نہیں ماری گئی۔[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اچانک سے قبیلہ مُزینہ کی ایک عورت زیب و زینت اختیار کرکے ناز کے ساتھ چلتی ہوئی مسجد میں داخل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَآءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتّٰى لَبِسَ نِسَآؤُهُمُ الزِّيْنَةَ وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ"۔[2]

ترجمہ: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کی چیزیں پہننے اور مسجد میں ناز کے ساتھ چلنے سے منع کرو اِس لیے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں کی گئی، یہاں تک کہ اُن کی عورتوں نے زینت کی چیزیں پہننی شروع کردی تھیں اور مسجدوں میں ناز کے ساتھ چلنا شروع کردیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوجِ إِلَّا مُضْطَرَّةً يَعْنِي: لَيْسَ لَهَا خَادِمٌ إِلَّا فِي الْعِيدَيْنِ: اَلْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَلَيْسَ لَهُمْ نَصِيبٌ فِي الطُّرُقِ إِلَّا الْحَوَاشِيَ"۔[3]

ترجمہ: عورتوں کے لیے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ (گنجائش) نہیں ہے سوائے مجبوری کے جب کہ کوئی خادم نہ ہو۔ ہاں! عیدین (کی نماز) میں نکل سکتی ہیں (لیکن اب اس کی بھی اجازت نہیں) اور (جب وہ بحالتِ مجبوری نکلیں تو) سوائے راستوں کے کنارے کے عورتوں کے لیے راستوں (کے بیچ) میں کوئی حصہ (گنجائش) نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَيْسَ لِلنِّسَآءِ وَسْطُ الطَّرِيقِ"۔[4]

---

[1] (سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم، ج ا، ص ۳۵۸ ۔ ۳۵۹، طبع حسن، لاہور)

[2] (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ النساء، ص ۲۸۸، طبع قدیمی، کراچی)

[3] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۳۹۱۔ ۳۹۲، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[4] (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی ثوب النساء والتغلیظ فی سترھن، ج ۱۰، ص ۲۴، طبع الرشد، الریاض)

ترجمہ: عورتوں کے چلنے کے لیے راستے کا بیچ کا حصہ نہیں۔ (انہیں راستوں کے کناروں پر چلنا چاہیے تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عورتوں کو راستے میں اس طرح چلتے ہوئے دیکھا کہ مردوں سے اختلاط ہو رہا ہے تو عورتوں سے ارشاد فرمایا:

"عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ"۔ تم لوگ راستوں کے کناروں پر چلو۔ راوی کہتے ہیں:

"فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُزُوْمِهَا بِهِ"۔ اُس کے بعد عورتوں کا یہ عالم ہو گیا تھا کہ: عورت دیوار سے اِتنا زیادہ لگ کر چلا کرتی تھی کہ اُس کے کپڑے دیوار میں موجود کسی چیز سے اٹک جایا کرتے تھے۔ [1]

اِس سے عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کی شرم و حیاء، پردہ کا حد درجہ اہتمام، مردوں کے اِختلاط سے پرہیز اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل درجہ اِطاعت کا کسی حد تک اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ ہمارے زمانے کی عورتوں کو بھی یہ صفات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(۱۴) چودہویں خوبی: عفیف و پاک دامن ہونا

عورت کی ایک اِہم خوبی یہ ہے کہ: وہ شرم و حیاء کی حامل، عفیف اور پاک دامن ہوتی ہے۔ اُس کا کسی سے کوئی ناجائز تعلق نہیں ہوتا، خفیہ طور پر یا کھلم کھلا اُس نے اجنبی مردوں سے کسی قسم کی آشنائیاں اور فرینڈ شپ قائم نہیں کی ہوتی کیوں کہ یہ عورت کی عفّت اور پاک دامنی کے سراسر خلاف ہے اور شرم و حیاء کے تقاضوں کی کھلی خلاف ورزی ہے، اگرچہ جدید معاشرے اور فرنگی تہذیب کے دل دادہ لوگوں میں اِس کو فخر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں یہ ایک نہایت قبیح اور شرمناک حرکت ہے۔

چناں چہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ" ۔۔۔ الآية [2]

---

[1] (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی حجاب النساء والتغلیظ فی ستر حسن من ۱۰، ص ۲۴۰، طبع ارشد، الریاض)

[2] (سُوْرَۃُ النِّسَآء، ۲۵)

ترجمہ: اور اُن کو قاعدہ کے مطابق اُن کے مہر ادا کرو، بشرطیکہ اُن سے نکاح کا رشتہ قائم کر کے اُنہیں پاک دامن بنایا جائے، نہ وہ صرف شہوت پوری کرنے کے لیے کوئی (ناجائز) کام کریں اور نہ خفیہ طور پر ناجائز آشنائیاں پیدا کریں۔ (1)

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ"۔۔۔ الآیۃ (2)

ترجمہ: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (3)

اللہ تعالیٰ نے جنّتی حوروں کی صفات بیان کرتے ہوئے بطورِ خاص اِس صفت کو اُجاگر فرمایا ہے۔ چناں چہ اِرشاد فرمایا:

"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○" (4)

ترجمہ: جنہیں اُن جنتیوں سے پہلے نہ کسی اِنسان نے کبھی چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ (5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"خَيْرُ نِسَاءِكُمُ الْعَفِيفَةُ الْغَلِمَةُ عَفِيفَةٌ فِي فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلَى زَوْجِهَا"۔ (6)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و پاک دامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو (یعنی) اپنی شرمگاہ کے اِعتبار سے عفیف ہو اور اپنے شوہر کو خوب چاہنے والی ہو۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ"۔ (7)

---

(1) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نساء، رقم الآیۃ ۲۵، ص ۱۸۲، طبع معارف القرآن، کراچی) (2) (سُورَۃُ النُّوْر: ۳۱)

(3) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نور، رقم الآیۃ ۳۱، ص ۶۹۳، طبع معارف القرآن، کراچی) (4) (سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن: ۵۶)

(5) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ رحمٰن، رقم الآیۃ ۵۶، ص ۱۰۴۰، طبع معارف القرآن، کراچی)

(6) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس، الفصل الثانی فی ترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۰۰۶، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(7) (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ج ۵، ص ۳۱۳، طبع دار الاساسیہ، بیروت)

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، رُوزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔

❋ **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مَردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت اور بہت بڑے اور عظیم اَجر کے اِنعام کا اِعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ہے:

"وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ" ۔۔۔الآیۃ (1)

ترجمہ: اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مَرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اَجرِ عظیم کے حُصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(۱۵) پندرہویں خوبی: سیدھی سادی ہونا

عورت کی خوبیوں میں ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ سیدھی سادی اور بھولی بھالی ہو، شاطر اور چالاک نہ ہو کیوں کہ عورت کا تیز وطرار اور شاطر ہونا اُس کی خوبی نہیں بل کہ اُس کے لیے عیب ہے جس سے وہ عموماً مَرد کی زندگی کے لیے راحت رساں ثابت نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں بھی عورت کے لیے اُس کے سیدھے سادے ہونے کو خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

❋ چناں چہ اِرشادِ باری ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝" (2)

ترجمہ: یاد رکھو کہ! جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے اور اُن کو اُس دن زبردست عذاب ہوگا۔ (3)

❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ"۔ (4)

ترجمہ: مؤمن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔

---

(1) (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، ۳۵) (2) (سُوْرَۃُ النُّوْر، ۲۳)

(3) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نور، رقم الآیۃ ۲۳، ص ۷۴۲، طبع معارف القرآن، کراچی)

(4) (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی حسن العشرۃ، ج ۲، ص ۳۱۷، طبع حسن، لاہور)

ایک دفعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دُنیا کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ"۔ [1]

ترجمہ: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک! سادگی کو اِختیار کرنا اِیمان میں سے ہے۔ بے شک! سادگی کو اِختیار کرنا اِیمان میں سے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سادگی کو پسند بھی کیا ہے، اِختیار بھی کیا ہے اور اِس کی دوسروں کو تعلیم بھی دی ہے۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں سادگی کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ زندگی کے تمام شعبوں اور پہلوؤں میں سادگی کا عنصر اُن کی پاکیزہ زندگیوں میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اِس لیے صرف عورتوں ہی کو نہیں مَردوں کو بھی اِس صفت کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور تکلف بھری زندگی سے اِجتناب کرنا چاہیے، یقیناً اِسی میں سُکون بھی ہے اور یہی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ بھی ہے۔

(۱۶) سولہویں خوبی: حُقوق وفرائض کو اَدا کرنا

حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث سے عورت کی ایک اِہم صفت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ: عورت اپنے حُقوق اور فرائض کو بحُسنِ خوبی پورا کرنے کا اِہتمام کرنے والی ہو۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ"۔ [2]

ترجمہ: اور فرائض کی حفاظت کرتی رہو کیوں کہ یہ اَفضل جہاد ہے۔

(۱۷) سترہویں خوبی: شوہر کو خوش کرنا

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: عورتوں میں کون سی عورت سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

---

[1] (سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، ج ۲، ص ۲۲۰، طبع حسن، لاہور) [2] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۷، ص ۶۷، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

"اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ"۔ (1)

ترجمہ: وہ عورت کہ جب شوہر اُسے دیکھے تو اُسے خوش کردے، جب اُسے کسی بات کا حکم دے تو اُس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال میں شوہر کی مخالفت کر کے ایسا کوئی کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

جب یہ آیت کریمہ: "وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ"۔۔۔الآیۃ (2) اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں (آخر تک) نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے متفکر ہوئے، اُن کی حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ"۔ میں تمہاری اس فکر کو ابھی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر کے) دُور کر دیتا ہوں۔ چناں چہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ آیت تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر بڑی گراں ہوگئی ہے؟ (کیوں کہ اس سے ہر جمع کردہ مال کا ممنوع ہونا معلوم ہوتا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ"۔ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو اسی لیے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے نیز اللہ تعالیٰ نے میراث کو اس لیے مقرر کیا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کو مل سکے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہا۔ اُس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ"۔ کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو انسان جمع کرتا ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب اُس کی طرف شوہر دیکھے تو اُس کی طبیعت خوش کردے، جب وہ اُسے کوئی حکم دے تو اُس کی اطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کی (عزت، مال اور بچوں وغیرہ) حفاظت کرے۔ (3)

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمہ اللہ، کتاب النکاح، باب ای النساء خیر، ج ۳ ص ۲۷۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت) (2) (سورۃ التوبۃ: ۳۴)
(3) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ج ۱ ص ۲۴۶، طبع حسن، لاہور)

❁ ایک حدیث میں خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَمِنَ السَّعَادَةِ: اَلْمَرْأَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ"۔ (1)

ترجمہ: خوش بختی میں سے ایک وہ عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں اچھی لگے۔

(۱۸) اٹھارہویں خوبی: شوہر کی اِطاعت کرنا

عورت کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ: وہ شوہر کی اِطاعت گزار اور فرماں بردار ہو۔ اُس کے حکم پر عمل کرنے کے لیے اُس کے چشمِ اَبرو کی منتظر ہو۔ اُس کی اِطاعت اور پیروی کرنے کو سعادت مندی، باعثِ اَجر وثواب اور اپنے لیے نجات کا سبب سمجھتی ہو۔ اَحادیثِ طیبہ میں بڑی کثرت اور شدّ ومد کے ساتھ عورت کی اِس صفت اور خوبی کو واضح اور نمایاں کیا گیا ہے۔ چند اَحادیث ملاحظہ فرمائیں:

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"خَيْرُ نِسَآئِكُمُ الْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ"۔ (2)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جب کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو۔

❁ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی بہترین صفات کو ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَ"۔ (3)

ترجمہ: جب شوہر اُس کو کوئی حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے۔

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنسان کے جمع کردہ بہترین مال میں سے ایک وہ عورت بھی قرار دی ہے جو شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ"۔ (4)

---

(1) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۱۷۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(3) (السنن الکبریٰ للامام نسائی، کتاب النکاح، باب ای النساء خیر، ج ۳، ص ۲۷۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(4) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ج ۱، ص ۲۳۶، طبع حسن، لاہور)

ترجمہ: کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو اِنسان جمع کرتا ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب اُس کی طرف شوہر دیکھے تو اُس کی طبیعت خوش کردے، جب وہ اُسے کوئی حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کی (عزّت، مال اور بچوں وغیرہ کی) حفاظت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ"۔[1]

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، رُوزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔

ایک اور روایت میں یہ ذکر کیا گیا ہے:

"فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهَا: ادْخُلِي مِنْ حَيْثُ شِئْتِ"۔[2]

ترجمہ: یعنی اُس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور اُس سے کہا جائے گا کہ: تم جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ۔

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَلَا إِنَّ النَّارَ خُلِقَتْ لِلسُّفَهَاءِ وَهِيَ لِلنِّسَاءِ إِلَّا الَّتِي أَطَاعَتْ قَيِّمَهَا"۔[3]

ترجمہ: سُن لو! بے شک! جہنّم بیوقوفوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اور وہ عورتوں کے لیے ہے سوائے اُن عورتوں کے جو اپنے نگران (شوہر) کی اِطاعت کریں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

"مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَهُ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةُ الْمُطِيعَةُ

---

[1] (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ج۵، ص۲ ۱۳، طبع دار الاسید، بیروت)

[2] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبد الرحمن، ج۵، ص۰ ۳۶، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

[3] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصاد، عثمان بن ابی العاتکۃ عن علی بن یزید، ج۶، ص۰ ۲۰، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَنْبِيَآءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ"۔ (1)

ترجمہ: کسی صاحبِ اِیمان کا دین کا ایک مسئلہ سیکھ لینا اُس کے لیے ایک سال کی عبادت سے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اُولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ بے شک! طالبِ علم، شوہر کی اِطاعت کرنے والی عورت اور اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے والی اُولاد یہ سب بغیر کسی حساب کے جنّت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"يَسْتَغْفِرُ لِلْمَرْأَةِ الْمُطِيْعَةِ لِزَوْجِهَا الطَّيْرُ فِي الْهَوَآءِ وَالْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالْمَلَآئِكَةُ فِي السَّمَآءِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَا دَامَتْ فِي رِضَا زَوْجِهَا وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِي وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِي سَخَطِ اللهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ"۔ (2)

ترجمہ: شوہر کی اِطاعت کرنے والی عورت جب تک اپنے شوہر کی رضا اور خوشنودی کی حالت میں ہو اُس کے لیے فضا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور چاند اور سورج سب دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کر کے اُس) کے چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ شوہر کو راضی کر کے ہنسا نہ دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکل جائے تو اُس کے لُوٹنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

نوٹ: لیکن واضح رہے کہ!! ناجائز کاموں میں شوہر یا کسی کی بھی اِطاعت نہیں کی جائے گی، اِس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کے کاموں میں اِطاعت کو جائز قرار نہیں دیا۔

---

(1) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف العین، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، ج ۱۰، ص ۱۶۰، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(2) (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الکبیرۃ الثمانون بعد المائتین، ج ۲، ص ۶۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

※ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ"۔ (1)

ترجمہ: مسلمان پر پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام کاموں میں سننا اور اِطاعت کرنا لازم ہے، بشرط یہ کہ اُسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ پس! جب اُسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو اُسے نہ سنا جائے گا اور نہ مانا جائے گا۔

※ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ"۔ (2)

ترجمہ: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔

گناہ کے کام میں شوہر کی اِطاعت نہ کرنے کے بارے میں ایک قصہ ملاحظہ فرمائیں جس سے صراحتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ: گناہ کے کام میں شوہر کی اِطاعت نہیں کی جائے گی۔

※ چناں چہ روایت میں ہے کہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کر دی تھی، اُس کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ دریافت کیا: "إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا"۔ اِس کے شوہر نے مجھے یہ کہا ہے کہ: میں اِس کے بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ"۔ نہیں! ایسا نہیں کرنا بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (3)

(۱۹) انیسویں خوبی: شوہر سے محبت کرنے والی ہونا

اَحادیثِ طیبہ میں بہترین عورت کی ایک صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ اپنے شوہر پر فریفتہ ہو، اُس کو چاہنے والی اور اُس سے خوب محبت کرنے والی ہو۔

---

(1) (جامع الترمذی، ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، ج ۱، ص ۲۰۰، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، ج ۲، ص ۳۲۱، طبع قدیمی، کراچی)

(3) (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا تطیع المرأۃ زوجہا فی معصیۃ، ج ۲، ص ۷۸۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"خَيْرُ نِسَآئِكُمُ الْوَدُوْدُ"۔ [1]

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں سے خوب محبت کرنے والی ہوں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"خَيْرُ نِسَاءِ كُمُ الْعَفِيْفَةُ الْغَلِمَةُ عَفِيْفَةٌ فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلٰى زَوْجِهَا"۔ [2]

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و پاک دامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو (یعنی) اپنی شرمگاہ کے اِعتبار سے عفیف ہو اور اپنے شوہر کو خوب چاہنے والی ہو۔

(۲۰) بیسویں خوبی: خوب بچوں والی ہونا

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: اُس سے خوب اُولاد کے حُصول کا فائدہ ہو کیوں کہ یہ تکثیرِ اُمت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں کثرت کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ: بہت سی حدیثوں میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جو زیادہ بچے جننے والی ہوں اور یہ بات لڑکی کے خاندان کی عورتوں، بالخصوص بہنوں، ماں، خالہ اور نانی وغیرہ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا:

"إِنِّيْ أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا"؟

مجھے ایک ایسی عورت ملی ہے جو بانجھ ہے کیا میں اُس سے نکاح کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: نہیں! وہ پھر آیا (اور پھر وہی سوال کیا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منع فرمایا۔ وہ شخص پھر تیسری مرتبہ آیا (اور وہی سوال کیا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ"۔ ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیوں کہ میں دوسری

---

[1] (السنن الکبریٰ للامام البیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزویج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[2] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس، الفصل الثانی فی ترغیب تخص بالنساء، ج ۱۲، ص ۴۰۹، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اُمتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ (1)

ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ (2)

ترجمہ: ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے خوب محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیوں کہ میں (قیامت کے دن) دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيْرِ"۔ (3)

ترجمہ: باکرہ (یعنی کنواری) عورتوں سے نکاح کیا کرو کیوں کہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی لبِ شیریں یا گفتارِ شیریں کی حامل ہوتی ہیں) اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔

(۲۱) اکیسویں خوبی: شوہر کی غم گسار ہونا

عورت کی ایک اِہم خوبی یہ ہے کہ: شوہر اگر غمگین ہو تو اُس کی دل جوئی اور غم گساری کرے تا کہ اُس کی پریشانی دُور ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورت کی صفات میں اِس خوبی کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔

چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ"۔ (4)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جب کہ وہ (اِس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔

---

(1) (سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی تزویج الابکار، ج۱، ص ۲۹۶، طبع رحمانیہ، لاہور)

(2) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(3) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(4) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۲۲) بائیسویں خوبی: شوہر کے مال، عزّت اور بچوں وغیرہ کی حفاظت کرنے والی ہونا

اَحادیثِ طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین عورت کی صفات میں ایک اِہم صفت یہ ذکر کی ہے کہ: وہ حفاظت کرنے والی ہو۔

چناں چہ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ"۔ (۱)

ترجمہ: یعنی جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کی (عزّت، مال اور بچوں وغیرہ ہر چیز کی) حفاظت کرے۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے اُس بیوی کا بھی تذکرہ فرمایا جو شوہر کے مال اور اپنے نفس کی مُحافظ ہو۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"وَتَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَمَالِكَ"۔ (۲)

ترجمہ: یعنی اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں اَمن و اِعتماد ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مُرتکب نہ ہو۔)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ"۔ (۳)

ترجمہ: اُونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی ہیں، جو چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اُس مال کی جو اُن کے قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔

(۲۳) تیئیسویں خوبی: دین اور آخرت کے کاموں میں شوہر کا مُعاون ہونا

عورت کی ایک بہترین خوبی یہ ہے کہ: وہ شوہر کے لیے دین کے کاموں میں اور آخرت کے اُمور میں مُعاون و مددگار ثابت ہو، اُس کے ساتھ دین کے کاموں میں مدد کرے۔ چناں چہ

---

(۱) (سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ج ۱ ص ۲۴۳، طبع حسن، لاہور) (۲) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲ ص ۱۷۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۳) (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الی من ینکح و ای النساء خیر، ج ۲ ص ۷۶۰، طبع یادگار شیخ، کراچی)

نماز و رُوزہ کی رُغبت دلانا، حرام و ناجائز کاموں سے بچنے کی تلقین کرنا، نیکی اور خیر کے کاموں کی جانب شوہر کو آمادہ کرنا سب اُسی کی شکلیں ہیں۔

حدیث میں آتا ہے (جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِيْنُ أَحَدَكُمْ عَلٰى أَمْرِ الْآخِرَةِ"۔ [1]

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ: ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔

ایک اور روایت میں ہے:

"وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى إِيْمَانِهِ"۔ [2]

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ: ایسی مؤمن بیوی رکھے جو ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) کے کاموں میں اُس کی مدد کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلنِّسَآءُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ كَالْوِعَآءِ تَحْمِلُ وَتَضَعُ وَصِنْفٌ كَالْعُرِّ وَهُوَ الْجَرَبُ وَصِنْفٌ وَدُوْدٌ وَلُوْدٌ مُسْلِمَةٌ تُعِيْنُ زَوْجَهَا عَلٰى إِيْمَانِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنَ الْكَنْزِ"۔ [3]

ترجمہ: عورتیں تین (۳) قِسم کی ہیں:

① ایک وہ قِسم جو برتن کی طرح ہیں چناں چہ حاملہ ہوتی ہیں اور بچے جنتی ہیں۔

② دوسری وہ قِسم جو خارش کی طرح (بالکل بے فائدہ بل کہ تکلیف دہ ثابت) ہوتی ہیں۔

③ تیسری وہ قِسم (شوہروں سے) خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی۔ مسلمان عورت جو اپنے شوہر کو اُس کے ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) پر تعاون کرتی ہے، یہ اُس کے لیے خزانے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

---

[1] (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، ابواب أفضل النساء، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

[2] (جامع الترمذی، ابواب التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تفسیر سورۃ توبہ، ج ۲، ص ۱۴۰، طبع قدیمی، کراچی)

[3] (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاہلین، ج ۱۱، ص ۱۲۸، طبع الرشد، الریاض)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ"۔ (۱)

ترجمہ: اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے، اگر وہ اِنکار کرے تو (اُٹھانے کے لیے) اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو اُٹھائے۔ اگر وہ اِنکار کرے تو (اُٹھانے کے لیے) اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔

نوٹ: واضح رہے کہ!!! اگر شوہر سخت مزاج ہو، جس کی وجہ سے اُس کے غصہ میں آنے کا اَندیشہ ہو تو اِس عمل سے گریز کیا جائے تا کہ نزاع پیدا نہ ہو۔

(۲۴) چوبیسویں خوبی: دُنیا کے کاموں میں شوہر کا مُعاون ہونا

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ: وہ صرف دین ہی نہیں بل کہ دُنیا کے کاموں میں بھی شوہر کے لیے مُعاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اُس کے دُنیا کے کاموں کو سنوارتی ہے، ممکنہ حد تک اُس کا ہاتھ بٹاتی ہے، وہ کسی مصیبت میں ہو تو اُس کی مدد کرتی ہے۔

چناں چہ روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"يَا مُعَاذُ! قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً صَالِحَةً تُعِيْنُكَ عَلٰى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِيْنِكَ خَيْرُ مَا اكْتَسَبَهُ النَّاسُ"۔ (۲)

ترجمہ: اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی نیک بیوی جو تمہارے دُنیا و دین کے اُمور میں تمہاری مددگار ثابت ہو، اُسے حاصل کرو، یہ اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ کماتے ہیں۔

شوہر کے ساتھ تعاون کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ: دینی اور دُنیاوی اُمور میں اپنے

---

(۱) (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، ج ۱، ص ۱۹۳، طبع حسن، لاہور)

(۲) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصاد، یحییٰ بن ایوب المصری، ج ۲۰، ص ۲۰۳، طبع مکتبہ الاصالۃ والتراث، بیروت)

شوہر کا ساتھ دیا جائے، اُسے بے یار و مددگار چھوڑ کر دوسروں کا ساتھ نہ دیا جائے، لیکن اُس کے لیے ضروری ہے کہ: شوہر ظالم نہ ہو ورنہ ظالم کا ساتھ نہیں دیا جائے گا۔ بہت سی عورتوں میں یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ: وہ اپنے بھائی، بہن، ماں باپ وغیرہ کی باتوں میں آکر شوہر کے خلاف بولنے اور کرنے لگ جاتی ہیں، لڑائی جھگڑے میں شوہر کے خلاف اپنے گھر والوں کا ساتھ دیتی ہیں۔ بعض اَوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ: شوہر کے حق پر ہونے کے باوجود بھی بیوی اُس کے خلاف اپنے گھر والوں کی حمایت اور مدد میں لگی رہتی ہے اور اُس کی وجہ سے اپنے اَصلی گھر کو خراب کر ڈالتی ہے۔ اِس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلنِّسَآءُ ثَلَاثٌ: اِمْرَأَةٌ عَفِيْفَةٌ مُسْلِمَةٌ هَيِّنَةٌ لَيِّنَةٌ وَدُوْدٌ تُعِيْنُ أَهْلَهَا عَلَى الدَّهْرِ وَلَا تُعِيْنُ الدَّهْرَ عَلٰى أَهْلِهَا وَقَلِيْلٌ مَا تَجِدُهَا وَامْرَأَةٌ كَانَتْ وِعَاءً لَمْ تَزِدْ عَلٰى أَنْ تَلِدَ الْوَلَدَ وَثَالِثَةٌ غُلٌّ قَمِلٌ يَجْعَلُهَا اللهُ فِيْ عُنُقِ مَنْ يَّشَآءُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ نَزَعَهُ"۔ [1]

ترجمہ: عورتیں تین (۳) طرح کی ہوتی ہیں:

① ایک وہ عفیف و پاک دامن مسلمان عورت جو آسان ہو (یعنی کم مہر اور کم خرچہ کے ساتھ بہ آسانی حاصل ہو جائے۔) اور نرم خُو (نرم مزاج رکھنے والی) ہو، (شوہر سے) خوب محبّت کرنے والی ہو اور سارے زمانے کے خلاف اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو، اپنے شوہر کے خلاف سارے زمانے کی مدد نہ کرتی ہو اور ایسی عورت تمہیں بہت کم ملے گی۔

② دوسری وہ عورت جو ایک برتن کی مانند ہو، سوائے بچے جننے کے اُس کا اور کوئی فائدہ نہ ہو۔

③ تیسری وہ عورت جو جوؤں کے طوق کی مانند (تکلیف دہ بوجھ) ثابت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اُسے جس کے گلے میں چاہتے ہیں مسلّط کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اُسے (گلے سے) اُتار دیتے ہیں۔

فائدہ: حدیث میں تیسری عورت کے لیے جو "غُلٌّ قَمِلٌ" کا لفظ اِستعمال کیا گیا ہے اِس کا مطلب

[1] (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ج ۱۱، ص ۱۶۷۔ ۱۶۸، طبع الرشد، الریاض)

یہ ہے کہ: کسی قیدی کو پکڑ کر اُس کے گلے میں بالوں والی کھال کا طوق بنا کر ڈال دیا جاتا تھا، جس سے اُن بالوں میں جوئیں پڑ جاتی تھیں اور اِس طرح وہ طوق دوگنی مشقت کا باعث بن جاتا تھا یعنی ایک طوق کی مشقت اور دوسری جوؤں کی پریشانی۔ اور محاورے میں اِس سے مُراد وہ بداَخلاق عورت لی جاتی ہے جس کا مہر بھی خوب زیادہ ہو اور اُس کی وجہ سے شوہر ایسا پھنس جائے کہ اُس کے لیے وہ عورت "نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے بنے" کا مصداق ہو جائے یعنی کوئی خلاصی کا راستہ نہ ملے۔

(۲۵) پچیسویں خوبی: شیریں گفتار ہونا

کامیاب اور خوشگوار زندگی کے حُصول میں ایک بڑی اِہم چیز یہ ہوتی ہے کہ: عورت اپنی زبان کے اِعتبار سے شیریں گفتار اور میٹھے بول بولنے والی ہو، اُس کے اَنداز اور لہجے میں مٹھاس اور گفتگو میں اپنائیت ہو کیوں کہ اِس کے ذریعہ وہ اپنے شوہر کے دل کو جیت سکتی ہے اور اُس کی نگاہ میں بہ آسانی اپنا مقام بنا سکتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ"۔ (1)

ترجمہ: کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیوں کہ وہ شیریں دہن (یعنی لبِ شیریں یا شیریں گفتار کی حامل) ہوتی ہیں اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔

(۲۶) چھبیسویں خوبی: تھوڑے مال پر راضی ہونا

سابقہ حدیث ہی میں عورت کی ایک بہترین صفت اور خوبی یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ: وہ ہر حال میں قانع اور شاکر ہوتی ہے، تھوڑے مال پر راضی ہو جاتی ہے، زیادہ کی حرص وطمع اور لالچ میں نہیں رہتی اور یقیناً یہ ایسی بڑی خوبی اور عظیم صفت ہے جس سے اُس کی دُنیا بھی جنّت بنتی ہے اور آخرت بھی، اللہ بھی خوش ہوتا ہے اور شوہر بھی۔

چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنواری عورتوں سے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے اُس کے فوائد بیان کیے اور فرمایا:

"فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ"۔ (2)

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزویج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزویج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ: کیوں کہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی لبِ شیریں یا شیریں گفتار کی حامل) اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہوجاتی ہیں۔

(۲۷) ستائیسویں خوبی: شوہر کی قَسم کو پورا کرنا

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ شوہر کی قَسم کو پورا کرتی ہے۔

چناں چہ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "زَوْجَة صَالِحَة" یعنی نیک بیوی کی صفات کو ذکر کرتے ہوئے ایک یہ صفت یہ بیان فرمائی ہے:

"وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ"۔[1]

ترجمہ: یعنی جب شوہر اُسے قَسم دیتا ہے تو اُس کو پورا کرتی ہے۔

مکمل روایت یہ ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ"۔[2]

ترجمہ: کسی اِیمان والے نے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے (حُصولِ تقویٰ) کے بعد نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر شوہر اُس کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ اُس کی تعمیل کرتی ہے، جب وہ اُس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ (اپنی خوش اَخلاقی، خوش سلیقگی و پاک سیرتی سے) اُس کا دل خوش کرتی ہے، جب وہ اُس کو قَسم دیتا ہے تو اُس قَسم کو پورا کرتی ہے اور جب اُس کا خاوند موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے نفس اور شوہر کے مال کے بارے میں خیر خواہی کرتی ہے۔ (یعنی اپنی عزّت کی حفاظت کرتی ہے اور شوہر کے مال کو ضائع و خراب ہونے سے بچاتی ہے اور اُس میں کوئی خیانت نہیں کرتی۔)

فائدہ: شوہر کی قَسم کو پورا کرنے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً:

① ایک صورت یہ ہے کہ: شوہر اگر بیوی کو قَسم کھانے کے لیے کہے کہ تم قَسم کھا کر یہ کہو کہ میں یہ کروں گی تو وہ قَسم کھا کر اُس قَسم کو پورا کرتی ہے۔

---

[1] (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب أفضل النساء، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی) [2] (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب أفضل النساء، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

② دوسرا مطلب یہ ہے کہ: شوہر بیوی کو قسم دے کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم یہ نہ کرنا تو وہ اُس قسم کی رعایت کرتی ہے اور اُس کام سے بچتی ہے۔

③ ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ: شوہر نے کسی کام پر قسم کھائی اور وہ اُس کو پورا نہیں کر پا رہا تو بیوی اُس کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے۔

(۲۸) اٹھائیسویں خوبی: کم مہر والی ہونا

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ کم مہر والی ہو، اِس لیے کہ زیادہ مہر والی ہونا عورت کے لیے کوئی باعثِ عزّ و افتخار نہیں۔

چناں چہ حدیث میں آتا ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ:

"خَيْرُهُنَّ أَيْسَرُهُنَّ صَدَاقًا"۔[1]

ترجمہ: عورتوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جس کا مہر سب سے ہلکا ہو۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَلَا لَا تُغَالُوا صُدُقَةَ النِّسَآءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَآئِهٖ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً"۔[2]

ترجمہ: خبردار! عورتوں کا بھاری مہر نہ باندھو، اگر بھاری مہر باندھنا دُنیا میں بزرگی و عظمت کا سبب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقوی کا مُوجب ہوتا تو یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے زیادہ مستحق تھے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھاری مہر باندھتے) مگر میں نہیں جانتا کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ (۱۲) اُوقیہ سے زیادہ مہر پر اپنی اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کیا ہو یا اِس سے زیادہ مہر پر اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرایا ہو۔

---

[1] (صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، ذکر الاخبار عن وصف خیر النساء للمتزوج من الرجال، ج۵، ص ۶۳-۶۴، طبع دار الناصیہ، بیروت)

[2] (جامع الترمذی، ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی مھور النساء، ج۱، ص ۲۱۱، طبع قدیمی، کراچی)

(۲۹) انتیسویں خوبی: بچوں پر شفیق و مہربان ہونا

عورت کی ایک بہترین خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ بچوں کے ساتھ شفقت اور محبّت کا سلوک کرنے والی ہو کیوں کہ اِس صفت کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ: عورت بچوں پر توجہ دیتی ہے، اُن کا خیال رکھتی ہے، اُن کی صفائی ستھرائی، کھلانے پلانے اور سلانے وغیرہ کا بَروقت اِہتمام کرتی ہے، اُن کے اَخلاق کی دُرستگی اور اِصلاح و تربیت پر توجہ دیتی ہے، جس سے بچے بہت اَچھی طرح پنپتے اور پَرورش پاتے ہیں اور ایک اَچھے اور باصلاحیت اِنسان بنتے ہیں اور اِس سے معاشرے کو اَچھے اَفراد ملتے ہیں۔

❁ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ"۔ (۱)

ترجمہ: اُونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اُس مال کی جو اُن کے قبضہ میں ہوتا ہے، بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔

❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ:

کوئی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کچھ مانگنے لگی۔ اُس کے ساتھ اُس کے دو(۲) بچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے تین (۳) کھجوریں عنایت فرمائیں، اُس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دی، ایک بچہ رُونے لگا تو اُس نے (تیسری کھجور میں سے) ہر ایک کو آدھی کھجور دے دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ منظر دیکھا تو) اِرشاد فرمایا: "حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ"۔ عورتیں حمل کو اُٹھانے والی، بچہ جننے والی اور اپنی اَولاد پر بہت رحم کرنے والی ہوتی ہیں، اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو اُس میں سے نماز پڑھنے والی جنّت میں (بہ آسانی) داخل ہوجاتیں۔ (۲)

---

(۱) (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الیٰ من ینکح وای النساء خیر، ج ۲، ص ۷۶۰، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(۲) (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاہلین، ج ۱۱، ص ۱۵۳، طبع الرشد، الریاض)

(۳۰) تیسویں خوبی: اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو

حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ"۔ (۱)

ترجمہ: جو عورت اِس حال میں مرے کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو وہ جنّت میں داخل ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! اتَّقِينَ اللهَ وَالْتَمِسُوا مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكُنَّ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا لَمْ تَزَلْ قَآئِمَةً مَا حَضَرَ غَدَآؤُهُ وَعَشَآؤُهُ"۔ (۲)

ترجمہ: اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی خوشنودی کو طلب کرو اِس لیے کہ عورت اگر جان لے کہ (اُس پر) اُس کے شوہر کا کیا حق ہے تو وہ صبح و شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔

(۳۱) اکتیسویں خوبی: شوہر کو منانے والی ہونا

عورت کی ایک اِہم خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ شوہر کے ناراض اور غصہ ہوجانے کی صورت میں مُضطرب اور بے قرار ہوجاتی ہے اور اُسے اُس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک کہ وہ اپنے رُوٹھے ہوئے شوہر کو منا کر راضی نہ کرلے۔ اُسے اُس وقت تک نیند نہیں آتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی ناراضگی دُور نہ کرلے۔ یقیناً یہ ایسی عظیم اور بہترین صفت ہے جس کی وجہ سے کبھی فاصلے باقی نہیں رہتے، دُوریاں اور جدائیاں پیدا نہیں ہوتیں، نفرتوں اور عداوتوں کی آگ اَوّلاً تو جلتی ہی نہیں اور اگر جل بھی جائے تو اُسے سلگنے اور گھر کو جلا کر راکھ کردینے کا کبھی موقع نہیں ملتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَآئِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ"؟ کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ پھر خود ہی جواب اِرشاد فرمایا: "اَلْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ الْعَؤُوْدُ

---

(۱) (جامع الترمذی، ابواب الرضاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ، ج۱ ص۲۱۹ طبع قدیمی، کراچی)

(۲) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ومما روی عبد اللہ بن سلمہ، ج۲ ص۲۸۹ طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

عَلٰى زَوْجِهَا الَّتِيْ إِذَا آذَتْ أَوْ أُوْذِيَتْ جَاءَتْ حَتّٰى تَأْخُذَ بِيَدِ زَوْجِهَا ثُمَّ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَذُوْقُ غُمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى "۔ وہ جو شوہر سے خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی، اپنے شوہر کی طرف کثرت سے لوٹنے والی ہو، وہ جب اپنے شوہر کو تکلیف پہنچادے یا اُن کو تکلیف پہنچادی جائے تو آ کر اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ذرہ بھر نہیں سوؤں گی جب تک آپ راضی نہ ہوجائیں۔ ❶

ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ"؟ کیا میں تمہیں تمہاری جنّتی عورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور اِرشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْوَلُوْدُ الْوَدُوْدُ الَّتِيْ إِذَا غَضِبَتْ أَوْ أُغْضِبَتْ قَالَتْ: يَدِيْ فِيْ يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بِغُمْضٍ "۔ جو شوہروں سے خوب محبت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہو جب وہ کسی بات پر غصہ ہوجائے یا اُسے غصہ دلا دیا جائے تو (اپنے شوہر سے) کہتی ہے: میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے میں ذرہ بھر بھی نہ سوؤں گی (جب تک کہ آپ راضی نہ ہوجائیں)۔ ❷

(۳۲) بتیسویں خوبی: نظریں جھکا کر رکھنا

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ: اُس کی نگاہ شرم وحیاء کی وجہ سے جھکی ہوتی ہے اور اِسی میں عورت کا حُسن ہے کہ وہ شرمیلی اور نگاہیں نیچے رکھنے والی ہو۔ اگرچہ جدید معاشرے میں عورت کے لیے اِس کو خوبی اور کمال سمجھا جاتا ہے کہ: وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خود اِعتمادی کے ساتھ ہر ایک سے گفتگو کرسکے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ: یہ عورت کا حُسن نہیں بل کہ اُس کے لیے خامی اور عیب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنّتی حوروں کی خوبیاں اور اُن کی بہترین صفات کو بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی ذکر فرمائی ہے:

"فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ" ۔۔۔ الآية ❸

---

❶ (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمہ اللہ، کتاب عشرۃ النساء، ابواب حقوق الزوج، شکر المرأۃ لزوجها، ج ۵، ص ۳۶۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

❷ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۷۷، ۳۰ طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت) ❸ (سورۃ الرحمٰن: ۵۶)

ترجمہ: اُنہی باغوں میں وہ نیچی نگاہ والیاں ہوں گی۔ ❶

❁ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ" ۔۔۔ الآیۃ ❷

ترجمہ: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ❸

❁ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں نقل کیا گیا ہے:

"إِنَّهُ يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَّنْظُرْنَ إِلَى الرِّجَالِ كَمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلَى النِّسَاءِ" ۔ ❹

ترجمہ: بے شک! عورتوں کے لیے بھی ممنوع ہے کہ: وہ مَردوں کی طرف دیکھیں جیسا کہ مَردوں کے لیے ممنوع ہے کہ: وہ عورتوں کی جانب دیکھیں۔

(۳۳) تینتیسویں خوبی: گھر کے کام کاج کرنا

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ: وہ اَجر و ثواب کے حُصول اور اپنی ذمہ داریوں کی اَدائیگی کے لیے شوق اور دلچسپی کے ساتھ اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے، بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، شوہر کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتی ہے، کھانا پکانا، صفائی ستھرائی، کپڑوں کی دھلائی اور دیگر چھوٹے موٹے ہر طرح کے کام کرنے میں مصروف و مشغول رہتی ہے اور اُسے یہ سارے کام کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتے اور نہ ہی اُن کاموں کو وہ اپنے لیے عار اور عیب کا باعث سمجھتی ہے۔ اِسی وجہ سے اَحادیثِ طیبہ میں عورت کے لیے اِن کاموں پر اَجر و ثواب اور فضیلتوں کے حُصول کا وعدہ کیا گیا ہے۔ چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کچھ عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: **"ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ يُجَاهِدُوْنَ وَلَا نُجَاهِدُ"** ۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مَرد حضرات تو فضیلت

---

❶ (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ رحمٰن، رقم الآیۃ ۵۶، ص ۱۰۴۰، طبع معارف القرآن، کراچی) ❷ (سُوْرَۃُ النُّوْر، ۳۱)

❸ (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نور، رقم الآیۃ ۳۱، ص ۶۹۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

❹ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف جیم، کتاب القدوس، الباب الثانی، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۹۳، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

لے اُڑے کیوں کہ وہ جہاد کرتے ہیں اور ہم جہاد نہیں کرتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:
”مِهْنَةُ إِحْدَاكُنَّ فِي بَيْتِهَا تُدْرِكُ جِهَادَ الْمُجَاهِدِينَ إِنْ شَاءَ اللهُ“۔ تم میں سے کسی کا اپنے گھر کے کام کاج میں لگنا اِنْ شَآءَ اللہ! مجاہدین کے جہاد کے برابر ہے۔ (1)

حضرت سلامہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دائی ہیں۔ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی:

”تُبَشِّرُ الرِّجَالَ بِكُلِّ خَيْرٍ وَلَا تُبَشِّرُ النِّسَاءَ“؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مردوں کو ہر قسم کی بھلائیوں کی بشارت سناتے ہیں، عورتوں کو بشارت نہیں سناتے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تمہاری سہیلیوں نے تمہیں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اُنہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”أَفَمَا تَرْضَى إِحْدَاكُنَّ أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ حَامِلًا مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ عَنْهَا رَاضٍ أَنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِذَا أَصَابَهَا الطَّلْقُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ مَا أُخْفِيَ لَهَا مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ“۔ کیا تم اِس سے راضی نہیں ہو کہ: تم میں سے کوئی جب اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اُس سے راضی بھی ہو تو اُس کے لیے رُوزہ دار اور اللہ کے راستے میں کھڑے ہونے والے کے اَجر کی طرح اَجر ملتا ہے۔ جب اُسے دَردِ زِہ ہوتا ہے تو آسمان و زمین والے نہیں جانتے کہ (اُس کے بدلے میں) اُس عورت کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے؟!! ”فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا جُرْعَةٌ مِنْ لَبَنِهَا وَلَمْ يَمُصَّ مَصَّةً إِلَّا كَانَ لَهَا بِكُلِّ جُرْعَةٍ وَبِكُلِّ مَصَّةٍ حَسَنَةٌ“۔ پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اُس کے نکلنے والے دُودھ کے ہر گھونٹ اور چوسنے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ”فَإِنْ أَسْهَرَهَا لَيْلَةً كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِ سَبْعِينَ رَقَبَةً تُعْتِقُهُنَّ فِي سَبِيلِ اللهِ“۔ پھر اگر وہ بچہ اُسے رات کو جگاتا ہے تو اُس کے لیے سَتّر (۷۰) غلاموں کو اللہ کے راستے میں آزاد کرنے کے برابر اَجر ملتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

---

(1) (مسند ابو یعلی موصلی، مسند انس بن مالک، ج۳، ثابت البنانی عن انس، ج۳، ص ۲۰۰، طبع دار المأمون للتراث دمشق)

اِرشاد فرمایا: اے سلامہ! تم جانتی ہو کہ: میری مُراد کون سی عورتیں ہیں؟ "لِلْمُتَمَتِّعَاتِ الصَّالِحَاتِ الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ اللَّوَاتِيْ لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ"۔ وہ عورتیں جو فائدہ حاصل کرنے والی، نیک اور اپنے شوہروں کی اِطاعت کرنے والی ہوں، وہ جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔ (1)

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں:

میری ذات اور میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فداء ہوں۔ میں عورتوں کی جانب سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ مشرق و مغرب کی ہر عورت جس کو میرے اِس آنے (اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مسئلہ پوچھنے) کا علم ہوگا وہ ضرور میری رائے سے اِتفاق کرے گی۔ بے شک! اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مَردوں اور عورتوں کی طرف حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معبود پر اِیمان لائی ہیں جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا ہے۔ بے شک! ہم عورتوں کی جماعت آپ مَردوں کے گھروں میں محصور و مقصور ہو کر بیٹھی ہوتی ہیں، آپ کی خواہشات کو پورا کرتی ہیں، آپ مَردوں کی اَولاد سے حاملہ ہوتی ہیں، اور بے شک! آپ مَردوں کی جماعت کو ہم عورتوں پر جمعہ، جماعت کی نماز، مَریض کی عیادت کرنے، جنازوں میں حاضر ہونے اور حج کے بعد حج کرنے کے اِعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اور اِن سب سے اَفضل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے (اور اُس میں بھی مَردوں ہی کا حصہ ہے) اور بے شک! آپ مَردوں میں سے کسی شخص کو جب حج یا عمرہ کے لیے یا سرحدوں کی حفاظت کے لیے نکالا جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ مَردوں کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں، آپ کے کپڑوں کو بُنتی ہیں، آپ کی اَولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ پس! اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم کس قدر آپ مَردوں کے اَجر میں شریک ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: "هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ

---

(1) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۷، ص ۷۵، ۳، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

أَحْسَنَ مِنْ مَسْأَلَتِهَا فِيْ أَمْرِ دِيْنِهَا مِنْ هٰذِهٖ" ؟ کیا تم نے کسی عورت کی ایسی بات سنی ہے جو اس خاتون کے اپنے دینی معاملہ میں سوال سے زیادہ خوبصورت ہو؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "مَا ظَنَنَّا أَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِيْ إِلٰى مِثْلِ هٰذَا" ۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارا خیال نہیں کہ کسی عورت کو اس جیسے (خوبصورت) سوال کی ہدایت ملی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خاتون کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: "اِنْصَرِفِيْ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ وَأَعْلِمِيْ مَنْ خَلْفَكِ مِنَ النِّسَآءِ أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا وَطَلَبَهَا مَرْضَاتِهٖ وَاتِّبَاعَهَا مُوَافَقَتَهٗ تَعْدِلُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ" ۔ اے خاتون! جاؤ اور اپنے پیچھے تمام عورتوں کو بتادو کہ: تم میں کسی کا اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اُس کی رضاء وخوشنودی کی طلب میں رہنا اور (تمام کاموں میں) اُس کی موافقت کی پیروی کرنا ان تمام (مردوں کی فضیلت میں ذکر کردہ) عبادتوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاتون خوشی کے عالم میں تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے چلی گئیں۔ [1]

(۳۴) چونتیسویں خوبی: علم حاصل کرنا

عورت کی ایک بہترین خوبی یہ ہے کہ: وہ حصولِ علم کے لیے کوشاں رہے۔ دینی مسائل کے سیکھنے سکھانے اور اُن کو مستند ذرائع سے حاصل کرنے کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔ کوئی مسئلہ اگرچہ وہ شرم وحیاء ہی کا ہو لیکن اُس کے پوچھنے میں شرم اور عار نہ سمجھے کیوں کہ اِسی سے دین کا صحیح رُخ سمجھ آتا ہے اور ضلالت وگمراہی سے حفاظت ہوتی ہے۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسائلِ دینیہ کے سیکھنے اور اُنہیں دریافت کرنے کے لیے صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی نہیں بل کہ صحابیات رضی اللہ عنہن بھی تشریف لایا کرتی تھیں۔ احادیثِ طیبہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے علمی ذوق اور دینی شوق کے بہت سے قصے ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَآءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ وَأَنْ يَسْأَلْنَ عَنْهُ" ۔ [2]

---

[1] (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاہلین، ج ۱۱، ص ۱۷۸ ۔ ۱۷۹، طبع الرشد، الریاض)

[2] (مصنف عبدالرزاق، کتاب الحیض، باب غسل الحائض، ج ۱، ص ۳۱۴، طبع مکتب الاسلامی، بیروت)

ترجمہ: انصار کی عورتیں کیا ہی بہتر ہیں اُنہیں دین میں سمجھ بُوجھ حاصل کرنے اور دینی مسئلہ کو دریافت کرنے میں کوئی شرم وحیاء مانع نہیں ہوتی۔

(۳۵) پینتیسویں خوبی: شوہر کے لیے زِیب وزِینت اِختیار کرنا

عورت کا ایک اِہم وصف یہ ہے کہ: وہ اپنے شوہر کے لیے زِیب وزِینت اِختیار کرے اور شوہر کے لیے اپنے آپ کو بنا سنوار کر رکھے کیوں کہ یہ شوہر کا ایک حق ہے، نیز اِس کے ذریعے شوہر کی توجہ اور محبت کو حاصل کیا جا سکتا ہے، جس سے اَزدواجی زندگی میں خوش گواری پیدا ہوتی ہے، عفّت اور پاک دامنی کا حصول ہوتا ہے اور مَرد پرائی عورتوں کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔

چناں چہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ" ۔۔۔ الآية (۱)

ترجمہ: اور اپنی سجاوٹ اور کسی پر ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے۔ (۲)

شوہر کی لیے زِیب وزِینت اِختیار کرنا صرف جائز ہی نہیں بل کہ فقہاءِ کرام نے اُسے مستحب لکھا ہے۔ شوہر اگر زِیب وزِینت کا حکم دے اور بیوی اُس پر عمل نہ کرتی ہو تو اُسے سرزنش کرنا بھی جائز ہے۔

چناں چہ "تبیین الحقائق" میں ہے:

"وَالتَّزَيُّنُ لِلْأَزْوَاجِ مُسْتَحَبٌّ"۔ (۳)

ترجمہ: شوہروں کے لیے زِیب وزِینت اِختیار کرنا مستحب ہے۔

"البحر الرائق" میں ہے:

"لِلزَّوْجِ أَنْ يَضْرِبَ امْرَأَتَهُ عَلَى تَرْكِهَا الزِّينَةَ إِذَا طَلَبَهَا مِنْهَا لِأَنَّهَا حَقُّهُ"۔

ترجمہ: شوہر اگر بیوی سے زِینت اِختیار کرنے کا مطالبہ کرے اور بیوی زِینت اِختیار نہ کرتی ہو تو شوہر کو مارنے کا اِختیار ہے، اِس لیے کہ یہ اُس کا حق ہے (جس میں کوتاہی کی وجہ سے وہ مار سکتا ہے)۔ (۴)

---

(۱) (سُوْرَةُ النُّوْر: ۳۱) (۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ النور، رقم الآیۃ: ۳۱، ص ۶۹۴، طبع معارف القرآن، کراچی)

(۳) (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ج ۲، ص ۲۵۶، طبع الکبری الامیریۃ، بولاق، القاھرۃ)

(۴) (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ج ۴، ص ۲۰، طبع دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

حضرات صحابیات رضی اللہ عنہن سے ثابت ہے کہ: وہ شوہر کے لیے زِینت اِختیار کیا کرتی تھیں، خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زِینت اِختیار کیا کرتی تھیں۔

چناں چہ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلّے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: "صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ (ﷺ)!" یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اِس لیے بنوائے ہیں تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے زِینت اِختیار کروں۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِامْرَأَتِي كَمَا أُحِبُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ الْمَرْأَةُ لِي"۔ (2)

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ: اپنی بیوی کے لیے ایسے ہی زِیب وزِینت اِختیار کروں جیسے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے زِیب وزِینت اِختیار کرے۔

شوہر کے لیے زِینت اِختیار کرنے کے بارے میں ایک بڑا ہی سبق آموز اور دلچسپ قصہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

ایک دفعہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر پر نہ تھے اور اُن کا بیٹا جو کہ بیمار تھا وہ فوت ہوگیا تو حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے گھر والوں سے کہا کہ: ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) آئیں تو اُن کو بیٹے کی وفات کا نہ بتانا، میں خود مناسب طریقے سے بتاؤں گی۔ چناں چہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے اُنہیں رات کا کھانا کھلایا اور پھر پہلے سے کہیں زیادہ بن سنور کر اُن کے پاس آئیں تو شوہر نے ہم بستری کی۔ جب کھاپی کر اور ہم بستری کرکے فارغ ہوگئے تو حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ: یہ بتائیے کہ اگر کچھ لوگ کسی گھرانے کو کوئی چیز عاریت پر (یعنی عارضی اِستعمال کے لیے) دیں اور پھر اپنی چیز کی واپسی کا مطالبہ کریں تو کیا اُس گھرانے کے لیے یہ دُرست ہوگا کہ: وہ اُنہیں وہ چیز واپس کرنے سے اِنکار کردیں؟!! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

---

(1) (سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی، ج ۱ ص ۲۲۹، طبع مکتبۃ الحسن، لاہور)

(2) (الجامع لاحکام القرآن از علامہ قرطبی رحمہ اللہ، تفسیر سورۃ النساء، رقم الآیہ ۱۹، ج ۵ ص ۹۷، طبع دار الکتب المصریہ، القاہرۃ)

نے فرمایا کہ: نہیں! انہیں منع کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: پھر آپ اپنے بیٹے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اَجر و ثواب کی اُمید رکھیں (کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ نے واپس لے لیا ہے۔) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ یہ سُن کر خفا ہوئے اور فرمایا کہ: کیا اب مجھے بیٹے کی وفات کا بتا رہی ہو جب کہ میں ہمبستری کر کے آلودہ بھی ہو گیا ہوں؟ اُس کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اِرشاد فرمایا: "بَارَكَ اللهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا"۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اِس رات میں برکت عطا فرمائے۔ (1)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے وہ رات ایسی بابرکت ثابت ہوئی کہ: اُس سے حمل ٹھہرا اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "عبد اللہ" رکھا اور "بخاری شریف" کی روایت کے مطابق اُس پیدا ہونے والے بچہ "عبد اللہ" کی نو (۹) اَولاد ہوئیں جو سب کی سب حافظ قرآن تھیں۔ (2)

اِس واقعہ سے بہت سی سبق آموز اور کارآمد باتیں معلوم ہوتی ہیں جو بیویوں کو اپنے شوہروں کے معاملے میں اپنانی چاہئیں، اُنہیں میں سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ: بیوی کو شوہر کے لیے زِیب و زِینت اِختیار کرنی چاہیے حتّٰی کہ کسی موقع پر دل نہ چاہ رہا ہو تب بھی اپنے شوہر کو خوش کرنے اور اُس کا دل بھلانے کی لیے ہی کر لینا چاہیے، جیسا کہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے بادلِ نخواستہ جب کہ اُن کے بیٹے کا انتقال بھی ہو گیا تھا تب بھی شوہر کے لیے زِینت اِختیار کر کے ایک مثال اور نمونہ پیش کر دیا، جس پر اللہ نے اُنہیں کیسا عظیم اِنعام اور بدلہ عطا کیا؟!!

(۳۶) چھتیسویں خوبی: شوہر کی مَرضی اور اِجازت سے چلنا

عورت کا ایک اِہم اور بڑا وصف یہ ہے کہ: وہ اپنے تمام کاموں میں شوہر سے پوچھ پوچھ کر چلے اور اپنی مَرضی سے کوئی کام نہ کرے تاکہ شوہر کی منشاء کے خلاف کسی کام کے کرنے میں اُسے تکلیف کا سامنا نہ ہو، ایسی عورت یقیناً اپنی تمام حرکات وسکنات میں شوہر کے لیے راحت رساں ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں میں عورت کے لیے شوہر کی اِجازت کو ضروری قرار دیا ہے۔ ذیل میں مختلف عنوانات کے تحت اِس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

---

(2) (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ، ج ۱، ص ۱۷۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(1) (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ام سلیم رضی اللہ عنہا، ج ۲، ص ۲۹۲، طبع یادگار شیخ، کراچی)

۱ نفلی رُوزہ رکھنے میں شوہر کی اِجازت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النِّسَآءَ أَنْ يَّصُمْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ"۔ (۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی اِجازت کے بغیر (نفلی) رُوزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

"کنزالعمال" کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اِرشاد اور بھی زیادہ تاکید کے ساتھ منقول ہے:

"لَا تَصُوْمَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (۲)

ترجمہ: کوئی عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر ہرگز رُوزہ نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی:

"یَا نَبِیَّ اللّٰهِ (ﷺ)! مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ؟" بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا تَصُوْمُ إِلَّا بِإِذْنِهٖ إِلَّا الْفَرِيْضَةَ فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا"۔ عورت کو چاہیے کہ: فرض کے علاوہ کوئی رُوزہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ رکھے۔ پس! اگر اُس نے رکھا تو وہ گناہ گار ہوگی اور اُس کی جانب سے قبول بھی نہیں ہوگا۔ (۳)

حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھ کر یہ فرمایا:

"أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَصُوْمُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (۴)

ترجمہ: عورت نفلی رُوزہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ رکھے۔

نکتہ: واضح رہے کہ!! عورت کے لیے نفلی رُوزہ میں شوہر کی اِجازت لینے کا حکم اُس وقت ہے جب کہ شوہر موجود ہو اور اگر وہ سفر وغیرہ میں ہو تو یہ اِجازت ضروری نہیں ہوتی۔

---

(۱) (سنن ابن ماجہ، ابواب الصوم، باب فی المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجہا، ص ۱۲۶، طبع قدیمی، کراچی)

(۲) (کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۳۸۹، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(۳) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الصیام، ما قالوا فی المرأۃ من قال لا تصوم تطوعا الا باذن زوجہا، ج ۶، ص ۳۱۸، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(۴) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الصیام، ما قالوا فی المرأۃ من قال لا تصوم تطوعا الا باذن زوجہا، ج ۶، ص ۳۱۸، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

چناں چہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لَا تَصُوْمُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ"۔ (1)

ترجمہ: شوہر کی موجودگی میں عورت نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

۲ شوہر کے مال سے کچھ لینے میں شوہر کی اِجازت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک مرتبہ کوئی عورت آئی اور کہنے لگی:

"أَيَحِلُّ لِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمِ زَوْجِيْ"؟ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے مال میں سے کچھ لے لوں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "أَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ"؟ یہ بتاؤ کہ: کیا اُس (شوہر) کے لیے تمہارے زیور میں سے کچھ لے لینا جائز ہے؟ اُس عورت نے کہا: نہیں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "فَهُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا"۔ پس! وہ تم پر اُس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ (2)

۳ مال خرچ کرنے میں شوہر کی اِجازت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (3)

ترجمہ: کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر (اُس کے مال سے) کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حَجَّةُ الْوَدَاع کے خطبہ میں یہ اِرشاد فرمایا: "لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ کوئی عورت اپنے گھر کی کوئی چیز اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا کوئی کھانے کی چیز بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا"۔ یہ تو ہمارے

---

(1) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الصیام، ما قالوا فی المرأۃ من قال لاتصوم تطوعا الا باذن زوجھا، ج ۶ ص ۱۸ ۳۱، مؤسسہ علوم القرآن، بیروت)

(2) (مصنف عبدالرزاق، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا، ج ۴ ص ۱۴۹، طبع مکتب الاسلامی، بیروت)

(3) (سنن ابی داود، کتاب الاجارہ، باب فی عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا، ج ۲ ص ۱۴۴، طبع حسن، لاہور)

مالوں میں افضل ترین مال ہے (اِس کو بھی پوچھ کر خرچ کرے)۔ (۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

"مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ"؟ عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَا لِامْرَأَةٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَلَا أَنْ تُعْطِيَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ"۔ (۲)

ترجمہ: کسی عورت کے لیے رَوا نہیں کہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس کے گھر سے نکلے اور نہ ہی اُس کے لیے یہ دُرست ہے کہ: وہ اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر (کسی کو) کوئی چیز دے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: کسی عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

"مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ"؟ بیوی پر اپنے شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللهِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتّٰى تَتُوبَ أَوْ تَرْجِعَ"۔ (۳)

ترجمہ: بیوی پر شوہر کا حق یہ ہے کہ: اُس کی اِجازت کے بغیر گھر میں سے کوئی چیز صدقہ نہ کرے، اگر اُس نے ایسا کیا تو اللہ کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے یا واپس لَوٹ آئے۔

۴ عورت کے لیے خود اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتے ہوئے شوہر کی اِجازت

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا"۔ (۴)

ترجمہ: کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں

(۱) (سنن ابی داؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی تضمین العاریۃ، ج ۲، ص ۱۴۶، طبع حسن، لاہور)

(۲) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصاد، یونس بن شعیب عن ابی امامہ، ج ۲، ص ۲۰۹۳، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(۳) (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، حق الزوج علی امرأتہ، ج ۹، ص ۳۲۲، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(۴) (سنن ابن ماجہ، ابواب الصدقات، باب عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجہا، ص ۱۷۲، طبع قدیمی، کراچی)

کوئی تصرّف کرنا جائز نہیں جب کہ شوہر اُس کی عصمت کا مالک ہو۔

عورت کے مال سے مُراد یا تو شوہر ہی کا مال ہے جو اُس نے بیوی کے پاس رکھوایا ہے اور اُس کو عورت کا مال مجازی طور پر کہہ دیا گیا ہے۔ اِس صورت میں عورت کے لیے شوہر کی اِجازت کے بغیر عورت کا اُس مال میں تصرّف کرنا ناجائز ہے اور اگر اُس مال سے حقیقتاً عورت ہی کا ذاتی مال ہو تب بھی عورت کو شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس میں تصرّف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اِس لیے کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے لہٰذا اُس کے لیے اپنے ذاتی مال میں بھی شوہر کی اِجازت اور اُس کے مشورہ کے بغیر تصرّف کرنا مُناسب نہیں۔ پس! اِس صورت میں یہ مُمانعت تنزیہی ہوگی۔ (1)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"وَلَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَهِكَ شَيْئًا مِنْ مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (2)

ترجمہ: کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ: وہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس کے مال میں سے کوئی بھی چیز خرچ کرے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی ایک روایت جس میں اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی قضایا اور فیصلوں کا ذکر کیا ہے، اُن میں سے ایک فیصلہ یہ بھی منقول ہے:

"أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُعْطِي مِنْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (3)

ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: عورت اپنے مال میں سے کسی کو اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ دے۔

حضرت خیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ:

وہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک زیور لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: "إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا"۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میری جانب سے یہ صدقہ قبول فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "إِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا أَمْرٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَأْذَنْتِ كَعْبًا"؟ کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کی

---

(1) (عون المعبود، کتاب الاجارة، باب عطیة المرأة بغیر اذن زوجها، ج۹، ص۳۳۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الواو، جناح ابو مروان مولی الولید بن عبد الملک عن واثلة رضی اللہ عنہ، ج۱۴، ص۵۰۲۵، طبع مکتبة الاصالة والتراث، بیروت)

(3) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الاحکام، باب جامع الاحکام، ج۴، ص۲۶۴، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اِجازت کے بغیر اپنے مال میں کوئی تصرّف جائز نہیں ہے۔ لہٰذا کیا تم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اِجازت لی ہے؟ حضرت خیرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی جانب کسی کو بھیج کر دریافت کروایا: "هَلْ أَذِنْتَ لِخَيْرَةَ أَنْ تَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا"؟ کیا آپ نے حضرت خیرہ رضی اللہ عنہا کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اِجازت دی ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے صدقہ کو قبول فرمایا۔ [1]

۵ گھر سے نکلنے میں شوہر کی اِجازت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا: "مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ"؟ عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مَا لِامْرَأَةٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ کسی عورت کے لیے رَوا نہیں کہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس کے گھر سے نکلے۔ [2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَأْذَنَ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ كَارِهٌ وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ وَلَا تُطِيعَ فِيهِ أَحَدًا وَلَا تُخَشِّنَ بِصَدْرِهِ وَلَا تَعْتَزِلَ فِرَاشَهُ وَلَا تَضْرِبَهُ فَإِنْ كَانَ هُوَ أَظْلَمَ فَلْتَأْتِهِ حَتّٰى تُرْضِيَهُ فَإِنْ كَانَ هُوَ قَبِلَ فَبِهَا وَنِعِمَتْ وَقَبِلَ اللهُ عُذْرَهَا وَأَفْلَحَ حُجَّتَهَا وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ هُوَ أَبٰى بِرِضَاهَا عَنْهَا فَقَدْ أَبْلَغَتْ عِنْدَ اللهِ عُذْرَهَا"۔ [3]

ترجمہ: اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی کو آنے کی اِجازت دے جب کہ شوہر اُسے ناپسند کرتا ہو، شوہر کے ناپسند ہونے کی حالت میں گھر سے نہ نکلے، شوہر کے بارے میں کسی کی اِطاعت نہ کرے، شوہر کو غصہ دلا کر نہ بھڑکائے، شوہر کے بستر سے الگ نہ رہے، شوہر کو

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الخاء، خیرہ امرأۃ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ج ۷، ص ۸۳، ۵۷۸۳، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصاد، یونس بن شعیب عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ، ج ۶، ص ۲۰۹۴، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

[3] (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۲۰۶۔۲۰۷، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(اپنے ہاتھ یا زبان وغیرہ سے) نہ مارے، پس! اگر شوہر ہی ظلم کرنے والا ہو تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کے پاس آ کر اُسے راضی کرے، پس! اگر شوہر (اُس کے عذر کو) قبول کرلے تو بہت ہی اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کے عُذر کو قبول کرلیں گے اور اُس کی حجّت کو کامیاب کردیں گے اور شوہر پر کوئی گناہ بھی نہ رہے گا، لیکن اگر شوہر نے اُس سے راضی ہونے سے اِنکار کردیا تو پس وہ عورت اللہ کے نزدیک اپنے عُذر کو پہنچ چکی ہے۔

(یعنی اب اُس کا قصور نہ ہوگا۔)

۲ کسی کو گھر میں آنے کی اِجازت دینے میں شوہر کی اِجازت

حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا سے کوئی کام تھا تو اُنہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو بھیج کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اِجازت مانگی۔ اُن سے دریافت کیا گیا کہ: آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اِجازت کیوں طلب کی؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَآءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ"۔ [1]

ترجمہ: بے شک! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اِس بات سے منع فرمایا ہے کہ: ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہروں کی اِجازت کے بغیر داخل ہوں۔

حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ: ایک دفعہ اُنہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کسی کام کے سلسلے میں ملنا تھا تو اُنہوں نے کسی کو بھیج کر اِجازت مانگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اِجازت دے دی۔ اُنہوں نے دریافت کیا کہ: کیا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ: نہیں! وہ واپس چلے گئے پھر کسی موقع پر دوبارہ اِجازت لینے کے لیے کسی کو بھیجا اور اِجازت ملنے پر وہی سوال کیا کہ: کیا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ: جی ہاں! وہ موجود ہیں، تب حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا:

"مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِيْنَ لَمْ تَجِدْنِيْ هَاهُنَا"۔

ترجمہ: میری عدمِ موجودگی میں کون سی چیز آپ کو داخل ہونے سے رُوک رہی تھی؟

---

[1] (جامع الترمذی، ابواب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی النھی عن الدخول علی النساء، ج ۲ ص ۱۰۶، طبع قدیمی، کراچی)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ"۔ (1)

ترجمہ: بے شک! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ: ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہر نہ ہونے کی صورت میں داخل ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ
وَلَا تَقُوْمُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ"۔ (2)

ترجمہ: کوئی عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر اُس کے گھر میں کسی کو (داخل ہونے کی) اجازت نہ دے اور شوہر کے بستر سے اُس کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنے کے لیے مت کھڑی ہو۔

7 کسی سے بات کرنے میں شوہر کی اِجازت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُكَلِّمَ النِّسَاءَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ"۔ (3)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے اُن کے شوہروں کی اِجازت کے بغیر بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

8 حج پر جانے میں شوہر کی اِجازت

ایسی عورت جس کے پاس مال تو موجود ہو لیکن شوہر اُسے حج پر جانے کی اِجازت نہ دیتا ہو، اُس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (4)

ترجمہ: عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانا دُرست نہیں ہے۔

---

(1) (مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲۹، ص ۲۹۶، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۳۰۰، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(3) (اعتلال القلوب للخرائطی، باب التحرز من النساء والخلوۃ بھن خشیۃ الفتنۃ بھن، ج ۱، ص ۷۲، طبع مکتبۃ نزار مصطفی الباز، مکہ مکرمہ)

(4) (سنن الدارقطنی، کتاب الحج، ص ۳۱۳، طبع المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

فائدہ: عورت کے پاس اگر حج پر جانے کی وسعت ہو یعنی اِتنا مال ہو کہ جس سے عورت حج پر جاسکتی ہے اور ساتھ میں جانے والا محرم بھی ہو تو اُس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں شوہر کو رُوکنے کی اِجازت نہیں۔ البتہ نفلی حج میں شوہر کی اِجازت کے بغیر جائز نہیں۔ (1)

تاہم پھر بھی کوشش یہی ہونی چاہیے کہ: شوہر کو راضی کرکے اُس کی رضامندی کے ساتھ حج کیا جائے جیسا کہ حدیثِ مذکور میں واضح کیا گیا ہے۔

9 وصیت کرنے میں شوہر کی اِجازت

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قَضٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْسَ لِذَاتِ زَوْجٍ وَصِيَّةٌ فِيْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔ (2)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی معاملہ میں یہ فیصلہ فرمایا کہ: کسی شوہر والی (یعنی شادی شدہ) عورت کے لیے اپنے مال میں اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر (کسی کے لیے) وصیت کرنا دُرست نہیں۔

(1) (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الحج، فصل شرائط فریضة الحج، ج ۳، ص ۵۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصدقة، باب عطیة المرأة بغیر اذن زوجہا، ج ۹، ص ۱۲۵، طبع مکتب الاسلامی، بیروت)

عورتوں
کی
خامیاں

عورتوں کی خامیاں

بُری صفات سے مُراد عورتوں کی وہ عاداتِ سَیِّئَۃ اور خامیاں ہیں جنہیں اِختیار کرنے سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔ اُس کے اِختیار کرنے والے کے لیے وعیدیں بیان کی ہیں اور عذاب و سزا کا مستحق قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: ایسی صفات کو اپنانے والی عورت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نگاہ میں ایک مبغوض اور ناپسندیدہ عورت ثابت ہوتی ہے، دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے والی خصوصی عنایات سے محروم رِہ جاتی ہے، شَقاوت اور بدبختی کا شکار ہو کر اپنی دُنیا و آخرت کا نقصان کر بیٹھتی ہے۔ ذیل میں عورتوں کے اندر پائی جانے والی کچھ خامیاں ذکر کی جارہی ہیں، جنہیں پڑھ کر اُن سے بچنے کی کوشش کیجیے:

(۱) پہلی خامی: اَجنبیوں کے سامنے زِینت کا اِظہار کرنا

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ: وہ نامحرموں کے سامنے اپنی خوبصورتی اور زِیب و زِینت کو ظاہر کرے حال آں کہ اُسے اِس سے قطعاً اور سختی سے منع کیا گیا ہے۔

چناں چہ قرآن کریم میں واضح طور پر یہ اِرشاد موجود ہے:

"وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ"۔۔۔الآیۃ [1]

ترجمہ: اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مَت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔ [2]

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

"وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ"۔۔۔الآیۃ [3]

ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ [4]

حدیث میں ایسی عورتوں کو بدترین عورت بل کہ منافق قرار دیا ہے جو اپنی زِینت کو اَجنبی مَردوں کے سامنے ظاہر کرتی پھرتی ہیں۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

---

(۱) (سُورۃُ الأحزاب: ۳۳)
(۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ ۳۳، ص ۸۲۳، طبع معارف القرآن، کراچی)
(۳) (سُورۃُ النُّور: ۳۱)
(۴) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ نور، رقم الآیۃ ۳۱، ص ۶۹۳ - ۶۹۴، طبع معارف القرآن، کراچی)

"وَشَرُّ نِسَآئِکُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَیِّلَاتُ وَھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْھُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ"۔ (۱)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زِینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں اُن میں سے جنّت میں صرف اِسی قدر عورتیں داخل ہوں گی جتنی مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے۔ (یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیوں کہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا ہے۔)

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّیْنَةِ فِي غَیْرِ أَھْلِھَا کَمَثَلِ ظُلْمَةِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَا نُوْرَ لَھَا"۔ (۲)

ترجمہ: وہ عورت جو اپنے اہل کے علاوہ دوسروں کے لیے زِینت اِختیار کرتی ہے قیامت کے دن تاریکی میں ہوگی، اُس کے لیے کوئی نور نہ ہوگا۔

ایک اور جگہ بوڑھی اور معمّر عورتوں کو پردہ کے بارے میں تخفیف کا حکم دیتے ہوئے یہی قید بیان کی گئی ہے کہ: وہ بھی تخفیف کے حکم پر اُسی وقت عمل کرسکتی ہیں جب کہ زیب و زِینت کی نمائش نہ کریں۔ چناں چہ سُوْرَۃُ النُّوْر میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِي لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ أَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَأَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ"۔۔۔ الآیۃ (۳)

ترجمہ: اور جن بڑی بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، اُن کے لیے اِس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ: وہ اپنے (زائد) کپڑے (مثلاً چادریں نامحرموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زِینت کی نمائش نہ کریں اور اگر اِحتیاط ہی رکھیں تو اُن کے لیے اور زیادہ بہتر ہے۔ (۴)

---

(۱) (السنن الکبریٰ للامام البیہقی رحمہ اللہ، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۲) (جامع الترمذی، ابواب الرضاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب، جاء فی کراھیۃ خروج النساء فی الزینۃ، ج ۲، ص ۲۲۰، طبع قدیمی، کراچی) (۳) (سُوْرَۃُ النُّوْر ۶۰)

(۴) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نور، رقم الآیۃ ۶۰، ص ۷۰۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ" ۔[1]

ترجمہ: اے لوگو! اپنی عورتوں کو (اَجنبی مَردوں کے سامنے) زینت کی چیزیں پہننے سے منع کرو۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ" ۔[2]

ترجمہ: اے عورتوں کی جماعت! کیا تمہارے لیے چاندی کے زیور کافی نہیں جن سے تم آراستہ ہوسکتی ہو؟ سُن لو! تم میں سے کوئی عورت جو سُونے کا زیور پہن کر اُسے (فخر وغُرور کے طور پر یا اَجنبی مَردوں کے سامنے) ظاہر کرتی ہو تو اُسے اُسی سُونے کی ذریعہ عذاب دیا جائے گا۔

حضرت کیسان رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ سَبْعٍ وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُنَّ أَلَا إِنَّ مِنْهُنَّ: اَلنَّوْحَ وَالْغِنَاءَ وَالتَّصَاوِيْرَ وَالشِّعْرَ وَالذَّهَبَ وَجُلُوْدَ السِّبَاعِ وَالتَّبَرُّجَ وَالْحَرِيْرَ" ۔[3]

ترجمہ: بے شک! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات (۷) چیزوں سے منع فرمایا ہے اور میں بھی تم لوگوں کو اُس سے منع کرتا ہوں: اچھی طرح سے سُن لو! وہ چیزیں یہ ہیں: نوحہ کرنا، گانا بجانا، تصویر (بنانا یا رکھنا) شعر وشاعری، سُونا (مَردوں کے لیے پہننا یا اِستعمال کرنا) درندوں کی کھالوں کو (متکبرانہ انداز میں) اِستعمال کرنا، زیب وزینت کو (اَجنبی مَردوں کے سامنے) ظاہر کرنا اور ریشم پہننا۔

② دوسری خامی: شہرت اور نام ونمود کے لیے زِینت اِختیار کرنا

عورت کے لیے زِیب وزِینت اِختیار کرنا اگرچہ وہ عورتوں کے سامنے جانے کے لیے ہی کیوں نہ ہو لیکن اُس میں بھی ریاکاری، نام ونمود اور دِکھلاوا جائز نہیں، اَحادیث میں اِس کی مُمانعت کی گئی ہے۔

---

[1] (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ النساء، ص ۲۸۸، طبع قدیمی، کراچی) [2] (سنن ابی داود، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذہب للنساء، ج ۲، ص ۲۳۰، طبع حسن، لاہور)

[3] (مسند ابویعلیٰ موصلی، حدیث معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ج ۱۳، ص ۹۲، طبع دار المامون للتراث دمشق)

چناں چہ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"إِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ ثَوْبٍ ذِي شُهْرَةٍ"۔ (1)

ترجمہ: شیطان سُرخ رنگ کو پسند کرتا ہے، پس! تم سُرخ رنگ سے اور ہر طرح کے شہرت والے لباس سے بچو۔

نوٹ: سُرخ رنگ کے کپڑے مَردوں کے لیے مکروہ اور عورتوں کے لیے جائز ہیں۔

فائدہ: اَحادیثِ طیبہ میں شہرت اور ریا کاری کی غرض سے زیب و زینت اِختیار کرنے کی بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ چند اَحادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ (2)

ترجمہ: جس نے شہرت کی چادر پہنی یا شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: ثُمَّ تُلْهَبُ فِيهِ النَّارُ"۔ (3)

ترجمہ: جس شخص نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے رُوز اُسے ویسا ہی کپڑا پہنائیں گے پھر اُس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا"۔ (4)

ترجمہ: جس نے دُنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن ذلّت ورُسوائی کا لباس پہنائیں گے اور پھر اُس میں آگ بھڑکا دیں گے۔

---

(1) (شعب الایمان، باب فی الملابس والزی، فصل فی کراہیۃ لبس الشہرۃ من الثیاب فی النظافۃ، ج ۸، ص ۲۴۲، طبع الرشد، الریاض)

(2) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ ان یلبس المشہور من الثیاب، ج ۲، ص ۷۴۲، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(3) (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الاقبیۃ، ج ۲، ص ۲۰۳، طبع حسن، لاہور) (4) (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شہرۃ من الثیاب ص ۲۵۷، طبع قدیمی، کراچی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ فِي الْآخِرَةِ"۔ (1)

ترجمہ: جس نے شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُسے آخرت میں ذلت کا لباس پہنائیں گے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِّنَ الدَّوَابِّ أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِّنَ الثِّيَابِ أَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا"۔ (2)

ترجمہ: جو شہرت کی سواری پر سوار ہوا یا شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُس سے اُس وقت تک اِعراض کریں گے جب تک وہ لباس اور سواری پر قائم رہے اگرچہ وہ اللہ کے نزدیک کتنا ہی شریف کیوں نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ حَتّٰى يَضَعَهُ"۔ (3)

ترجمہ: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اُس سے اِعراض کرتے ہیں جب تک کہ وہ کپڑا اُتار نہ دے۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَا مِنْ أَحَدٍ يَلْبَسُ ثَوْبًا لِيُبَاهِيَ بِهِ فَيَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ حَتّٰى يَنْزِعَهُ مَتٰى مَا نَزَعَهُ"۔ (4)

ترجمہ: جو شخص اِس نیت سے کپڑا پہنے تاکہ اُس کے ذریعہ لوگوں پر اپنے فخر کا اِظہار کرے اور لوگ اُس کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی جانب (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھیں گے جب تک کہ وہ کپڑا اُتار نہ دے۔

حدیث میں ایک تکبر کرنے والے کا بڑا عبرت ناک قصہ ذکر کیا گیا ہے کہ: کوئی شخص زمین پر

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمہ اللہ، کتاب الزینۃ، ابواب الحلی، ذکر ما یستحب من الثیاب و ما یکرہ، ج۵، ص۶۰ ۴، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب اللباس والزینۃ، من کرہ ان یلبس المشہور من الثیاب، ج۱۲، ص۷ ۶۲، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(3) (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شہرۃ من الثیاب، ص۷ ۵ ۲، طبع قدیمی، کراچی)

(4) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، مسند اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، عبد الملک بن مروان عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، ج۱۶، ص۸ ۹ ۴ ۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

خراماں خراماں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا، اُس کے لمبے لمبے بال اور جسم کی دونوں (اُوپر نیچے کی) چادریں اُسے بہت اَچھی لگ رہی تھیں کہ اَچانک (اللہ کا عذاب آیا) وہ زمین میں دَھنس گیا۔ پس! وہ قیامت تک اِسی طرح زمین میں دَھنستا رہے گا۔ (1)

حضرت عبداللہ بن بُریدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بُریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ قریش کا ایک آدمی حلّے (کپڑوں کے جوڑے) میں مٹکتا ہوا آیا۔ جب اُٹھ کر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"یَا بُرَیْدَۃَ! ھٰذَا مِمَّنْ لَا یُقِیْمُ اللہُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَزْنًا"۔ (2)

ترجمہ: اے بریدہ! یہ ایسا شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِس کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

(3) تیسری خامی: مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرنا

عورت کے لیے اپنے مُخالف جنس یعنی مَردوں کے جیسا لباس پہننا، اُن کی وضع قطع اور صورت کو اِختیار کرنا اور اُن کی مُشابہت اِختیار کرنا حرام ہے، جس سے اِجتناب کرنا نہایت ضروری ہے۔ اَحادیثِ طیبہ میں اِس کی بڑی سخت مذمت اور شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ ذیل میں کچھ حدیثیں ذکر کی جارہی ہیں جن سے اِس مُمانعت کی قطعیت اور اُس کی شدّت کا اَندازہ لگایا جاسکتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ"۔ (3)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مُشابہت اِختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرتی ہیں۔

---

(1) (الصحیح لمسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی، ج ۲ ص ۱۹۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(2) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند بریدۃ بن حصیب رضی اللہ عنہ، ج ۱۰ ص ۳۲۳، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(3) (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال، ج ۲ ص ۸۷۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

ایک حدیث میں ہے:

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ"۔ [1]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت جیسا لباس پہنے اور اُس عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مرد جیسا لباس پہنے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ: اَلْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ وَمُدْمِنُ خَمْرٍ وَمَنَّانٌ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: اَلرَّجُلُ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ وَالدَّيُّوْثُ"۔ [2]

ترجمہ: تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں: ایک والدین کا نافرمان، دوسرا شراب کا عادی مُجرِم اور تیسرا اِحسان جتلانے والا۔ اور تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ایک وہ مَرد جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور دوسری وہ عورت جو مَرد جیسا لباس پہنے اور دَیُّوث یعنی جس کے اندر اپنے اِھل کے بارے میں غیرت نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِنَّ خَيْرَ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشُيُوْخِكُمْ وَشَرَّ شُيُوْخِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ وَشَرَّ نِسَآئِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِرِجَالِكُمْ وَشَرَّ رِجَالِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِنِسَآئِكُمْ"۔ [3]

ترجمہ: تمہارے جوانوں میں بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھے لوگوں کی مُشابہت اِختیار کرتے ہیں اور تمہارے بوڑھے لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کی مُشابہت اِختیار کرتے ہیں۔ تمہاری بدترین عورتیں وہ ہیں

---

[1] (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی حجاب النساء، والتغلیظ فی ستر ھن، ج۱۰، ص۲۲۴، طبع الرشد، الریاض)

[2] (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی حجاب النساء، والتغلیظ فی ستر ھن، ج۱۰، ص۲۲۵، طبع الرشد، الریاض)

[3] (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی حجوب النساء، والتغلیظ فی ستر ھن، ج۱۰، ص۲۲۷، طبع الرشد، الریاض)

جو تمہارے مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرتی ہیں اور تمہارے بدترین مَرد وہ ہیں جو تمہاری عورتوں کی مُشابہت اِختیار کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"رَأَى النَّبِيُّ ﷺ اِمْرَأَةً عَلَيْهَا نَعْلٌ فَلَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَآءِ"۔ (1)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو مَردوں کی طرح کے جوتے پہنے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

"بخاری شریف" کی روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ"۔ (2)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت بننے والے مَردوں اور مَرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ فرمایا: اُنہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کسی عورت کو دیکھا جو کمان گلے میں ڈالی مَردوں کی طرح چل رہی تھی پوچھا کہ: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابوجہل کی بیٹی اُمّ سعید ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ"۔ (3)

ترجمہ: جو عورت مَردوں کی اور جو مَرد عورتوں کی مُشابہت اِختیار کرے اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت سُوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ لَيْسَتْ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهَا"۔ (4)

---

(1) (شعب الایمان، باب فی الحیاء، فصل فی حجاب النساء والتغلیظ فی سترهن، ج ۱۰، ص ۲۲۵، طبع الرشد، الریاض)
(2) (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب اخراجهم، ج ۲، ص ۸۷۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)
(3) (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ رضی اللہ عنہم، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، ج ۱۱، ص ۶۳۲، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)
(4) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الآداب، ما ذکر فی التخنیث، ج ۱۳، ص ۳۸۵، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

ترجمہ: مَردوں کے ساتھ مُشابہت اِختیار کرنے والی عورتوں کا

ہم سے اور ہمارا اُن سے کوئی تعلّق نہیں۔

④ چوتھی خامی: کفار و مشرکین کی مُشابہت اِختیار کرنا

شکل وصورت، لباس و پوشاک، رہن سہن، چال چلن، سیرت و گفتار اور وضع قطع میں کافرانہ ومُشرکانہ رَوِش کو اپنانا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے طرزِ زندگی کو اِختیار کرنا شرعاً ممنوع اور ناجائز تو ہے ہی، دینی غیرت وحَمیت کے بھی سراسر خلاف ہے۔ ایک اللہ کو ماننے والی، اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہنے والی مؤمن اور مسلمان عورت کے لیے یہ بات کیسے گوارہ ہوسکتی ہے کہ: وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا بن کر اُنہی کے دشمنوں اور نہ ماننے والوں کی نقالی اور اُن کے نقشِ قدم کو اپنی کامیابی کی معراج سمجھے؟!! سچی بات تو یہ ہے کہ: جو عورت کلمہ پڑھ کر بھی زندگی کے طور طریقوں میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کی مُشابہت اِختیار کرے اُس کو دَرحقیقت اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی محبت و پیار نہیں کیوں کہ اگر اُس کے دل میں ذراسی بھی محبت ہوتی تو کبھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بغاوت کرنے والوں کی راہ کو نہ اپناتی۔

❁ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" ---الآیۃ ①

ترجمہ: اور (مسلمانو!) اِن ظالم لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا،

کبھی دوزخ کی آگ تمہیں بھی آپکڑے۔ ②

❁ علّامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرآن کریم میں "رُکُون" سے منع کیا گیا ہے اور رُکُون اَدنیٰ درجہ کے میلان (مائل ہونے) کو کہتے ہیں۔ لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہوگا:

"وَلَا تَمِيْلُوْا اِلَيْهِمْ أَدْنٰى مَيْلٍ فَاِنَّ الرُّكُوْنَ هُوَ الْمَيْلُ الْيَسِيْرُ كَالتَّزَيِّيْ بِزِيِّهِمْ"۔ ③

ترجمہ: اُن کافروں کی طرف ذرہ برابر بھی مائل نہ ہو،

جیسا کہ اُن جیسا لباس و پوشاک اِختیار کرنا۔

---

① (سُوْرَۃُ ھُوْد ۱۱۳) ② (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، سورۂ ھود، رقم الآیۃ ۱۱۳، ص ۴۶۱، مطبع معارف القرآن، کراچی)

③ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف تفسیر بیضاوی، تفسیر سورۂ ھود، رقم الآیۃ ۱۱۳، ج ۲، ص ۲۸۸، مطبع مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت)

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنۡ تَشَبَّہَ بِقَوۡمٍ فَھُوَ مِنۡھُمۡ"۔ (1)

ترجمہ: جس نے جس قوم کے ساتھ مُشابہت اختیار کی وہ (کل قیامت کے دن) اُسی کے ساتھ ہوگا۔

❁ ایک اور روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار ومشرکین کے ساتھ مُشابہت اِختیار کرنے والوں کے ساتھ لاتعلّقی کا اِظہار فرمایا ہے۔ چناں چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ تَشَبَّہَ بِغَیۡرِنَا"۔ (2)

ترجمہ: اُس کا ہم سے کوئی تعلّق نہیں جو ہمارے علاوہ کسی اور (کافروں) کی مشابہت اِختیار کرے۔

(۵) پانچویں خامی: عورتوں کا بال کٹوانا

عورتوں کے اَندر ایک خامی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ: وہ زِیب وزِینت اور بناؤ سنگھار کے طور پر بال کٹواتی ہیں۔ چناں چہ بیوٹی پارلر وغیرہ میں مختلف قِسم کے ہیئر اِسٹائل کے لیے بالوں کی کٹنگ کی جاتی ہے جو ہرگز جائز نہیں اور اِس کی مندرجہ ذیل کئی وجوہات ہیں:

(1) پہلی وجہ: مَردوں کی مُشابہت

عورت کا بال کٹوانا مَردوں کے ساتھ مُشابہت ہے، جس کی اَحادیثِ طیبہ میں بڑی سختی سے مُمانعت کی گئی ہے اور ایسا کرنے والوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

❁ چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُوۡلُ اللہِ ﷺ اَلۡمُتَشَبِّھِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالۡمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ"۔ (3)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اِختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں کی مشابہت اِختیار کرتی ہیں۔

---

(1) (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الاقبیۃ، ج ۲ ص ۲۰۳، طبع حسن، لاہور)

(2) (جامع الترمذی، ابواب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی کراھیۃ اشارۃ الیہ السلام، ج ۲ ص ۹۹، طبع قدیمی، کراچی)

(3) (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال، ج ۲ ص ۸۷۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

نوٹ: اِس سلسلے کی مزید روایات "مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرنا" کے عنوان کے تحت صفحہ نمبر ۸۷ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۲ دوسری وجہ: کافر و مشرک اور فاسق و فاجر عورتوں کی مُشابہت

یہ حقیقت رُوزِ رُوشن کی طرح واضح ہے کہ: دُنیا میں کافر و مشرک اور فاسق و فاجر عورتوں کا یہ طریقہ ہے کہ: وہ بناؤ سنگھار اور حُسن و زِینت کے لیے بالوں کو کٹوا کر مختلف قسم کے ہیئر اِسٹائل بنواتی ہیں، بیوٹی پارلر میں اُس کے لیے نت نئے طریقے اور ہیئر اِسٹائل پیش کیے جاتے ہیں اور "مُتبرِّجات" یعنی زیب و زِینت ظاہر کرنے والی خواتین وہاں جا کر اُن طریقوں کو اِختیار کررہی ہوتی ہیں۔ پس! ایسے میں یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں رہتا کہ: یہ شریف اور باپردہ نیک خواتین کا ہرگز طریقہ نہیں۔ لہٰذا کفار و مشرکین اور فُساق و فُجار کی مُشابہت اِختیار کرنے سے بچنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ: قیامت کے دن اُنہی کے زُمرے میں ہمارا اشمار ہو اور اُنہیں کی معیّت میں ہمارا حشر ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"۔ ❶

ترجمہ: جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اِختیار کی وہ (کل قیامت کے دن) اُسی کے ساتھ ہوگا۔

ایک اور روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیروں کے ساتھ مُشابہت اِختیار کرنے والوں کے ساتھ اپنی لاتعلّقی کا اِظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا"۔ ❷

ترجمہ: اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو ہمارے علاوہ کسی اور (کافروں) کی مُشابہت اِختیار کرے۔

۳ تیسری وجہ: اللہ تعالیٰ کی خِلقت میں تبدیلی

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بالوں کی چوٹیوں سے اور مَردوں کو ڈاڑھیوں سے مزیّن اور آراستہ کیا ہے۔

---

❶ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاقبیۃ، ج ۲، ص ۲۰۳، طبع حسن، لاہور)

❷ (جامع الترمذی، ابواب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، ج ۲، ص ۹۹، طبع قدیمی، کراچی)

عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں

پس! عورتوں کا بال کٹوانا دَرحقیقت اپنی خلقت کو تبدیل کرنا ہے جس کی قرآن و حدیث میں مُمانعت منقول ہے۔ چناں چہ ایسی عورتوں کو جو اللہ کی خِلقت کو زیب و زِینت اور بناؤ سنگھار کے لیے تبدیل کر دیں اُن پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللهِ"۔ (1)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسم گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اُکھیڑ کر زِینت و حُسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے جو دَراصل اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے:

"قَطَعَتْ شَعْرَ رَأْسِهَا أَثِمَتْ وَلُعِنَتْ زَادَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَإِنْ بِإِذْنِ الزَّوْجِ لِأَنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَلِذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهِ وَالْمَعْنَى الْمُؤَثِّرُ التَّشَبُّهُ بِالرِّجَالِ"۔ (2)

ترجمہ: عورت کا اپنے سر کے بالوں کو کاٹنا اگرچہ شوہر کی اِجازت ہی سے کیوں نہ ہو، گناہ اور لعنت کا باعث ہے، اِس لیے کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں اور یہی وجہ ہے کہ: مَرد پر اپنی ڈاڑھی کو (ایک مُشت سے کم) کاٹنا حرام ہے اور اِس کی اَثر اَنداز ہونے والی وجہ "مَردوں کے ساتھ مُشابہت" ہے۔

(٦) چھٹی خامی: بھوئیں Eyebrow بنانا

عورتوں میں ایک خامی بکثرت یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ: وہ بھوئیں بناتی ہیں یعنی بناؤ سنگھار کے طور پر اَبرو کے بال کو تراش کر باریک کرتی ہیں اور یہ عورتوں میں بہت عام ہوتا جا رہا ہے حال آں کہ حدیث میں اِس کی مُمانعت آئی ہے۔

---

(1) (جامع الترمذی، ابواب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۱۰۶، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۷۱ - ۶۷۲، طبع صدیقیہ، مردان)

چناں چہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللهِ"۔ (1)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسم گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اُکھیڑ کر زِینت وحُسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ: یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے:

"لَعَنَ عَشَرَةً: اَلْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُوْمَةَ وَالسَّافِعَةَ وَجْهَهَا وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَشَاهِدَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالرَّجُلَ الْمُتَشَبِّهَ بِالنِّسَآءِ وَالْمَرْأَةَ الْمُتَشَبِّهَةَ بِالرِّجَالِ"۔ (2)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس (10) لوگوں پر لعنت فرمائی: جسم گودنے والی عورت پر، جسم گدوانے والی عورت پر، چہرے کے بال اُکھیڑنے والی پر، بال ملانے والی عورت پر، بال ملوانے والی عورت پر، سُود کھانے والے پر، سُود کے گواہ بننے والے پر، صدقہ کو رُوکنے والے پر، عورتوں کی مُشابہت اِختیار کرنے والے مَرد پر اور مَردوں کی مُشابہت اِختیار کرنے والی عورت پر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَاللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ"۔ (3)

ترجمہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن عورتوں پر لعنت فرمارہے تھے جو اَبرو کے بال اُکھیڑنے والی، دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی اور جسم گدوانے والی ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی خلقت کو تبدیل کرتی ہیں۔

---

(1) (جامع الترمذی، ابواب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۱۰۶، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ موسیٰ، ج ۹، ص ۱۴۰، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(3) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الہاء، ذکر من اسمہ ہاشم، ج ۱۰، ص ۱۵۰، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

❁ "مسلم شریف" کی روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ"۔ اللہ نے تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اُکھیڑنے والی اور اُکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ: یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو اُمّ یعقوب کہا جاتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھا کرتی تھی۔ وہ (یہ بات سُن کر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: "مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ"؟ وہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھ تک پہنچی ہے کہ: آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور پلکوں کے بال اُکھیڑنے والی اور اُکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللهِ"۔ میں اُس پر لعنت کیوں نہ کروں کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: "لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ"۔ میں نے قرآن مجید دونوں گتوں کے درمیان (پورا از اوّل تا آخر) پڑھ ڈالا ہے میں نے تو (یہ بات) کہیں نہیں پائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ"۔ اگر تو قرآن مجید (بغور) پڑھتی تو اُسے ضرور پالیتی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ اللہ کا رسول (ﷺ) تمہیں جو کچھ دے

اُس سے لے لو اور تمہیں جس سے رُوک دے اُس سے رُک جاؤ۔ وہ عورت کہنے لگی: "فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ"۔ میں نے اُن چیزوں میں کچھ آپ کی بیوی کے اندر بھی دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جاؤ! جا کر (بغور) دیکھو۔ وہ عورت اُن کی بیوی کے پاس گئی تو کچھ بھی نہیں دیکھا، پھر واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف آئی اور کہنے لگی کہ: میں نے تو اِن باتوں میں سے اُن میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا"۔ اچھی طرح سُن لو! اگر وہ اِس طرح کرتی ہوتی تو میں اُس سے ہمبستری نہ کرتا (یعنی چھوڑ دیتا)۔ [1]

"طبرانی کبیر" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ جواب منقول ہے:

"فَإِنْ كَانُوا يَفْعَلُونَ لَا يَبِيتُونَ عِنْدِي لَيْلَةً"۔ [2]

ترجمہ: اگر گھر والے ایسا کرتے تو ایک رات بھی میرے پاس نہ گزارتے۔

⑦ ساتویں خامی: جسم گودنا

جسم کا گودنا یا گدوانا بھی عورتوں کی ایک بڑی خامی ذکر کی گئی ہے جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ عمل کرنے کروانے والے کو ملعون قرار دیا ہے۔ "جسم گودنے" کا قدیم طریقہ یہ ہوتا تھا کہ: سوئی یا اور کسی تیز آلہ کی مدد سے جسم میں گہرے نشان ڈال کر اُس میں چونا، سرمہ یا اور کوئی رنگ وغیرہ بھر دیا جاتا تھا جس سے وہ نشان جسم کے اندر پختہ ہو جاتا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں عورتیں زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کی غرض سے یہ کام کیا اور کروایا کرتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کو سختی سے منع فرمایا ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ"۔ [3]

---

[1] (الصحیح لمسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، خطبۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ج ۷، ص ۲۴۰۰، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

[3] (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، ج ۲، ص ۸۷۹، طبع یادگار شیخ، کراچی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی پر اور اُس پر جو بال ملوائے، جسم گودنے والی پر اور جو جسم گدوائے اُس پر لعنت فرمائی ہے۔

❁ عورتیں جو اپنے چہرے پر تل بنوانے کے لیے جسم کو گُرید کر اُس میں سیاہی بھرتی ہیں جس سے تل بن جاتا ہے یہ بھی "وَشْم" یعنی جسم گودنے میں داخل ہے اور حدیث کی رُو سے ممنوع ہے۔ نیز جسم گودنے کی مُمانعت میں مَردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں، دونوں ہی کے لیے حرام ہے۔ (1)

موجودہ مُعاشرے میں اِسی قدیم اور فرسودہ طریقے کی نئی شکل "ٹیٹو" بنوانے کی ہے جس میں جسم کے اَعضاء پر نقش ونگار بنوائے جاتے ہیں اور اُنہیں نمایاں کیا جاتا ہے۔ یہ سب حرام اور ممنوع ہے، جس سے بچنا اور اِجتناب کرنا لازم ہے اور حدیث کی رُو سے مُوجبِ لعنت ہے۔

⑧ آٹھویں خامی: دانتوں کو گھسنا اور اُن میں کشادگی کرنا

عورتیں اپنے بناؤ سنگھار کے لیے اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کسی چیز سے گھس کر خوبصورت بناتی ہیں، اُن کے درمیان کچھ فاصلہ اور مصنوعی کشادگی پیدا کرتی ہیں تاکہ خوبصورت محسوس ہوں، یہ حدیث کی رُو سے جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اِس کی مُمانعت فرمائی ہے اور ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے۔

❁ چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: (جو ماقبل بھی گزری ہے) حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ"۔ (2)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اُکھیڑنے والی اور اُکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

---

(1) (فتح الباری شرح صحیح البخاری از علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب اللباس، باب قولہ المتفلجات للحسن، ج ۱۰، ص ۵۵۲، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

⑨ نویں خامی: بالوں میں بال ملانا

قدیم زمانہ سے عورتوں کے اَندر اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بال ملانے کا سلسلہ چلا آرہا ہے اور وہ یہ زِینت کے حُصول کے لیے کرتی ہیں۔ نیز بعض عورتیں اِس نظریہ سے بھی یہ کرتی ہیں کہ: جس عورت کے بال اَچھے ہوتے ہیں اُس کے بال لگانے سے بال اَچھے ہوجاتے ہیں حال آں کہ یہ سُوچ اور یہ فعل بالکل غلط ہے۔ اَحادیثِ طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی سختی سے مُمانعت فرمائی ہے۔

چناں چہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ"۔ ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی پر اور اُس پر جو بال ملوائے، لعنت فرمائی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی:

"إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ"۔

اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری ایک بیٹی ہے جس کی میں نے شادی کروائی ہے، اُسے خسرہ ہوگیا تھا جس کی وجہ سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں اُس کے بالوں میں کسی اور کے بال ملادوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ"۔ اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی عورت پر اور اُس عورت پر جو بال ملوائے، لعنت فرمائی ہے۔ ❷

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کردی تھی، اُس کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ دریافت کیا کہ: اُس کے شوہر نے مجھے یہ کہا ہے کہ: میں اُس کے

---

❶ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، ج ۲، ص ۸۷۹، طبع یادگار شیخ کراچی)

❷ (صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ کراچی)

بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملادوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ" نہیں! ایسا نہیں کرنا بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔[1]

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حج کے سال میں جب کہ (مدینہ منورہ میں) خطاب کیا تو اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لیا اور اسے دکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عمل (بالوں میں بال ملانے) سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے:

"إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ"۔[2]

ترجمہ: بنی اسرائیل جب کہ ان کی عورتوں نے بالوں میں بال ملانے کے اس طریقے کو اختیار کیا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

"مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ"۔[3]

ترجمہ: میرا خیال یہی ہے کہ: یہ صرف یہودیوں کا طریقہ ہے۔ بے شک! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام "زُوْر" یعنی جھوٹ رکھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِيْ رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ
مِنْهُ فَإِنَّهُ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ"۔[4]

ترجمہ: جو عورت اپنے سر میں ایسے بال زائد لگائے جو اُس کے سر کے نہیں تو یہ ایک جھوٹ ہے جو وہ اپنے سر کے اندر بڑھا رہی ہے۔

---

[1] (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا تطیع المرأۃ زوجھا فی معصیۃ، ج ۲، ص ۷۸۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)
[2] (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)
[3] (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)
[4] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات والترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۳۸۳، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(۱۰) دسویں خامی: بجنے والا زیور پہننا

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ---الآیۃ (۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ: وہ اپنے پاؤں زمین پر اِس طرح نہ ماریں کہ اُنہوں نے جو زِینت چھپا رکھی ہے وہ معلوم ہو جائے۔ (۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے:

"إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ صَوْتَ الْخَلْخَالِ كَمَا يُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَيُعَاقِبُ صَاحِبَهُ كَمَا يُعَاقِبُ الزَّامِرَ وَلَا تَلْبَسُ خَلْخَالًا ذَاتَ صَوْتٍ إِلَّا مَلْعُونَةٌ"۔ (۳)

ترجمہ: بے شک! اللہ تعالیٰ پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند کرتے ہیں جیسے گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں اور اِس کے پہننے والی کو اِسی طرح سزا دیتے ہیں جیسے بانسری بجانے والے کو دیتے ہیں اور بجنے والی پازیب وہی عورت پہنتی ہے جو ملعونہ ہے (یعنی رحمتِ اِلٰہی سے دُور ہوتی ہے۔)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں عورت جب پازیب پہن کر چلتی اور اُس کی آواز لوگوں کو سنائی نہ دیتی تو وہ اپنے پاؤں زمین پر زور سے مارتی تاکہ مَردوں کو اُس کی آواز سنائی دے سکے۔ پس! اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کو اِس جیسی حرکت سے منع فرمایا۔ اِسی طرح اگر زِینت کی کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ ہو اور عورتیں اُس کو اپنی کسی حرکت سے اُس کو ظاہر کریں تو وہ بھی اِسی مُمانعت میں داخل ہے۔

اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ" ---الآیۃ (۴)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر اِس طرح نہ ماریں کہ اُنہوں نے جو زِینت چھپا رکھی ہے وہ معلوم ہو جائے۔

اور یہی وجہ ہے کہ: عورت کو گھر سے نکلتے ہوئے عطر اور خوشبو لگانے سے منع کیا گیا ہے تاکہ مَردوں تک اُس کی خوشبو نہ پہنچے۔ (۵)

---

(۱) (سُوْرَۃُ النُّوْر، ۳۱)
(۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ نور، رقم الآیۃ ۳۱، ص ۷۹۵، طبع معارف القرآن، کراچی)
(۳) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب السادس فی ترھیبات والترغیبات تختص بالنساء، ج ۱۶، ص ۳۹۳، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)
(۴) (سُوْرَۃُ النُّوْر، ۳۱)
(۵) (تفسیر القرآن العظیم از حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر سورۃ النور، رقم الآیۃ ۳۱، ج ۲، ص ۲۲۹۸، طبع دار ابن حزم، بیروت)

⑪ گیارہویں خامی: لمبے ناخن رکھنا

ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنا مَرد وعورت کے لیے سنّت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے خصائلِ فطرت میں شمار کیا ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ"۔

دس (۱۰) چیزیں فطرت (کی خصلتوں) میں سے ہیں۔ پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی:

① مونچھیں تراشنا۔ ② ڈاڑھی بڑھانا۔ ③ مسواک کرنا۔ ④ ناک میں پانی ڈالنا۔ ⑤ ناخن کاٹنا۔ ⑥ اُنگلیوں کے جوڑوں کی پشت کو دھونا۔ ⑦ بغل کے بال صاف کرنا۔ ⑧ زیرِ ناف بال مونڈنا۔ ⑨ پانی سے اِستنجاء کرنا۔ ⑩ کلی کرنا۔[1]

بہت سی عورتوں میں یہ خامی دیکھنے میں آتی ہے کہ: وہ اپنے ناخنوں کو قصداً لمبا کرتی ہیں اور بعض اَوقات اِتنے بڑھالیتی ہیں کہ اُنہیں دیکھ کر وحشت اور کراہیت ہوتی ہے حال آں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی مُمانعت فرمائی ہے اور چالیس (۴۰) دن سے زیادہ ناخن یا جسم کے دیگر زائد بالوں کو کاٹے بغیر رکھنے سے منع کیا ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَصَّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمَ الْأَظْفَارِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ وَنَتْفَ الْإِبْطِ لَا يُتْرَكُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا"۔[2]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، زیرِ ناف بالوں اور بغل کے بالوں کی صفائی میں ہمارے لیے وقت مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا اُنہیں چالیس (۴۰) دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

ایک روایت میں اِس کی بڑی سخت بیان کی گئی ہے۔ چناں چہ حدیث میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَنْ لَّمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ وَيُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ وَيَجُزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا"۔[3]

---

[1] (سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب السواک من الفطرۃ، ج۱، ص۱۸۔۱۹، طبع حسن، لاہور)

[2] (جامع الترمذی، ابواب الآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی توقیت فی تقلیم الاظفار واخذ الشارب، ج۲، ص۱۰۳، طبع قدیمی، کراچی)

[3] (مسند احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث رجل من بنی غفار، ج۳۸، ص۲۶۴، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ: جو زیرِ ناف بالوں کو صاف نہ کرے، ناخن نہ کاٹے اور مونچھیں کم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلطَّهَارَاتُ أَرْبَعٌ: قَصُّ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالسِّوَاكُ"۔ (1)

ترجمہ: طہارت (کامل درجہ کی) چار (۴) ہیں:

① مونچھیں تراشنا۔ ② زیرِ ناف بال صاف کرنا۔ ③ ناخن کاٹنا۔ ④ مسواک کرنا۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے آسمان کی کسی خبر (یعنی آخرت کے اُمور میں سے) کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"تَسْأَلُنِي عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَتَدَعُ أَظْفَارَكَ كَأَظْفَارِ الطَّيْرِ تَجْتَمِعُ فِيهَا الْخَبَاثَةُ وَالتَّفَثُ"۔ (2)

ترجمہ: تم مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں دریافت کر رہے ہو اور تم نے اپنے ناخن پرندے کے پنجوں کی طرح چھوڑ (یعنی بڑھا) رکھے ہیں، اُن ناخنوں میں گندگی اور میل کچیل جمع ہو رہا ہے۔

"مسند اَحمد" کی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

"يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ وَالتَّفَثُ"۔ (3)

ترجمہ: اِن ناخنوں میں جنابت، گندگی اور میل کچیل جمع ہوتا ہے۔

ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی وہم میں پڑنے کی وجہ بھی اِسی کو قرار دیا کہ: لوگ ناخن نہیں کاٹتے تو مجھے وہم ہو جاتا ہے۔ چناں چہ اِرشاد فرمایا:

"مَا لِي لَا أُوهِمُ وَرُفْغُ أَحَدِكُمْ بَيْنَ أُنْمُلَتِهِ وَظُفْرِهِ"۔ (4)

---

(1) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث ابی درداء رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱۰، ص ۸۰، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الخاء، سلیمان بن فروخ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ، ج ۳، ص ۱۰۲۳، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(3) (مسند احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، ج ۳۸، ص ۵۲۲، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(4) (کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الطہارۃ، باب ازالۃ الوسخ الذی فی الاظفار، ج ۱، ص ۱۳۹، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ: مجھے کیوں وہم نہ ہو جب کہ تم میں سے کسی کی اُنگلیوں کے پوروں اور اُس کے ناخنوں کے درمیان میل کچیل بھرا ہوتا ہے۔

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا حتّٰی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس میل کچیل کے بارے میں بھی دریافت کیا جو ناخنوں کے نیچے ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ"۔ (1)

ترجمہ: جو تمہیں شک میں ڈالے اُسے ترک کر دو اور وہ چیز اِختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ کسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام کے تاخیر سے آنے کی وجہ دریافت کی گئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"وَلِمَ لَا يُبْطِئُ عَنِّي وَأَنْتُمْ حَوْلِي لَا تَسْتَنُّونَ وَلَا تُقَلِّمُونَ أَظْفَارَكُمْ وَلَا تَقُصُّونَ شَوَارِبَكُمْ وَلَا تُنَقُّونَ رَوَاجِبَكُمْ"۔ (2)

ترجمہ: حضرت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آنے میں بھلا کیوں تاخیر نہ کریں گے جب کہ تم میرے گرد اِس طرح ہو کہ تم دانت صاف نہیں کرتے، اپنے ناخن نہیں کاٹتے، اپنی مونچھیں کم نہیں کرتے اور اپنی اُنگلیوں کے جوڑوں کو صاف نہیں کرتے۔

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ: ناخن کا بڑھانا اور اُنہیں کئی کئی ہفتوں تک چھوڑے رکھنا خصائلِ فطرت اور سنّت کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے بالکل پسند نہیں فرمایا۔ بالخصوص جب کہ اِسے نہ کاٹے ہوئے چالیس (۴۰) دن سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہو تو اِنسان گناہ گار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کے دن اُس کے کاٹنے کا اِہتمام کیا کرتے تھے۔

چناں چہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يَرُوحَ إِلَى الصَّلَاةِ"۔ (3)

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الواو، راشد بن ابی راشد عن وابصہ، ج ۱۵، ص ۱۷۰۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (مسند احمد، مسند اہل بیت رضی اللہ عنہم، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۳، ص ۱۸، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(3) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، ج ۱، ص ۲۶، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے
اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹتے تھے۔

پس! اِسی لیے بہتر یہی ہے کہ: ہر جمعہ کے دن جسمانی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہوئے ناخن کاٹ لیے جائیں تا کہ اُن کے لمبے اور میل کچیل کا گھر بننے کا موقع ہی نہ ملے۔ ایک روایت میں جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کا فائدہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ مِنَ السُّوْءِ إِلَى مِثْلِهَا"۔ [1]

ترجمہ: جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹے وہ اَگلے جمعہ تک ہر بُرائی سے بچالیا جائے گا۔

(۱۲) بارہویں خامی: عورت کا بے پردہ ہونا

عورت کے لیے ایک بڑا عیب اُس کا بے پردہ و بے حجاب ہوکر نامحرموں کے سامنے آنا ہے حال آں کہ "عورت" تو کہتے ہی اُس چیز کو ہیں جس کو چھپایا جائے، اِسی لیے خواتین کو "مستورات" بھی کہا جاتا ہے یعنی مخفی رہنے والی۔ پس! عورت اگر پردہ اور حجاب کی ساری حدود کو پھلانگ کر بے حجابانہ مَردوں کے سامنے آنے لگے تو وہ "عورت" اور "مستورات" کہاں کہلائی جاسکتی ہے؟!!

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اِس بات کا حکم دیا ہے کہ: وہ اپنے جسم کی زیب وزینت اور خوبصورتی کو مَردوں کی نگاہوں میں آنے سے مخفی رکھیں اور بطورِ خاص چہرہ جو کہ عورت کے حُسن کا اَصل مرکز اور اُس کی خوبصورتی کا عکاس ہوتا ہے اُسے بھی چھپائیں۔

چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

"يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ" ـــ الآية [2]

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اُوپر جھکا لیا کریں۔ [3]

---

[1] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد الرحمن، ج ۵، ص ۷۵ ۳، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

[2] (سورۃ الاحزاب ۵۹)

[3] (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ احزاب، رقم الآیۃ ۵۹، ص ۸۳۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(۱۳) تیرہویں خامی: لباس و پوشاک میں برہنگی اِختیار کرنا

عورت کا اپنے لباس و پوشاک میں برہنگی اِختیار کرنا اُس کی ایک بہت بڑی خامی اور عیب ہے جس کی وجہ سے خود اُسی کا ہی نہیں بل کہ پورے مُعاشرے کا نقصان ہوتا ہے۔ ماحول و معاشرے میں بے حیائی اور عُریانی پھیلتی ہے، لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں، بدنظری عام ہوتی ہے، بدکاری اور زنا کاری کے راستے ہموار ہوتے ہیں اور یوں پورے مُعاشرے پر اللہ کا عذاب اور قہر نازل ہونے کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ!! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لباس کا اَصل مقصد "ستر پوشی" بیان کیا ہے۔ پس! ایسے کپڑے جنہیں پہننے کے باوجود بھی اِنسان کے سَتر کے اَعضاء نہ چھپتے ہوں اُن کو شرعی لباس نہیں کہا جاسکتا، اگرچہ وہ لباس دیکھنے میں کتنا ہی خوبصورت اور اور قیمت میں کتنا مہنگا ہی کیوں نہ ہو، اِس لیے کہ اُس میں لباس کا اَصل مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا۔ (۱)

یہی وجہ ہے کہ: اَحادیث میں ایسے برہنگی کے لباس پہننے والی خواتین کو نبی کریم ﷺ نے کپڑے پہننے کے باوجود بھی برہنہ ہی قرار دیا ہے۔ روایات ملاحظہ فرمائیں:

ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا"۔ (۲)

ترجمہ: دوزخیوں کی دو (۲) قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا:

① ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو اُس سے ماریں گے۔

② دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں،

---

(۱) (تکملہ فتح الملہم، کتاب اللباس والزینۃ، ج ۴، ص ۸۸، طبع دار العلوم کراچی، کراچی)

(۲) (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

چست اور اِس قدر باریک ہوگا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی۔) مردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مردوں کی طرف مائل ہوں گی، اُن کے سر بختی (یعنی ایک مخصوص قسم کے) اُونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنّت میں نہ جائیں گی (اور جنّت میں جانا تو درکنار) اُس کی خوشبو بھی اُن کو نہ ملے گی حال آں کہ جنّت کی خوشبو اتنی دُور سے آرہی ہوگی۔

ایک حدیث میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

”إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ وَالْفُحْشُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ وَيَعْلُو التُّحُوتُ الْوُعُولَ“۔ (1)

ترجمہ: بے شک! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ: بخل اور بے حیائی ظاہر ہوجائے گی، اَمانت دار کو خائن اور خائن کو اَمانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی اور پہن کر بھی ننگی ہوں گی، معزز لوگ گرے پڑے لوگوں پر غالب آجائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلَى رُؤُسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ اِلْعَنُوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ“۔ (2)

ترجمہ: میری اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاووں کی طرح زِینوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر اُتریں گے، اُن کی عورتیں کپڑا پہنی ہوئی ننگی ہوں گی، اُن کے سروں پر بختی کمزور اُونٹوں کے کوہانوں کی مانند چیز ہوگی، اُن پر لعنت کرو کیوں کہ وہ ملعون (اللہ کی رحمت سے دُور) ہیں۔

---

(1) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، ج ۱، ص ۳۰۳، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(2) (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ رضی اللہ عنہم، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، ج ۱۱، ص ۶۴۶، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

لباس میں برہنگی کی صورتیں

لباس میں برہنگی کی عموماً تین (۳) طرح کی صورتیں ہوتی ہیں:

① چھوٹا ہونا

یعنی کپڑا اِتنا مختصر اور چھوٹا ہو کہ اُسے پہننے کے باوجود بھی سَتر کھلا رہ جائے۔ جیسے پیٹ کھلا ہوا ہو، پیٹھ پیچھے سے نظر آ رہی ہو، ہاف آستین والے کپڑے میں کلائیاں یا بازو نظر آ رہے ہوں، پائنچے ٹخنوں سے اُوپر کرنے کی وجہ سے پنڈلیاں نظر آ رہی ہوں، گلا بڑا ہونے کی وجہ سے سینہ نمایاں ہو رہا ہو، سر پر دوپٹہ نہ ہونے یا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بال نظر آ رہے ہوں۔ یہ سب بے سَتری اور برہنگی کی صورتیں ہیں جو عورتوں کے کپڑوں میں عام نظر آتی ہیں، جو شرعاً جائز نہیں۔

② باریک ہونا

یعنی کپڑا اِس قدر پتلا اور باریک ہو کہ اُسے پہننے کے بعد بھی جسم جھلکتا ہو۔ چناں چہ اِس طرح کے کپڑے مارکیٹ میں عام ہیں اور عورتیں اُنہیں خرید رہی اور بنا رہی ہوتی ہیں کہ جن کو پہن کر اَندر کا جسم نظر آتا ہے، بال واضح ہوتے ہیں اور بعض اَوقات تو اَندرونی کپڑے بھی نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب برہنگی اور بے لباسی ہے جس کی وجہ سے اِنسان کپڑا پہننے کے باوجود برہنہ ہوتا ہے۔

③ چُست ہونا

یعنی کپڑا اِس قدر تنگ اور چُست ہو کہ جسم کا حُجم اور اُس کی بناوٹ، اُبھار اور نشیب و فراز بالکل واضح اور نمایاں ہو رہا ہو، یہ بھی برہنگی کی ہی ایک شکل ہے۔ [1]

تنبیہ: واضح رہے کہ!! جس طرح ایسے چست اور فٹنگ کے کپڑے پہننا جائز نہیں کیوں کہ اُن میں کھلی برہنگی نظر آتی ہے، اِسی طرح ایسے کپڑوں کے پہننے والے کو دیکھنا بھی جائز نہیں اگرچہ کپڑے موٹے ہی کیوں نہ ہو، اِس لیے کہ یہ کپڑوں کو دیکھنا نہیں بل کہ مستور اَعضاء کو ہی دیکھنا کہلاتا ہے۔ [2]

---

[1] (ماخوذ: اصلاحی خطبات، لباس کے شرعی اصول، ج۵، ص۳۰۰، طبع میمن اسلامک پبلشرز، کراچی)

[2] (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹، ص۶۰۳-۶۰۴، طبع صدیقیہ، مردان)

لباس میں برہنگی کی مندرجہ بالا تینوں صورتیں جائز نہیں، اَحادیثِ طیبہ میں اِس کی مُمانعت کی گئی ہے۔ چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

❁ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کپڑا عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا:

"اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ"۔ اِس کے دو ٹکڑے کرلو، ایک سے قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو تاکہ وہ اِس کا دوپٹہ بنالے۔ جب حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا"۔ اپنی بیوی سے کہنا کہ: اِس کے نیچے کپڑا لگالے تاکہ یہ دوپٹہ پہن کر اُس کے بال ظاہر نہ ہوں۔ ❶

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ:

ایک دفعہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُنہوں نے باریک کپڑا پہنا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور اِرشاد فرمایا: "إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا"۔ ❷

ترجمہ: اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اُس کے اِن اِن اَعضاء یعنی چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ نظر آئے۔

❁ ایک روایت میں ہے کہ: ایک دفعہ بنوتمیم کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، اُنہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا:

"إِنْ كُنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَيْسَ هٰذَا بِلِبَاسِ الْمُؤْمِنَاتِ
وَإِنْ كُنْتُنَّ غَيْرَ مُؤْمِنَاتٍ فَتَمَتَّعِينَهُ"۔ ❸

ترجمہ: اگر تم واقعی مؤمن عورتیں ہو تو سُن لو کہ: یہ ایمان والی عورتوں کا لباس نہیں ہے اور اگر تم مؤمن نہیں ہو تو ٹھیک ہے، اِن کپڑوں سے بھلے فائدہ حاصل کرتی رہو۔

---

❶ (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس القباطی للنساء، ج ۲، ص ۲۱۴، طبع حسن، لاہور)

❷ (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی ما تبدی المرأۃ من زینتھا، ج ۲، ص ۲۱۲، طبع حسن، لاہور)

❸ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ ۵۹، ج ۱۴، ص ۲۴۴، طبع دار الکتب المصریۃ، القاہرۃ)

ایک دفعہ حفصہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی تھیں) باریک دوپٹہ اُوڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ دوپٹہ لے کر پھاڑ دیا اور ایک موٹا دوپٹہ پہنا دیا۔ (1)

فائدہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو صرف ایک باریک کپڑے اور دوپٹہ دیکھا تھا اور غصہ میں آکر اُسے پھاڑ ڈالا تھا، آج تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا، اِسلام سے رشتہ جوڑنے والی خواتین اپنا دوپٹہ اور ستر چھپانے کے کپڑے ہی اُتار چکی ہیں اور اپنے جسم کے اَنگ اَنگ کا زمانے کو نظارہ کرانے کے درپے ہیں۔ خود سوچ لیجیے کہ!! اُنہیں دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کیا رَدِّ عمل ہوگا؟!!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبطی موٹا کپڑا (جو جالی دار وغیرہ ہونے کی وجہ سے اُس کو پہن کر جسم جھلکتا تھا) عنایت فرمایا۔ وہ کپڑا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ میں دیا تھا، میں نے جا کر اپنی بیوی کو پہنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: "مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ"؟ وہ قبطی کپڑے کا کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں پہن رہے؟ میں نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اپنی بیوی کو پہنا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا"۔ اُنہیں کہہ دو کہ: اُس کے نیچے موٹا کپڑا لگا لیں کیوں کہ مجھے خوف ہے اُن کپڑوں میں سے اُن کے جسم کی ہڈیوں کا حجم نمایاں نہ ہو۔ (2)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْتَسِيْ وَهُوَ عَارٍ يَعْنِي الثِّيَابَ الرِّقَاقَ"۔ (3)

ترجمہ: بے شک! اِنسان پتلے اور باریک کپڑے پہننے کی وجہ سے کپڑا پہننے کے باوجود بھی برہنہ ہوتا ہے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ: صرف سَتر کو ڈھانکنا ہی ضروری نہیں بل کہ اُس کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپانا بھی ضروری ہے۔ پس! اگر کپڑا سَتر پر موجود ہو لیکن دیکھنے والوں کی نگاہیں اَندر کے

---

(1) (موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ما یکرہ للنساء لبسہ من الثیاب، ص ۷۰۸-۷۰۹، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۳۶، ص ۱۲۰، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(3) (شعب الایمان، باب فی الملابس والزی، فصل فی کراہیۃ لبس الشہرۃ من الثیاب فی النفاسۃ، ج ۸، ص ۲۷۷، طبع الرشد، الریاض)

بدن کی بناوٹ اور اُس کی رَنگت کو دیکھ رہی ہوں تو وہ کپڑا شرعی کپڑا نہیں کہلاتا۔لہٰذا نہ ایسے کپڑے پہننا جائز ہے اور نہ ایسے لباس میں ملبوس خواتین کو دیکھنا جائز ہے۔

(۱۴) چودہویں خامی: گفتگو میں نزاکت اور سُریلا پن ظاہر کرنا

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ: وہ اَجنبی مَردوں سے گفتگو میں اپنی فطری نزاکت اور آواز کے سریلے پن کو ظاہر کرے کیوں کہ اِس سے مَرد کے دل میں عورت کی جانب میلان پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝" (۱)

ترجمہ: تم نزاکت کے ساتھ بات مَت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بے جا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں رُوگ ہوتا ہے اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔ (۲)

(۱۵) پندرہویں خامی: خوشبو لگا کر باہر نکلنا

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ: وہ تیز خوشبو لگا کر نامحرموں کے سامنے جائے کیوں کہ اُس کی وجہ سے وہ مَردوں کی نگاہوں میں آتی ہے اُن کی توجہ عورت کی جانب مائل ہوتی ہیں اور یقیناً یہ عورت کے پردے اور اُس کی شرم وحیاء کے سَراسَر خلاف ہے کہ کوئی اَجنبی مَرد اُس کی جانب مائل ہو۔ اِسی لیے حدیث میں عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے سے بڑے سخت الفاظ میں منع کیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً"۔ (۳)

ترجمہ: ہر (شہوت کی نگاہ سے دیکھنے والی) آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر (مَردوں کی) مجلس سے گزرے تو وہ زانیہ ہے۔

---

(۱) (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، ۳۲) (۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ احزاب، رقم الآیہ ۳۲، ص ۸۲۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(۳) (جامع الترمذی، ابواب الآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی کراہیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ج ۲، ص ۱۰۶-۱۰۷، طبع قدیمی، کراچی)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِيْ شُهْرَةٍ مِنَ الطِّيْبِ فَيَنْظُرُ الرِّجَالُ إِلَيْهَا إِلَّا لَمْ تَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللهِ حَتّٰى تَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهَا"۔ (1)

ترجمہ: کوئی عورت جو پھیلنے والی خوشبو میں (گھر سے) نکلے جس کی وجہ سے مرد اُس کی جانب دیکھنے لگ جائیں تو وہ عورت مسلسل اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ آجائے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ يُوْجَدُ رِيْحُهَا فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَغِيِّ"۔ (2)

ترجمہ: جو عورت ایسی خوشبو لگائے جس کی خوشبو (نامحرموں کو) محسوس ہو تو وہ زانیہ کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِيْ شَنَارٍ"۔ (3)

ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ ہے جو اُسے عار اور عیب میں مبتلا کردے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کسی ایسی عورت سے ہوئی جو خوشبو لگائی ہوئی مسجد کے اِرادے سے جارہی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا:

"يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيْدِيْنَ؟" اے جبار کی باندی! تمہارا کہاں کا اِرادہ ہے؟ اُس نے کہا: مسجد۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مسجد جانے کے لیے خوشبو لگائی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرمارہے تھے: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ

---

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب المیم، میمونہ بنت سعد خادمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱۷، ص ۵۹۴۰، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۷۴، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(3) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۸، ص ۱۹۷، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتّٰى تَغْتَسِلَ "۔ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد جائے تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ غسل (کر کے اپنی خوشبو کو مکمل ختم) نہ کر لے۔ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ"۔ (2)

ترجمہ: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو اور عورتوں کے لیے وہ خوشبو ہے جس کی رنگ تیز اور خوشبو کم ہو۔

(۱۶) سولھویں خامی: بلا ضرورت باہر گھومتے پھرنا

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ: وہ بغیر کسی مجبوری اور ضرورت کے گھر سے باہر گھومنے پھرنے کو اِختیار کرے کیوں کہ یہ اُس کے مقصدِ تخلیق اور اُس کی فطرت و جبلّت کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو" اَندرونِ خانہ" یعنی گھر کے اَندر کے کاموں کی ذمہ داری دی ہے جب کہ مَردوں کو" بیرونِ خانہ" یعنی گھر سے باہر کے کاموں کا مکلّف بنایا ہے۔ لہٰذا عورت کو گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائضِ منصبی کو پورا کرنے کا حد درجہ اِہتمام کرنا چاہیے۔ اِسی میں اُس کی بھلائی اور حقیقی عزّت ہے اور اِسی سے ہی مُعاشرہ پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى "۔۔۔ الآیۃ (3)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔ (4)

ایک حدیث میں ہے کہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ "۔ (5)

---

(1) (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ النساء، ص ۲۸۸، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (جامع الترمذی، ابواب الآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی طیب الرجال والنساء، ج ۲، ص ۱۰۷، طبع قدیمی، کراچی)

(3) (سُوْرَةُ الْأَحْزَاب، ۳۳)

(4) (آسان ترجمہ قرآن، از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۃ احزاب، رقم الآیۃ ۳۳، ص ۸۲۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(5) (جامع الترمذی، ابواب الرضاع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب بلا ترجمہ، ج ۱، ص ۲۲۲، طبع قدیمی، کراچی)

ترجمہ: عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے، پس! جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے (یعنی اُس کو مَردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے۔)

※ ایک حدیث میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں:

"اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَإِنَّ أَقْرَبَ مَا تَكُونُ إِلَى اللهِ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا"۔ (1)

ترجمہ: عورت چھپائے جانے کی چیز ہے اور جب وہ گھر سے نکل جائے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور بے شک! عورت سب سے زیادہ اپنے ربّ کے قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اَندر ہوتی ہے۔

※ ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اِحْبِسُوا النِّسَآءَ فِي الْبُيُوتِ فَإِنَّ النِّسَآءَ عَوْرَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ"۔ (2)

ترجمہ: عورتوں کو گھروں میں رُوک کر رکھو اِس لیے کہ عورت چھپائے جانے کی چیز ہے، جب وہ اپنے گھر سے نکل جائے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔

※ ایک اور روایت میں عورت کے گھر میں بیٹھنے کو اللہ کے راستے میں جہاد کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کچھ عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مَرد حضرات تو کئی فضیلتوں اور جہاد فِي سَبِيلِ الله میں (ہم سے) سبقت کر گئے۔ ہمارے لیے کیا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے ہم مجاہدین کے اَجر کو حاصل کر سکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَنْ قَعَدَ مِنْكُنَّ فِي بَيْتِهَا فَإِنَّهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ"۔

تم میں سے جو عورت اپنے گھر میں بیٹھے تو وہ مجاہد فِي سَبِيلِ الله کے اَجر کو پالیتی ہے۔ (3)

---

(1) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ موسیٰ، ج۹، ص ۳۳، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(2) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، فی الغیرۃ وما ذکر فیھا، ج۹، ص ۵۰۱، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(3) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج ۱۳، ص ۳۳۹، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُو زَوْجَهَا"۔ (1)

ترجمہ: میں اُس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے اور اپنے شوہر کے شکوے شکایت کرتی ہو۔

(۱۷) سترہویں خامی: عورت کا متکبر ہونا

تکبر ایک مُہلک اور اِنتہائی خطرناک مَرض ہے جس سے دُنیا و آخرت تباہ و برباد ہوجاتی ہے۔ اَحادیثِ طیبہ میں اس کی بڑی سخت مذمّت اور شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مَردوں عورتوں سب ہی کے لیے اِس کی قطعاً مُمانعت ہے اور بطورِ خاص عورتوں کو بھی اِس بُرے اور مذموم وصف کے اِختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اِسی لیے عورت کی ایک بُری صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ: اُس کے اَندر تکبر اور غرور ہو۔ حسب و نسب، مال یا حُسن و جمال وغیرہ کے فخر اور گھمنڈ میں مبتلاء ہو، ایسی عورت کی نگاہ میں دوسروں کی تحقیر ہوتی ہے، وہ کسی مقام اور مرتبہ کے حامل شخص کو حتّٰی کہ خود اپنے شوہر ہی کو عزّت دینے اور اُسے کسی قابل سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ: ایسی عورت کسی کے کیا کام آسکتی ہے اور اِس سے کیا خیر کی توقع رکھی جاسکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ: حدیث میں ایسی عورت کو بدترین اور منافق عورت قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ"۔ (2)

ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زِینت کو (نامحرموں کے سامنے) ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ فَعَسٰى حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ

---

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، ابوعبداللہ الجدلی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۶ص ۵۲۵ ۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی رحمہ اللہ، کتاب النکاح، باب استحباب التزویج بالودود الولود، ج ۷، ص ۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَلَا تَنْكِحُوا النِّسَآءَ لِأَمْوَالِهِنَّ فَعَسٰى أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ"۔ (1)

ترجمہ: عورتوں سے اُن کے حُسن کی وجہ سے نکاح مَت کرو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ اُن کا حُسن اُنہیں (ہلاکت میں) گرادے اور عورتوں سے اُن کے مالوں کی وجہ سے نکاح مَت کرو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ اُن کے اَموال اُنہیں سرکشی میں مبتلا کردیں۔

(۱۸) اٹھارہویں خامی: زبان دراز ہونا

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ: وہ زبان دراز ہو، شوہر کے ساتھ بدزبانی کرتی ہو اور یہ یقیناً ایسی بڑی خامی ہے کہ: جس کی وجہ سے وہ عورت نہ خود راحت وسکون کی زندگی گزارتی ہے اور نہ ہی شوہر کو گزارنے دیتی ہے، وہ خود بھی اور اُس کا شوہر اور تمام گھر والے ہر وقت کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی اَذیت اور کوفت کے شکار رہتے ہیں، ایسی عورت کبھی اپنے شوہر کے دل میں اپنا مقام نہیں بنا پاتی، ایسی عورت خواہ کتنی ہی حسین وجمیل اور کھانے پکانے، سینے پرونے میں ماہر اور تجربہ کار ہو لیکن یہی ایک "زبان درازی" کی خامی اُس کی ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی اِس خامی کو شقاوت اور بدبختی کی علامت قرار دیا ہے۔ چناں چہ اِرشاد فرمایا:

"وَمِنَ الشَّقَاوَةِ: اَلْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْؤُكَ وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ"۔ (2)

ترجمہ: بدبختی میں سے (ایک چیز) عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں بُرا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے:

"مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيْدَةِ اللِّسَانِ"۔ (3)

ترجمہ: کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اَخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بذات الدین، ج ۷، ص ۱۲۸، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۱۷۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(3) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، المرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج ۹، ص ۳۲۹، مؤسسہ علوم القرآن، بیروت)

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الزَّ واجر" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ایک حدیث نقل کی ہے کہ:

"أَرْبَعَةٌ مِنَ النِّسَآءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَرْبَعَةٌ فِي النَّارِ" ۔ چار (۴) طرح کی عورتیں جنّت میں اور چار (۴) جہنّم میں ہوں گی: پھر اُن کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وہ چار (۴) عورتیں جو جنّت میں ہوں گی اُن میں سے ایک وہ ہے جو عفیف و پاک دامن ہو، اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو۔ (دوسری وہ عورت ہے جو) خوب بچے جننے والی ہو، اپنے شوہر کے ساتھ تھوڑے سے مال پر صبر و قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔ (تیسری وہ عورت ہے جو) شرم و حیاء رکھتی ہو، شوہر کی عدمِ موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو اور شوہر کی موجودگی میں اُس کے ساتھ بدزبانی کرنے والی نہ ہو۔ (چوتھی وہ عورت ہے) جس کے شوہر کا اِنتقال ہو گیا ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں لیکن اُس نے اپنی اولاد پر شفقت کی وجہ سے اپنے آپ کو شادی سے رُوک کر رکھا اور اُن بچوں کی تربیت کی اور اُن کے ساتھ اچھا سُلوک کیا اور اِس خوف سے نکاح نہیں کیا کہیں وہ بچے ضائع نہ ہو جائیں۔ اور وہ چار (۴) عورتیں جو جہنّم میں ہوں گی اُن میں سے ایک وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ بدزبانی کرنے والی ہو، جب شوہر موجود نہ ہو تو اپنے نفس کی حفاظت نہ کرتی ہو اور جب شوہر آ جائے تو اُس کو اپنی زبان سے تکلیف و اَذیت دیتی ہو اور (دوسری) وہ عورت جو اپنے شوہر کو اُس کی طاقت سے زیادہ (کمانے اور چیزیں خرید خرید کر لانے) کا پابند بناتی ہو۔ اور (تیسری) وہ عورت جو اپنے آپ کو مَردوں سے چھپاتی نہ ہو اور اپنے گھر سے مُزیّن و آراستہ ہو کر نکلتی ہو۔ اور (چوتھی) وہ عورت جس کو سوائے کھانے، پینے اور سونے کے کوئی کام نہ ہو اور اُسے نماز میں اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت میں اور اپنے شوہر کی فرماں برداری میں کوئی دلچسپی و رُغبت نہ ہو۔ [1]

---

[1] (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الکبیرۃ الثمانون بعد المائتین، ج ۲، ص ۶۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۱۹) انیسویں خامی: مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونا

عورت کی ایک بڑی خامی اور عیب یہ ہے کہ: وہ مَردوں کی عقل اور اُن کے ہوش وحواس پر غالب اور مسلّط ہوجائے۔ اُن کی عقلوں کو ماؤف کرکے رکھ دے، جس کی وجہ سے وہ سمجھ دار اور عقل ودانش کے حامل ہونے کے باوجود سوچنے سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے سے محروم اور عاجز ہوجائیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشادفرمایا:

”مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ“۔[1]

ترجمہ: میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مَرد کی عقل کا (اُڑا) لے جانے والا نہیں دیکھا۔

علّامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک نصیحت نقل فرمائی ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھی:

”يَا بُنَيَّ امْشِ وَرَآءَ الْأَسَدِ وَالْأَسْوَدِ وَلَا تَمْشِ وَرَآءَ امْرَأَةٍ“۔[2]

ترجمہ: اے میرے بیٹے! شیر اور سانپ کے پیچھے چلو لیکن عورت کے پیچھے مت چلنا۔

عورت کے پیچھے چلنے کے دو (۲) مطلب ہوسکتے ہیں:

① عورت کے پیچھے چلنے کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ: اُس کے بلانے اور گناہ کی دعوت دینے پر یا اَزخود گناہ کے اِرادے سے اُس کے پیچھے جانا۔

② ایک دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ: اِنسان اپنی عقل ودانش، فہم وذکاوت اور سمجھ بوجھ کو پس پشت ڈال کر عورت کے کہنے اور اُس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے پر آجائے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں تباہی وبربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۲۰) بیسویں خامی: شوہر کی نافرمانی کرنا

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ: وہ اپنے شوہر جس کو اللہ نے اُس پر حاکم اور قوّام مقرر

---

[1] (صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ج ۱ ص ۴۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[2] (الزھد لاحمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، زھد سلیمان علیہ السلام، ص ۵۲، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فرما کر عورت کو اُس کی اطاعت کا حکم دیا ہے، وہ اُسی کی نافرمانی کرنے لگے اور اُس کی اِطاعت سے مُنحرف ہو جائے۔ اَحادیثِ طیبہ میں شوہر کی نافرمانی کرنے کی بڑی سخت وعیدیں ذکر کی گئی ہیں۔

چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِيْ وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِيْ سَخَطِ اللهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ"۔ (1)

ترجمہ: جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کر کے اُس) کے چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ شوہر کو راضی کر کے ہنسا نہ دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکل جائے تو اُس کے لوٹنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ إِمَامٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَعْصِيْ زَوْجَهَا وَعَبْدٌ آبِقٌ مِنْ سَيِّدِهِ"۔ (2)

ترجمہ: تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جن کی نماز اُن کے سر سے اُوپر بھی نہ جائے گی (یعنی قبول نہ ہوگی) ایک وہ اِمام جو کسی قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، تیسرا وہ غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائے۔

حضرت عمرو بن حارث مصطلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ کہا جاتا تھا:

"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اِثْنَانِ: اِمْرَأَةٌ تَعْصِيْ زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ"۔ (3)

---

(1) (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الکبیرۃ الثمانون بعد المائتین، ج ۲، ص ۶۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ما حق الزوج علی امرأتہ، ج ۹، ص ۳۲۴، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

(3) (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ما حق الزوج علی امرأتہ، ج ۹، ص ۳۲۴، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

ترجمہ: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب دو (۲) افراد کو دیا جائے گا: ایک تو وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اور دوسرا کسی قوم کا وہ امام جس کو لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

(۲۱) اکیسویں خامی: شوہر کے تقاضہ جنسی کو پورا نہ کرنا یا اُس میں تاخیر کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ"۔ (۱)

ترجمہ: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (ہمبستری کے لیے) بلائے اور وہ اِنکار کردے جس کی وجہ سے شوہر اُس سے ناراض ہو کر سو جائے تو فرشتے صبح تک اُس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَاتِ"۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے "مُسَوِّفَات" عورتوں پر۔ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! "مُسَوِّفَات" کون سی عورتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اَلَّتِيْ يَدْعُوْهَا زَوْجُهَا إِلَى فِرَاشِهَا فَتَقُوْلُ: سَوْفَ حَتّٰى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ"۔ وہ جس کا شوہر اُسے بستر پر بلائے تو وہ کہے: "میں اَبھی آئی" یہاں تک کہ اِسی میں شوہر کی آنکھ لگ جائے۔ (۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسَوِّفَةَ وَالْمُفَسِّلَةَ"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مُسَوِّفَة" اور "مُفَسِّلَة" پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر اس کی تفسیر فرمائی کہ: مُسَوِّفَة اُس عورت کو کہتے ہیں کہ: جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے کہ: عنقریب ابھی آئی۔ اور مُفَسِّلَة وہ ہے کہ: جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے کہ: میں تو حائضہ ہوں حال آں کہ وہ حائضہ نہ ہو۔ (۳)

---

(۱) (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء، ج ۱ ص ۴۵۹، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(۲) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبد اللہ، ج ۵ ص ۱۹۹، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(۳) (مسند ابو یعلی موصلی، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شہر بن حوشب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ج ۱۱ ص ۵۴، طبع دار المامون للتراث، دمشق)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ“۔ (1)

ترجمہ: قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق اَدا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق اَدا نہ کرے اور اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (ہمبستری) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیے کہ منع نہ کرے اگر چہ وہ پالان کی لکڑی کی پُشت (یعنی اُونٹ) ہی پر کیوں نہ سوار ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَیُّمَا امْرَأَةٍ صَامَتْ بِغَیْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا فَأَرَادَهَا عَلٰی شَیْءٍ فَامْتَنَعَتْ عَلَیْهِ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهَا ثَلَاثًا مِنَ الْكَبَائِرِ“۔ (2)

ترجمہ: جس عورت نے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر رُوزہ رکھا، پس! شوہر نے اُس سے کچھ کرنا چاہا اور اُس نے منع کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُس عورت پر تین (۳) کبیرہ گناہ لکھ دیتے ہیں۔

(۲۲) بائیسویں خامی: بداَخلاق ہونا

بداَخلاقی خواہ مَرد کے اَندر ہو یا عورت میں، بہرحال ایک بہت بڑا اِنسانی عیب ہے جس کی وجہ سے زندگی کا سُکون ختم ہوجاتا ہے اور اِنسان خالق ومخلوق دونوں کی نزدیک بُرا بن جاتا ہے۔ عورتوں کو بھی بطورِ خاص اِس وصفِ قبیح سے رُوکا اور منع کیا گیا ہے کیوں کہ اُن کی بداَخلاقی کا اَثر اُن کے پورے گھرانے اور خاندان پر پڑتا ہے بل کہ اَولاد کی صحیح تربیت نہ ہوسکنے کی وجہ سے نسلوں تک اُس کا بُرا اَثر جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے اَحادیثِ طیبہ میں بداَخلاق عورت کو بدترین عورت قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے:

”مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَیِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِیْدَةِ اللِّسَانِ“۔ (3)

---

(1) (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، ص ۱۳۳، طبع قدیمی، کراچی)

(2) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، ج ۱، ص ۴۴، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(3) (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، المرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج ۹، ص ۳۲۹، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)

ترجمہ: کسی شخص نے اللہ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اَخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ثَلَاثَةٌ یَدْعُوْنَ فَلَا یُسْتَجَابُ لَھُمْ: رَجُلٌ أَعْطٰی سَفِیْھًا مَالَهٗ وَقَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَھَآءَ أَمْوَالَکُمْ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَیِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ یُطَلِّقْھَا أَوْ لَمْ یُفَارِقْھَا وَرَجُلٌ کَانَ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ یُشْھِدْ عَلَیْهِ"۔ [1]

ترجمہ: تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جو دُعا مانگتے ہیں لیکن اُن کی دُعا قبول نہیں کی جاتی: ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بے وقوف کو دیا ہو (کیوں کہ یہ مال کا ضیاع ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: بے وقوفوں کو اپنا مال مَت دو۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس بداَخلاق عورت ہو (اور اُس کی وجہ سے اُس کا دینی اور دُنیاوی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہو) لیکن وہ اُس عورت کو طلاق نہ دے اور تیسری وہ عورت جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اُس نے اُس معاملے پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو۔

(۲۳) تئیسویں خامی: شوہر کو ناراض کرنا

شوہر کو ناراض کرنا عورت کی ایک بہت بڑی خامی ہے جس کی وجہ سے عورت ایک بڑے گناہ کی مُرتکب ہوتی ہے۔ اللہ اور اُس کے بندے کی نافرمان بنتی ہے۔ اُس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، نماز اور دیگر اَعمال قبول نہیں ہوتے۔

حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ لَھُمْ صَلَاةٌ وَلَا یُرْفَعُ لَھُمْ إِلَی السَّمَآءِ عَمَلٌ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِیْهِ حَتّٰی یَرْجِعَ فَیَضَعَ یَدَهٗ فِیْ أَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا حَتّٰی یَرْضٰی وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ"۔ [2]

---

[1] (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، المرأۃ الصالحۃ والسیئۃ الخلق، ج ۹، ص ۳۳۰، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

[2] (شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنہ منھا، ج ۷، ص ۱۰، مطبع ارشد، الریاض)

ترجمہ: تین (۳) افراد ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی اُن کا کوئی عمل آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے: ایک وہ غلام جو اپنے مالکان کو چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا ہو، جب تک کہ وہ واپس آکر اپنا ہاتھ مالکان کے ہاتھ میں نہ دے دے، دوسری وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو یہاں تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے اور تیسرا نشہ میں مبتلا شخص جب تک کہ وہ صحیح نہ ہو جائے۔

(۲۴) چوبیسویں خامی: لعن طعن کرنا

عورتوں کی ایک خامی حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ بکثرت لعن طعن کرتی ہیں۔ چناں چہ بہت سی عورتوں کے نزدیک لڑائی جھگڑے میں لعنت کرنا کوئی معیوب اور بُرا نہیں سمجھا جاتا، یہی وجہ ہے کہ: معمولی معمولی بات پر عورتیں ایک دوسرے کو اور بچوں کو کوستی ہوئی نظر آتی ہیں حال آں کہ شرعاً اور اَخلاقاً کسی طرح یہ دُرست نہیں اور اِس سے اِنسان کا خود اپنا وقار مجروح ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی جہنّم میں کثرت بیان کرتے ہوئے اُس کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ یہ بھی بیان فرمائی: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ"۔ یعنی تم لوگ لعن طعن بہت کثرت سے کرتی ہو۔ (۱)

(۲۵) پچیسویں خامی: مصائب و آلام میں بے صبری کا مظاہرہ کرنا

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ: وہ شدائد و مصائب میں صبر و تحمّل نہیں کرتیں اور بے صبری اور گلے شکوے کرنے لگتی ہیں، جزع فزع کرنا شروع کر دیتی ہیں، رونا دھونا، چیخنا چلّانا، نوحہ و بین کرنا اور غم کا ناجائز طریقہ اِختیار کرنے لگ جاتی ہیں، جس سے مصائب و آلام کے اَجر و ثواب سے محرومی بھی ہوتی ہے اور ہاتھ بھی کچھ نہیں آتا۔ عورتوں کی اِس "بے صبری اور عدمِ برداشت" کی صفت کو اَحادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

چناں چہ ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی اکثریت کو "فُسَّاق" اور "اَهْلِ نَار" قرار دیتے ہوئے اُس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ:

---

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ج۱ ص ۴۴ طبع یادگار شیخ کراچی)

"إِذَا أُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ"۔ (1)

ترجمہ: عورتوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ: جب اُنہیں کچھ دیا جاتا ہے تو شکر نہیں اَدا کرتیں اور جب مصائب میں مبتلا ہوتی ہیں تو صبر سے کام نہیں لیتیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ"۔ اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ جہنّم کے سب سے زیادہ اَیندھن ہوں گی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے میں عورتوں سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی۔ اِس لیے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيْتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ وَإِذَا ابْتُلِيْتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ"۔ اِس لیے کہ تم لوگوں کو جب دیا جاتا ہے تو تم شکر نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں لیتیں، جب تم سے کوئی چیز رُوک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنَعِّمِيْنَ"۔ اور تم لوگ نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اِحسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْمَرْأَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَتَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"۔ عورت کسی مَرد کے پاس (بیوی کی حیثیت) سے ہوتی ہے جس سے اُس کے دو یا تین (۲ یا ۳) بچے ہو جاتے ہیں اور وہ پھر بھی (شوہر سے) یہ کہتی ہے کہ: میں نے تو تمہارے اندر کبھی تھوڑی سی بھی خیر نہیں دیکھی۔ (2)

عورتوں کے نوحہ کرنے کی مذمت

عورتوں کی اِسی خامی یعنی بے صبری کا ہی نتیجہ ہے کہ: وہ کسی کی وفات پر نوحہ اور بین کرنے

(1) (مسند احمد، مسند المکیین، حدیث عبد الرحمن بن شبل، ج ۲۴، ص ۲۹۰، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الالف، عبد بن عثمان بن خثیم عن شہر بن حوشب، ج ۲۴، ص ۱۷۸، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

میں پیش پیش ہوتی ہیں اور کسی کی وفات پر عورتوں کی جانب سے گلے شکوے اور رنج وغم کے غلط انداز زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں حال آں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کی سختی سے مُمانعت فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ"۔ (1)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت اور نوحہ سننے والی عورت دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ"۔ (2)

ترجمہ: نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اِس حال میں اُٹھائی جائے گی کہ: اُس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کی چادر ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے (غزوۂ موتہ میں) شہید کردیئے جانے کی اِطلاع آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے اور میں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت) دروازے کے سُوراخ سے دیکھے جارہی تھی کہ: اِتنے میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: جعفر کے گھر کی عورتیں اِس طرح کررہی ہیں (یعنی اُس نے اُن کے رُونے کا ذکر کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے حکم فرمایا کہ: وہ جاکر اُنہیں منع کردے۔ وہ چلا گیا (تھوڑی دیر کے بعد) دوسری مرتبہ واپس آکر بتایا کہ: عورتیں نہیں مان رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اُس سے اِرشاد فرمایا: "اِنْهَهُنَّ"۔ جاؤ جاکر اُنہیں منع کردو۔ وہ چلا گیا اور جاکر منع کیا اور کچھ دیر کے بعد پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہا کہ: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اللہ کی قسم! وہ عورتیں ہم پر

---

(1) (سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی النوح، ج ۲، ص ۹۳، طبع حسن، لاہور)

(2) (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، فصل فی وعید النائحۃ اذا لم تتب، ج ۱، ص ۳۰۳، طبع یادگار شیخ، کراچی)

غالب آگئیں۔(یعنی وہ ہمارا کہنا نہیں مان رہی ہیں۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہے کہ یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: "فَاحْثُ فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ"۔ اُن عورتوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اُس شخص سے کہنے لگی: "أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لِمَا تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ"۔ اللہ تمہاری ناک خاک آلود کرے! تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اُس پر تم نے عمل کیوں نہیں کیا؟ اور تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رَنج پہنچانے کا سبب بنے۔ (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: جاؤ! ہمارے بہترین سلَف حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق ہو جاؤ، عورتیں رُونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رُونے والی) عورتوں کو کوڑے سے مارنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا: "دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ"۔ اُنہیں چھوڑ دو، رُونے دو۔ پھر عورتوں سے اِرشاد فرمایا: "وَإِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ"۔ تم لوگ اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے دُور رکھو (یعنی چلا چلا کر اور بیان کر کے ہرگز نہ رُونا) پھر فرمایا: "مَهْمَا كَانَ مِنَ الْقَلْبِ وَالْعَيْنِ فَمِنَ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةِ وَمَهْمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ"۔ جو کچھ آنکھوں سے (یعنی آنسو) اور دل سے (یعنی رَنج وغم) ظاہر ہو یہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے۔ (یعنی یہ چیزیں اللہ کی پسندیدہ ہیں) اور جو کچھ ہاتھوں سے (یعنی گریبان پھاڑنا، چہرہ نوچنا اور پیٹنا) اور زبان سے (نوحہ اور بین کرنا، گلہ شکوہ اور بے صبری کی باتیں کرنا) ظاہر ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جِنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ"۔ (3)

---

(1) (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من جلس عند المصیبۃ یعرف الحزن، ج ۱، ص ۱۷۳، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(2) (مسند احمد، مسند بنی ہاشم، مسند عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۵، ص ۲۱۶، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(3) (سنن ابن ماجہ، ابواب الجنائز، باب فی النہی عن النیاحۃ، ص ۱۱۳، طبع قدیمی، کراچی)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس جنازہ کے ہمراہ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ"۔ (1)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت اِس بات کا عہد لیا کہ: ہم نوحہ نہ کریں گے۔

فائدہ: یہ حقیقت ہے کہ: عورت ایک صنفِ نازک ہے اور اُس کے اَعضاء وجَوارح کی طرح اُس کی طبیعت اور مزاج میں بھی نزاکت اور کمزوری رکھی گئی ہے۔ لہٰذا اُس کے اَندر کسی غم یا صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمّت کم ہوتی ہے اِسی لیے عورت کے اَندر بے صبری اور عدمِ برداشت کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ: عورت کے لیے اگر وہ ہمّت وکوشش سے کام لے تو برداشت کرنا اور صبر کا دامن تھامنا کوئی مشکل نہیں رہتا اور وہ بہ آسانی رَضَاء بِالْقَضَاء کے درجہ کو حاصل کر سکتی ہے۔

(۲۶) چھبیسویں خامی: ناشکری کرنا

عورت کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ: وہ ناشکری اور ناقدری ہو، شکایت وناشکری کے کلمات ہر وقت اُس کی زبان پر ہوں، اِحسان فراموشی اُس کے مزاج وطبیعت کا حصہ بن جائے اور بڑے سے بڑے اِحسانات اُس کے نزدیک بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتے ہوں۔ ایسی عورتوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے سخت الفاظ میں مذمّت فرمائی ہے اور اُن کے لیے سخت وعیدیں بیان کی ہیں۔ چناں چہ کئی اَحادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنّم میں عورتوں کی کثرت بیان کر کے اِس کی وجہ عورتوں کی ناشکری اور اِحسان فراموشی بیان فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے عورتوں کو جہنّم کا ایندھن قرار دیا۔ کسی عورت کے سوال کرنے پر اِس کی وجہ یہ اِرشاد فرمائی:

"إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ"۔ (2)

---

(1) (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینھی من النوح والبکاء، ج ۱، ص ۱۷۵، طبع یادگارِ شیخ، کراچی)

(2) (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ رضی اللہ عنہم، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ج ۲۲، ص ۳۱۳، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ: کیوں کہ تم کثرت سے شکوے شکایت اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ"۔ [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُس عورت کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکرگزار نہ ہو (یعنی ناشکری کرتی ہو) حال آں کہ وہ شوہر سے مستغنی نہیں ہوتی۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُو زَوْجَهَا"۔ [2]

ترجمہ: میں اُس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے اور اپنے شوہر کے شکوے شکایت کرتی ہو۔

نوٹ: اِس سے متعلّق بہت سی اَحادیث وروایات عورتوں کی خوبیوں کے بیان میں صفحہ نمبر ۳۵ پر "شوہر کا شکر گزار ہونا" کے عنوان کے تحت گزر چکی ہیں، وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ البتہ یہاں یہ سمجھ لیجیے کہ: وہ کون سے اَسباب اور عوامل ہیں جن کی وجہ سے عورتوں میں ناشکری اور اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، اُنہیں پڑھیں اور بچنے کی کوشش کریں:

عورتوں میں ناشکری کے جذبات پیدا ہونے کی وجوہات

عورتوں میں ناشکری کے جذبات کیسے اور کیوں کر آتے ہیں؟ اِس کی کئی وجوہات ہیں۔ البتہ غور وتدبّر سے یہ سمجھ آتا ہے کہ: مندرجہ ذیل کچھ اِہم اُمور بطورِ خاص اِس کا سبب بنتے ہیں:

① عورتوں کا عورتوں کے ساتھ کثرت سے اِختلاط۔

② اپنے سے اُوپر درجے کے لوگوں کا دیکھنا۔

③ زیب وزِینت اور بناؤ سنگھار میں حد سے زیادہ اِنہماک۔

④ ڈراموں اور فلموں وغیرہ کا دیکھنا۔ ⑤ بازار اور شاپنگ سینٹر وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا۔

⑥ صحیح تربیت کا فُقدان۔ ⑦ علمِ دین سے نابلد ہونا۔

---

[1] (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۲۰۷، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، ابو عبد اللہ الجدلی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ج ۱۶، ص ۵۲۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

① عورتوں کے ساتھ کثرتِ اِختلاط

عورتیں جب عورتوں کے ساتھ اُٹھتی بیٹھتی اور ایک دوسرے کے گھر کثرت سے آنا جانا رکھتی ہیں تو ایک دوسرے کے ساز وسامان، زیورات، لباس و پوشاک اور اُوڑھنے بچھونے کو دیکھ کر اپنی چیزوں کو کمتر اور حقیر سمجھنے لگتی ہیں اور اپنے شوہر کے بارے میں ناقدری اور ناشکری کا شکار ہونے لگ جاتی ہیں۔ اِسی لیے عورتوں کا عورتوں سے بھی زیادہ ملنا جلنا کوئی اَچھی چیز نہیں کیوں کہ یہ بھی کئی فتنوں اور بُرائیوں کا پیشِ خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ إِلَّا عِنْدَ مَیِّتٍ فَإِنَّهُنَّ إِذَا اجْتَمَعْنَ قُلْنَ وَقُلْنَ"۔ ①

ترجمہ: عورتوں کے جمع ہونے میں سوائے میّت کے کہیں بھی کوئی خیر نہیں، اِس لیے کہ جب وہ جمع ہوتی ہیں تو ہر طرح کی بات کرنے لگ جاتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ إِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ أَوْ فِیْ جِنَازَةِ قَتِیْلٍ"۔ ②

ترجمہ: عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی خیر نہیں، سوائے مسجد میں یا کسی مقتول کے جنازے میں (تعزیت کے لیے)۔

ایک اور روایت میں "ذِکر" کا بھی اِستثناء موجود ہے۔ چناں چہ فرمایا:

"لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ إِلَّا عِنْدَ ذِکْرٍ أَوْ جَنَازَةٍ"۔ ③

ترجمہ: عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی خیر نہیں، سوائے ذکر اور جنازے میں (تعزیت) کے لیے حاضر ہونا۔

---

① (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الخاء، خولہ بنت الیمان، ج۲۴، ص۲۴۷، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

② (مسند احمد، مسند الصدیقۃ عائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا، ج۴۰، ص۲۴۳، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

③ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف النون، الباب الثالث فی ترہیبات وترغیبات تختص بالنساء، ج۱۶، ص۴۰۳، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

④ اپنے سے اُوپر درجے کے لوگوں کا دیکھنا

ناشکری کا ایک بڑا سبب جو خود حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ: اِنسان دُنیا کے اِعتبار سے اپنے اُوپر درجہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگے کیوں کہ اِس سے دل میں اِحساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے، دوسروں کی قیمتی اور اَعلیٰ چیزوں کو دیکھ کر اپنی چیزوں کی ناقدری پیدا ہونے لگتی ہے اور اِنسان رفتہ رفتہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ناشکرا بننے لگ جاتا ہے، اُس کی زبان پر ہر وقت شکوے اور شکایتوں کا اَنبار لگ جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل روایات میں اِس کی صراحت موجود ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللهِ“۔ [1]

ترجمہ: دُنیا (کے مال واَسباب کے اِعتبار سے) اپنے سے کم تر کو دیکھو، اپنے سے اُوپر والے کو نہ دیکھو کیوں کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی (عطا کردہ) نعمت کی بے قدری سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ“۔ [2]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص اُس شخص کو (رَشک کی نظر سے) دیکھے جسے مال اور جسم کے اِعتبار سے فوقیت حاصل ہے تو وہ اُس شخص کو بھی دیکھے جسے اُس کی نسبت کم درجے میں رکھا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ نَظَرَ فِي الدِّيْنِ إِلٰى مَنْ فَوْقَهُ وَفِي الدُّنْيَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ

---

[1] (الصحیح لمسلم، کتاب الزہد، ج ۲، ص ۴۰۷، طبع یادگار شیخ، کراچی)
[2] (الصحیح لمسلم، کتاب الزہد، ج ۲، ص ۴۰۷، طبع یادگار شیخ، کراچی)

كَتَبَهُ اللّٰهُ صَابِرًا شَاكِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي الدِّيْنِ إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ وَنَظَرَ فِي الدُّنْيَا إِلٰى مَنْ فَوْقَهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا شَاكِرًا"۔ [1]

ترجمہ: جو شخص دین میں اپنے سے اُوپر والے کو اور دُنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے صابر وشاکر لکھ دیتا ہے اور جو شخص دین میں اپنے سے نیچے والے کو اور دُنیا میں اپنے سے اُوپر والے کو دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے صابر وشاکر نہیں لکھتے۔

عورتوں میں حساسیت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جب وہ دُنیا کے اِعتبار سے اپنے سے اُوپر کے درجہ کی عورتوں کے ساتھ بیٹھتی ہیں تو وہ اِس اَثر کو بہت زیادہ اور بہت تیزی سے قبول کرتی ہیں۔ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ: شادی بیاہ میں عورتیں جب اَکٹھی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے زَرق بَرق لباس و پُوشاک کو دیکھتی ہیں، چمکتے دمکتے زیورات کو دیکھتی ہیں، بیوٹی پارلر کے بنے ہوئے ایک دوسرے کے میک اَپ کا نظارہ کرتی ہیں تو اُس کا لازمی نتیجہ حرص وطمع کی صورت میں نکلتا ہے اور سب کچھ حاصل ہونے کے باوجود بھی "مزید کی جستجو اور موجود کی ناقدری" ہونے لگ جاتی ہے۔

③ زِیب وزِینت اور بناؤ سنگھار میں حد سے زیادہ اِنہماک

حد سے زیادہ کوئی بھی چیز اَچھی نہیں ہوتی، زِیب وزِینت اور بناؤ سنگھار بھی جب حد سے زیادہ اِختیار کیا جانے لگے تو اپنے لباس اور زیورات وغیرہ جو اِستعمال کرتے کرتے دل بھر جاتا ہے وہ کمتر اور حقیر محسوس ہونے لگتے ہیں، پھر زیادہ سے زیادہ اور اَچھے سے اَچھے کی طلب دل کو ناشکری اور ناقدری کی جانب لے جاتی ہے اور یہی بات زبان سے بھی ظاہر ہونے لگتی ہے اور عورت سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی ناشکری کرنے لگ جاتی ہے۔

④ ڈراموں اور فلموں وغیرہ کا دیکھنا

ٹی وی جو سارے فساد اور فتنوں کی جڑ ہے اُس میں دکھائے جانے والے پروگرام، ڈرامے اور فلمیں وغیرہ سب ایسی ہوتی ہیں کہ: جن کو دیکھ کر اِنسان خود کو بھی اُن کے جیسا بنانے کی اور اُن کے اِسٹیٹس اور رہن سہن کو اپنانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ جس کے لیے اُس کی خواہشات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے، جن کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے ناشکری اور ناقدری کا

[1] (شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل وما یجب من شکرھا، ج۶، ص۱۸۱، ط: مکتبۃ الرشد، الریاض۔)

ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اِس کے علاوہ تجارتی مقاصد کی خاطر مختلف اَشیاء کو فروخت کرنے کے لیے ٹی وی میں کثرت سے چلنے والے جو اِشتہارات چل رہے ہوتے ہیں اُن کو بھی دیکھ دیکھ کر دُنیا کی حرص اور طمع پیدا ہوجاتی ہے جس کا نتیجہ ناشکری اور ناقدری کی صورت میں نکلتا ہے۔

⑤ بازار اور شاپنگ سینٹر وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا

بازار، شاپنگ مال اور مارکیٹوں میں کثرت سے آنا جانا اور گھومنا بھی ناشکری اور ناقدری کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے کیوں کہ وہاں موجود دُنیا جہاں کی خوبصورت اور مہنگی اَشیاء نیز نت نئی آنے والی نئی نئی ورائٹیاں اِنسان کو دُنیا کا حریص اور لالچی بنانے میں بڑا کردار اَدا کرتی ہیں، جس کی وجہ سے اِنسان اپنی حاصل شدہ نعمتوں کو بازار میں پائی جانے والی چیزوں کے ساتھ موازنہ کرتا ہے اور یہی چیز اُسے ناشکری کی طرف لے جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: رُوئے زمین کی سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ "بازار" ہی قرار دی گئی ہے۔

چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا"۔[1]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک شہروں میں سب سے زیادہ محبوب جگہ اُن کی مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ اُن کے بازار ہیں۔

⑥ صحیح تربیت کا فُقدان

اللہ کی نعمتوں کی قدردانی اور اُس کا شکر اَدا کرنا یہ مؤمن کا ایک اِنتہائی بہترین اور عُمدہ وصف ہے جس کو پیدا کرنے میں ماں باپ، سرپرست اور اَساتذہ کی صحیح تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت واضح اور عیاں ہے کہ: آج اِس تربیت کی جانب توجہ کم بل کہ کسی حد تک ناپید ہوتی جارہی ہے، گھروں میں بھی اور تعلیمی دَرس گاہوں میں بھی تربیت پر توجہ کا فُقدان ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا ایک عمومی مزاج شکوے اور شکایت کا بنتا چلا جارہا ہے جو یقیناً قابلِ اَفسوس ہونے کے ساتھ ساتھ اِس بات کا مُتقاضی ہے کہ: اُس کے آگے بند باندھے جائیں۔

[1] (صحیح مسلم، کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح، ج ۱ ص ۲۳۶، طبع یادگار شیخ، کراچی)

اِس کے لیے ماں باپ کے ساتھ ساتھ پڑھانے والے اَساتذہ کو بھی اپنے بچوں اور شاگردوں میں اِس جذبے کو پیدا کرنے اور اُسے تسلسل کے ساتھ فروغ دینا چاہیے۔

⑦ علمِ دین سے نابلد ہونا

علمِ دین وہ رُوشنی ہے جس کی ضِیاء میں اِنسان کو چلنے کا راستہ ملتا ہے، صحیح غلط کی پہچان ہوتی ہے، کھرا کھوٹا سمجھ آتا ہے، نفع وضرر کا اِدراک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اَحکامات اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سمجھ آتے ہیں جس کی برکت سے اُس کے قدم اَچھے کاموں کی جانب اُٹھتے اور بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ رُوشنی ہی اِنسان کے پاس نہ ہو تو زندگی میں اُس کے اَندر کئی قسم کی اَخلاقی اور عملی بُرائیاں پیدا ہونے لگ جاتی ہیں۔ شکرِ نعمت کا معاملہ بھی کچھ اِسی طرح کا ہے، جب ایک اِنسان کو اِس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا ہر حال میں شکر اَدا کرنا چاہیے اور کسی حال میں اپنے پیدا کرنے والے کی ناشکری کر کے دُنیا وآخرت کا نقصان سر پر نہیں لینا چاہیے تو وہ کیسے اور کیوں کر شکر کی اِہمیت کو سمجھ سکتا ہے؟!! نتیجہ یہ کہ: ذرا سی آزمائش اور معمولی سی تکلیف پر بھی اُس کے منہ سے ناشکری کے کلمات نکلنے لگ جاتے ہیں۔

㉗ ستائیسویں خامی: مَردوں کی جانب مائل ہونا اور اُنہیں مائل کرنا

ایک خامی عورتوں کی یہ ہے کہ: وہ نہ صرف اپنے اَنداز اور طور طریقوں سے اور لباس و پوشاک سے مَردوں کو اپنی جانب مائل کرتی ہیں بل کہ خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جہنمی عورتیں قرار دیا ہے۔

چناں چہ حدیث میں ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا"۔[1]

---

[1] (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات، ج ۲، ص ۲۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

ترجمہ: دوزخیوں کی دو (۲) قسمیں ہیں، جن کو میں نے نہیں دیکھا:

① ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو اُس سے ماریں گے۔

② دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں، چُست اور اِس قدر باریک ہوگا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی۔) مَردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں گی۔

اُن کے سَر بختی (یعنی ایک مخصوص قِسم کے) اُونٹ کے کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ جنّت میں نہ جائیں گی (اور جنّت میں جانا تو دُر کنار) اُس کی خوشبو بھی اُن کو نہ ملے گی حال آں کہ جنّت کی خوشبو اِتنی دُور سے آرہی ہوگی۔

۲۸ اٹھائیسویں خامی: شوہر کے مال اور عزّت میں خیانت کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث ہے: اُس میں اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ معراج کے واقعہ میں عذاب کے مختلف واقعات اور اُن میں مبتلا لوگوں کا دیکھنا نقل کیا ہے۔ اُنہی میں ایک یہ بھی ہے:

"ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَحْمٌ فِي قِدْرٍ نَضِيجٌ وَلَحْمٌ آخَرُ نِيءٌ خَبِيثٌ فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ الْخَبِيثَ وَيَدَعُونَ النَّضِيجَ الطَّيِّبَ"۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس آئے جن کے آگے ہانڈی میں ایک گوشت پکا ہوا اور دوسرا کچا اور گندا تھا اور وہ لوگ پاکیزہ پکے ہوئے گوشت کو چھوڑ کر گندا گوشت کھانے میں لگے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ: اِے جبریل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: "اَلرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ يَقُومُ مِنْ عِنْدِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا فَيَأْتِي الْمَرْأَةَ الْخَبِيثَةَ فَيَبِيتُ مَعَهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَالْمَرْأَةُ تَقُومُ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا حَلَالًا طَيِّبًا فَتَأْتِي الرَّجُلَ الْخَبِيثَ فَتَبِيتُ عِنْدَهُ حَتَّى تُصْبِحَ"۔ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت کے وہ (بدنصیب) لوگ ہیں

جن میں مرد اپنی حلال بیوی کے پاس سے اُٹھ کر گندی (زانیہ) عورت کے پاس جا کر پوری رات گزارتا تھا اور عورت اپنے پاکیزہ اور حلال شوہر کے پاس سے اُٹھ کر گندے (زانی) مرد کے پاس جا کر پوری رات گزارتی تھی۔ (1)

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی بدبختی بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"وَمِنَ الشَّقَاوَةِ: اَلْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْءُكَ وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَمَالِكَ"۔ (2)

ترجمہ: اور بدبختی میں سے (ایک چیز) عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں بُرا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے اور اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں اَمن واِعتماد نہ ہو (یعنی وہ اپنی عزّت وآبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مُرتکب ہوتی ہو۔)

حضرت فَضالہ بن عُبید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصٰى إِمَامَهُ وَمَاتَ عَاصِيًا وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ"۔ (3)

ترجمہ: تین (۳) اَفراد ایسے ہیں جن کے بارے میں مت پوچھو (کہ اُن کے ساتھ کیا کچھ ہوگا؟): ایک تو وہ شخص جو (مسلمانوں کی) جماعت کو ترک کردے، اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور اِسی نافرمانی میں مَرجائے۔ دوسرا وہ غلام یا باندی جو بھاگ کھڑے ہوں اور اِسی حالت میں مَرجائیں۔ تیسری وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو اور وہ (شوہر) بیوی کے سارے خرچے (اور ضروریات) کے لیے کافی ہو (لیکن پھر بھی) وہ عورت شوہر کے (جانے کے) بعد (دوسروں کے لیے) زِینت کو ظاہر کرے۔ پس! ایسے تینوں اَفراد کے بارے میں مت پوچھو۔

---

(1) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، ج۱، ص ۹۲، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۱۷۶، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(3) (مسند احمد، مسند الانصار، مسند فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ، ج ۳۹، ص ۳۶۸، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَقُومُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ"۔ (1)

ترجمہ: کوئی عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر اُس کے گھر میں کسی کو (داخل ہونے کی) اِجازت نہ دے اور شوہر کے بستر سے اُس کی اِجازت کے بغیر نماز پڑھنے کے لیے مَت کھڑی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِي شَنَارٍ"۔ (2)

ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ ہے جو اُسے عار اور عیب میں مبتلا کر دے گا۔

(۲۹) انتیسویں خامی: راز کی بات کو لوگوں کے سامنے ذکر کرنا

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ذکر کی گئی ہے کہ: وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہونے والے مخصوص معاملات کا اور شرم کی باتوں کا دوسری عورتوں کے سامنے تذکرہ کرتی ہیں۔ حدیث میں اِس کی سختی کے ساتھ مُمانعت کی گئی ہے۔

چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے دریافت کیا: "إِنِّي لَأَحْسِبُكُنَّ تُخْبِرْنَ بِمَا يَفْعَلُ بِكُنَّ أَزْوَاجُكُنَّ"۔ تم عورتوں کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ: تم اُن کاموں کو دوسروں کے سامنے ذکر کر دیتی ہو جو تمہارے شوہر تمہارے ساتھ کرتے ہیں؟ اُس عورت نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان ہوں! جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم ہم ایسا ہی کرتی ہیں

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۳۰۰۲، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۸، ص ۱۹۷، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

اور ہم تو اس کو فخر کے طور پر ذکر کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"فَلَا تَفْعَلَنَّ فَإِنَّ اللهَ يَمْقُتُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ"۔ (1)

ترجمہ: ایسا ہرگز مت کیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ:

ایک دفعہ ہم مرد و عورت سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عَسٰى رَجُلٌ يُحَدِّثُ بِمَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ أَوْ عَسٰى امْرَأَةٌ تُحَدِّثُ بِمَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا"۔ شاید کہ کوئی مرد اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور کوئی عورت اپنے اور اپنے شوہر کے درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتی ہے؟ لوگ یہ سُن کر خاموش رہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: "إِيْ وَاللهِ! يَا رَسُوْلَ اللهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)! إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُوْنَ وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ"۔ جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم مرد بھی یہ کام کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فَلَا تَفْعَلُوْا فَإِنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ مِثْلُ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً فِيْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ فَغَشِيَهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ"۔ ایسا نہ کیا کرو! اِس لیے کہ اِس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے بیچ سڑک پر ملے اور (سرِ عام) اُس سے جماع کرنے لگے جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوں۔ (2)

میاں بیوی کے درمیان جو پردہ اور شرم کی باتیں ہوتی ہیں وہ مرد و عورت دونوں ہی کے لیے ایک امانت کی حیثیت رکھتی ہیں، چناں چہ میاں یا بیوی کا اُن باتوں کو باہر دوسروں کے سامنے بیان کرنا اگر چہ وہ کتنے قریبی دُوست یا راز دار ہی کیوں نہ ہوں یہ ایک کھلی بے حیائی اور امانت میں خیانت ہے۔ حدیث میں اِس کو نہ صرف خیانت بل کہ ایک بہت بڑی خیانت قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

---

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحسین، یحییٰ بن ایوب مصری، ج ۲۰، ص ۱۵۱: ۲۰۵، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، حفص بن ابی حفص، ج ۱۷، ص ۲۱۲: ۵۷۷، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

عورتوں کی خوبیاں اور خامیاں

"إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا"۔[1]

ترجمہ: سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور بیوی اُس کے پاس آئے اور پھر اُس کے راز کو باہر پھیلاتا پھرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلشِّيَاعُ حَرَامٌ"۔[2]

ترجمہ: جماع کرنے پر (لوگوں کے سامنے) فخر کرنا حرام ہے۔

(۳۰) تیسویں خامی: فتنہ اور شیطان کا آلہ کار بننا

عورتوں کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ: وہ مُعاشرے میں لوگوں کے لیے فتنہ وفساد کا سبب بن جائیں، اپنے قول وفعل، لباس و پوشاک، اَنداز اور طور طریقوں سے شیطان کا آلہ کار ثابت ہوں اور مُعاشرے میں اُن کی وجہ سے فحاشی، عُریانی اور زنا کاری پھیلے، فتنے اور فسادات پیدا ہوں، رشتے ناطے ٹوٹنے لگ جائیں۔ یہ سب عورت کے خطرناک فتنے کہلاتے ہیں جن کے حُصول کے لیے شیطان بڑے شاطرانہ طریقے سے عورت ذات کو اِستعمال کر رہا ہوتا ہے اور بسا اَوقات عورت کو اِس کا اَحساس وشُعور ہی نہیں ہوتا۔ اِسی لیے اَحادیثِ طیبہ میں عورت کو فتنہ، شیطان کا جال اور رسیاں کہا گیا ہے کیوں کہ شیطان اُن کے ذریعہ لوگوں کا شکار کرکے فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی اَحادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں یہ بات اِرشاد فرمائی:

"اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ"۔[3]

ترجمہ: شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں (جن کے ذریعہ شیطان مَردوں کا شکار کرتا ہے) اور دُنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

---

[1] (الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سر المرأۃ، ج۱، ص ۴۶۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[2] (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ذکر الرجل اصابتہ اہلہ، ج۷، ص ۱۹۴، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[3] (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۲، ص ۴۴۴، طبع قدیمی، کراچی)

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: اِبلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا:

"یَا رَبِّ! قَدْ أُهْبِطَ آدَمُ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ كِتَابٌ وَرُسُلٌ فَمَا كِتَابُهُمْ وَرُسُلُهُمْ"؟ اے پروردگار! حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اُتارا گیا ہے، میں جانتا ہوں کہ: عنقریب کتابیں اور رسول بھیجے جائیں گے، تو لوگوں کی کتابیں کیا ہوں گی اور رسول کون ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: "رُسُلُهُمْ: اَلْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ مِنْهُمْ وَكُتُبُهُمْ: اَلتَّوْرَاةُ وَالزَّبُورُ وَالْإِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ قَالَ: فَمَا كِتَابِيْ؟ قَالَ: كِتَابُكَ: اَلْوَشْمُ وَقُرْآنُكَ: اَلشِّعْرُ وَرُسُلُكَ: الْكَهَنَةُ وَطَعَامُكَ: مَا لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَشَرَابُكَ: كُلُّ مُسْكِرٍ وَصِدْقُكَ: الْكَذِبُ وَبَيْتُكَ: الْحَمَّامُ وَمَصَائِدُكَ: النِّسَاءُ وَمُؤَذِّنُكَ: الْمِزْمَارُ وَمَسْجِدُكَ: الْأَسْوَاقُ"۔ اُن کے رسول فرشتے ہوں گے اور لوگوں ہی میں سے انبیاء ہوں گے اور اُن کی کتابیں توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان (قرآن مجید) ہوں گی۔ شیطان نے کہا: میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: تیری کتاب جسم گودنا ہے، تیرا قرآن شعر ہے، تیرے رسول کاہن لوگ ہیں، تیرا کھانا وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا مشروب ہر نشہ آور چیز ہے، تیرا سچ جھوٹ ہے، تیرا گھر حمام ہے، تیرا جال عورتیں ہیں۔ تیرا موذن راگ باجے ہیں، تیری مسجد بازار ہیں۔ ❶

❁ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ"۔ ❷

ترجمہ: میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مَردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو۔

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں ہے کہ:

"إِنَّ الْمَرْأَةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ"۔ ❸

---

❶ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، عبید بن عمیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۲۸۰۱، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

❷ (جامع الترمذی، ابواب الآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی تحذیر فتنۃ النساء، ج ۲، ص ۱۰۶، طبع قدیمی، کراچی)

❸ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف المیم، الباب الثانی، الفصل الاول فی الزنا، ج ۵، ص ۳۲۸، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ بے شک! عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ"۔ (1)

ترجمہ دُنیا شیریں اور سبز (جاذبِ نظر) ہے اور بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس دُنیا میں خلیفہ بنایا ہے، پس! وہ (ہر وقت) دیکھتا ہے کہ تم (اِس دُنیا میں) کس طرح عمل کرتے ہو؟ لہٰذا دُنیا سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو کیوں کہ بنی اسرائیل کی تباہی کا باعث سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی صورت میں تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ"۔ (2)

ترجمہ میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اُڑا) لے جانے والا نہیں دیکھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

"إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَآءِ"۔ (3)

ترجمہ مجھے تمہارے اُوپر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنہ کا خوف ہے۔

حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بڑے اعلیٰ درجہ کے کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

"مَا أَيِسَ الشَّيْطَانُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ النِّسَآءِ"۔ شیطان کسی

---

(1) (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اہل الجنۃ الفقراء، ج ۲، ص ۳۵۳، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(2) (صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، ج ۱، ص ۴۴، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(3) (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، من کرہ الخروج فی الفتنۃ وتعوذ عنھا، ج ۲۱، ص ۱۰۷، موسسۃ علوم القرآن، بیروت)

چیز (فرد) سے مایوس نہیں ہوتا مگر اُس کے پاس عورتوں کی جانب سے آتا ہے (یعنی عورتوں کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے) اُنہی کے بارے میں حضرت علی بن زید بن جُدعان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اُس وقت اِرشاد فرمائی جب کہ اُن کی عُمر چوراسی (۸۴) سال ہو چکی تھی، ایک آنکھ اُن کی جا چکی تھی اور دوسری بھی کمزور تھی (یعنی اُنہوں نے زمانہ گزارا تھا اور ہر طرح کے تجربات سے گزرے تھے، یہ بات اُنہوں نے اُس وقت اِرشاد فرمائی): "مَا مِنْ شَيْءٍ أَخْوَفَ عِنْدِيْ مِنَ النِّسَآءِ"۔ میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ کوئی چیز خوفناک نہیں۔ ❶

❁ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ منقول ہے کہ:

ایک راہب اپنے مَعبد (عبادت خانے) میں عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک عورت نے اُس (کو فتنے میں مبتلا کرنے) کے لیے اپنے آپ کو مزین و آراستہ کیا، جس کی وجہ سے وہ راہب اُس کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا اور وہ عورت حاملہ ہوگئی، شیطان اُس راہب کے پاس آیا اور اُس سے کہنے لگا: "اُقْتُلْهَا فَإِنَّهُمْ إِنْ ظَهَرُوْا عَلَيْكَ افْتَضَحْتَ"۔ اِس عورت کو قتل کردو کیوں کہ لوگوں کو اگر پتہ چلے گا تو تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ اُس راہب نے (شیطان کی بات میں آکر) اُس عورت کو قتل کر کے دفنا دیا۔ لوگوں کو کسی طرح معلوم ہو گیا وہ آگئے اور اُسے پکڑ لیا اور سزا دینے کے لیے جانے لگے۔ اَبھی وہ جا رہے تھے کہ: شیطان اُس راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: "أَنَا الَّذِيْ زَيَّنْتُ لَكَ فَاسْجُدْ لِيْ سَجْدَةً أُنْجِكَ"۔ میں نے ہی عورت کو تیرے لیے مزین و آراستہ کیا تھا، پس! اب مجھے سجدہ کرلو میں تمہیں بچالوں گا، اُس راہب نے اُسے سجدہ کرلیا۔ پس! اِسی طرح کے معاملہ میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے: "كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ"۔۔۔الآیۃ ❷ اُن کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ اِنسان سے کہتا ہے کہ: "کافر ہو جا"۔ پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ: "میں تجھ سے بَری ہوں۔" ❸

---

❶ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۳۲۱، طبع الرشد، الریاض)

❷ (سُوْرَۃُ الْحَشْر: ۱۰) ❸ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۳۱۹، طبع الرشد، الریاض)

عورت شیطان کا آلہ کار بننے سے کیسے بچے؟

ایک عورت کو چاہیے کہ: وہ مَردوں کے لیے اپنے آپ کو فتنوں کا ذریعہ بننے سے بچائے اور کسی بھی طرح شیطان کا آلہ کار بننے سے بچے، اِسی میں اُس کی بھی اور مُعاشرے کی بھی خیر و بھلائی ہے اور اِس کے لیے اُسے مندرجہ ذیل کاموں کو اِہتمام سے کرنا چاہیے:

① جسم اور چہرے کے پردے کا خصوصی اِہتمام کریں اور ہر قِسم کی بے پردگی و بے حجابی سے بہر صوت لازمی بچیں۔

② زیادہ سے زیادہ گھر کی چار دیواری میں محدود رہیں اور بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے سے بچیں۔ حدیثِ پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فتنوں کے دَور میں گھر میں رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور عورت کو تو ویسے بھی قرآن کریم میں گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

③ زیب و زِینت اور بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہر کے لیے کریں اور وہ بھی حدودِ شرع کے اَندر رہتے ہوئے اور اِعتدال کے ساتھ۔ نامَحرموں کے سامنے مزیّن اور آراستہ ہونے سے کلی اِجتناب کریں۔

④ اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور پردہ وحجاب کے ذریعہ دوسروں کی نظروں کی بھی حفاظت کا ذریعہ بنیں تاکہ مُعاشرے سے بدنظری کے مُہلک اور لعنت والے گناہ کا خاتمہ ہو۔

⑤ عفّت اور پاک دامنی کا خیال رکھیں، اپنی عزت و آبرو اور عصمت کی حفاظت کریں، کسی غیر مَرد کے ساتھ اُس کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر ہرگز ہرگز تعلّق قائم نہ کریں، یہ صرف دھوکہ بازی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَحکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے جس میں ذلّت ورُسوائی کے ساتھ ساتھ دُنیا و آخرت کی تباہی و بربادی ہے۔

⑥ ہر قِسم کے گناہوں سے اپنی زبان کی خصوصی حفاظت کریں۔ غیبت، جھوٹ، بدکلامی، بدگمانی، غلط بیانی اور لعن طعن وغیرہ سے اپنی زبانوں کو پاک رکھیں کیوں کہ اَحادیثِ طیبہ کے مطابق قیامت کے دن سب سے زیادہ اِسی زبان ہی کی وجہ سے لوگ اُوندھے منہ جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

⑦ حرام اور بیجا خواہشات سے اِجتناب کریں، اپنی خواہشات کو محدود اور حدودِ شرع کا پابند کریں، کفایت شعاری اور قناعت وشکر کے دامن کو تھامیں۔

⑧ شوہر کی اِطاعت اور اُس کے اَدب و اِحترام کو ملحوظ رکھیں اور اپنی ذات سے کسی بھی قسم کی اُس کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

⑨ شوہر کو ہر ممکن راضی اور خوش رکھنے کے لیے کوشاں رہیں اور اُس کی ناراضگی سے اور ناراضگی والے کاموں سے حَتَّی الْاِمْکَان بچیں اور یہ جان لیں کہ شوہر کی رضامندی کے حالت میں دُنیا سے جانا جنّت میں داخلہ کا باعث ہے۔

⑩ شوہر کے سامنے محکوم اور ماتحت بن کر رہیں، اُس پر مسلّط ہونے اور اُسے اپنے ماتحت کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں اور یاد رکھیں کہ!! عورتوں کی یہ اِنتہائی گری ہوئی اور خلافِ شریعت سوچ ہے کہ "شوہر کو اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرنی چاہیے"۔ خود سوچیں کہ جسے اللہ نے حاکم اور سرپرست کی حیثیت دی ہو اُس کو محکوم اور ماتحت بنانے میں کہاں کامیابی ہوسکتی ہے؟!! اِس میں سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نہیں۔

⑪ اللہ تعالیٰ کی جانب رُجوع کریں، نمازوں کا اِہتمام کریں، رُوزوں کی اَدائیگی کیجیے، جو رُوزے رمضان المبارک میں رہ جائیں اُن کی قضاء کا اِہتمام کریں، سونے اور زیورات کی خوب اِہتمام اور شوق سے زکوٰۃ نکالیں اور دیگر اَعمال میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اِنْ شَآءَ اللہ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں گی۔

(۳۱) اکتیسویں خامی: شوہر پر اُس کی وُسعت سے زیادہ بُوجھ ڈالنا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

"إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَآءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ"۔ [1]

ترجمہ: مجھے تمہارے اُوپر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنہ کا خوف ہے جب کہ وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گی، شام کے نرم و ملائم (مہنگے) کپڑے پہنیں گی،

[1] (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، من کرہ الخروج فی الفتنہ وتعوذ منہا، ج: ۲۱ ص ۷۰۱، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)

پس! (اُن مہنگے اور قیمتی زیورات اور ملبوسات کے حُصول کے لیے) مال دار کو تھکا دیں گی
اور مفلس شخص کو اُس چیز کا مکلّف بنا دیں گی جس کی وہ اِستطاعت نہ رکھے گا۔

مذکورہ حدیث سے عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ معلوم ہوتی ہے کہ: وہ اپنے شوہروں کو اُن کی وُسعت اور طاقت وقوّت سے زیادہ کا متحمل بناتی ہیں، اتنا بوجھ اُن کے سروں پر لاد دیتی ہیں کہ جس کے اُٹھانے کی اُس میں سکت نہیں ہوتی، ایسی ایسی فضول اور بے جا بل کہ بعض اَوقات حرام اور ناجائز خواہشات کرتی ہیں کہ جن کو پورا کرنا اُس کی محدود اور قلیل تنخواہ میں ممکن نہیں ہوتا، لیکن وہ پھر بھی کسی نہ کسی طرح، کہیں نہ کہیں سے قرض وغیرہ لے کر اُسے پورا کرنے کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے یا پھر "مرتا کیا نہ کرتا" کے بمصداق چوری کرتا ہے، رِشوت اور سُود وغیرہ جیسی حرام اور ناجائز آمدنی سے اُن خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے، جس سے اُس کی زندگی تو جہنّم اور عذاب بنتی ہی ہے، بیوی بچے بھی چین وسکون سے نہیں رہ پاتے کیوں کہ مالِ حرام میں راحت وسکون کہاں اور کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ پھر یہی ہوتا ہے کہ: بیماری اور پریشانی اُس گھر میں بَسیرا کر لیتی ہے، شیاطین وجنّات اُس گھر میں ڈیرے ڈال لیتے ہیں بل کہ اُس مالِ حرام کی نحوست سے بچوں میں وہ اَخلاقی اور عملی بگاڑ آتا ہے کہ جس کا سدِّ باب اور حل کسی کے پاس نہیں ہوتا اور پھر صرف وہ اَولاد ہی نہیں بل کہ نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

دیکھ لیجیے! کس طرح ایک عورت کی بے جا خواہشات کی وجہ سے ایک پورے گھر بل کہ پورے خاندان اور نسلوں کا حال تباہ ہو جاتا ہے۔ اِس لیے عورتوں کو اپنی خواہشات کو محدود اور حدودِ شرع کا پابند رکھنا چاہیے۔

(۳۲) بتیسویں خامی: بغیر کسی شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق وخلع کا مطالبہ کرنا

عورت کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ: وہ شوہر سے کسی ناراضگی اور ناگواری کی وجہ سے طلاق اور خلع کا مطالبہ کرنے لگے۔ حدیث میں ایسی عورت کو مُنافق اور جنّت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ"۔ [1]

---

[1] (جامع الترمذی، ابواب الطلاق واللعان، باب ما جاء فی المختلعات، ج۱، ص۲۲۵-۲۲۶، طبع قدیمی، کراچی)

ترجمہ: جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر کسی حرج کے طلاق کا مطالبہ کیا اُس پر جنّت کی خوشبو بھی حرام ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ"۔ (1)

ترجمہ: شوہروں سے (بغیر کسی عذر اور شرعی وجہ کے) علیحدگی اور خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔

طلاق کی مذمّت پر مشتمل اَحادیث

لڑائی جھگڑوں میں مَردوں یا عورتوں کی جانب سے یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ: مَرد طلاق کی دھمکی دیتے ہیں یا عورت طلاق کا مطالبہ کرنے لگتی ہے حال آں کہ دونوں کا یہ عمل اِنتہائی غلط اور بُرا ہے کیوں کہ یہی چیز پھر طلاق اور جُدائی کی جانب جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اِس لیے ایسی بات کو زبان پر لانے بل کہ سوچنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ طلاق کتنی بُری اور کتنی قبیح اور ناپسندیدہ چیز ہے اِس کا اَندازہ مندرجہ ذیل روایات سے کیا جاسکتا ہے جو طلاق کی قباحت میں وارد ہوئی ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ"۔ (2)

ترجمہ: حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بُری چیز طلاق ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت مُحارِب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا أَحَلَّ اللهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ"۔ (3)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز حلال نہیں کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مَبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمہ اللہ، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی الخلع، ج ۳، ص ۳۶۹، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراہیۃ الطلاق، ج ۱، ص ۳۱۴، طبع حسن، لاہور)

(3) (سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراہیۃ الطلاق، ج ۱، ص ۳۱۴، طبع حسن، لاہور)

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"یَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَیْئًا عَلٰی وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَیْئًا عَلٰی وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَیْهِ مِنَ الطَّلَاقِ"۔ (1)

ترجمہ: اے مُعاذ! اللہ تعالیٰ نے رُوئے زمین پر ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو اُس کے نزدیک عتاق (یعنی غلام آزاد کرنے) سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اور رُوئے زمین پر ایسی کوئی چیز نہیں پیدا کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک (ضعیف) روایت مَروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"تَزَوَّجُوْا وَلَا تُطَلِّقُوْا فَإِنَّ الطَّلَاقَ یَهْتَزُّ مِنْهُ الْعَرْشُ"۔ (2)

ترجمہ: نکاح کرو اور طلاق مت دو اِس لیے کہ طلاق سے عرش بھی ہل جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَلَا الذَّوَّاقَاتِ"۔ (3)

ترجمہ: بے شک! اللہ تعالیٰ ذائقہ چکھنے والے مَردوں اور ذائقہ چکھنے والی عورتوں کو پسند نہیں کرتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ إِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً"۔ ابلیس اپنا تختِ حکومت پانی (یعنی سمندر) پر رکھتا ہے۔ پھر وہاں سے اپنی فوجوں کو روانہ کرتا ہے (تاکہ لوگوں کو فتنہ اور گمراہی میں مبتلا کریں) اُس کی فوجوں میں اِبلیس کا سب سے بڑا مقرب وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ پھیلانے والا ہو۔ اُن میں سے ایک (واپس آکر) کہتا ہے: "فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا"۔ میں نے ایسا ایسا کیا (یعنی فلاں فلاں فتنے پیدا کیے ہیں۔) اِبلیس اُس کے جواب میں کہتا ہے:

(1) (سنن الدار قطنی، کتاب الطلاق، ص ۲۵۴، طبع المکتبۃ العصریہ، بیروت)
(2) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، الفصل الثانی فی الترھیب عن الطلاق، ج ۹، ص ۶۶۱، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)
(3) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۷۰، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

"مَا صَنَعْتَ شَيْئًا" ۔تو نے کچھ نہیں کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں کہ: پھر اُن میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے:"مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ"۔میں نے (ایک بندہ کو گمراہ کرنا شروع کیا اور) اُس وقت تک اُس آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑا جب تک کہ اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں کہ: اِبلیس (یہ سُن کر) اُس کو اپنے قریب بٹھالیتا ہے اور کہتا ہے:"نِعْمَ أَنْتَ"۔تو نے کتنا اچھا کام کیا!۔حدیث کے ایک راوی حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے"فَيَلْتَزِمُهُ"۔فرمایا تھا،جس کا مطلب یہ ہے کہ"اِبلیس اُس کو گلے لگالیتا ہے"۔ [1]

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا"۔ [2]

ترجمہ: عورت (اپنے شوہر سے) اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا سوال نہ کرے اِس غرض سے کہ وہ اُس کے پیالہ کو خالی کردے (یعنی اُس کو طلاق دلوا کر اُس کے سارے حقوق خود سمیٹ لے) اور وہ سوکن کسی اور سے نکاح کرلے کیوں کہ اُس کے لیے وہی ہے جو اُس کے مقدر میں لکھا جاچکا ہے۔

(۳۳) تینتیسویں خامی: زکوٰۃ اَدا نہ کرنا

عورت کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ: وہ اپنے مال خصوصاً زیور وغیرہ کی زکوٰۃ اَدا نہ کرے، کیوں کہ زکوٰۃ فرض ہے اور اُس میں کسی بھی قِسم کی کوتاہی اور کمزوری کا شکار ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مُترادف ہے۔عورتوں میں جہالت،غفلت، لاپرواہی اور سُستی کی وجہ سے یہ خامی بڑی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔چناں چہ بہت سی عورتوں کے اَندر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ: شادی کے بعد کئی کئی سال بل کہ ایک طویل زمانہ تک زیور کو رکھنے کے باوجود اُس کی

---

[1] (صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب تحریش الشیطان، ج ۲، ص ۳۷۶، قدیمی یادگار شیخ، کراچی)

[2] (صحیح البخاری، کتاب القدر، باب قولہ وکان امر اللہ قدرا مقدورا، ج ۲، ص ۹۷۶، قدیمی یادگار شیخ، کراچی)

زکوۃ کی جانب توجہ ہی نہیں دیتیں، نہ سالانہ اُس کی زکوۃ نکالتی ہیں، نہ قربانی کرتی ہیں اور نہ ہی مال کے دیگر حقوق کی اَدائیگی کی کوشش کرتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ: وہی مال دُنیا میں وَبالِ جان بن کر مختلف قسم کی بیماریوں اور پریشانیوں کا باعث اور آخرت میں سخت اور شدید عذاب کا سبب بن جاتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی چند اَحادیثِ طیبہ ذکر کی جارہی ہیں جن سے عورتوں کے لیے اِس کی تاکید کو بہت اَچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے:

دو (۲) عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئیں، اُن دونوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ"؟ کیا تم دونوں اِن کی زکوۃ اَدا کرتی ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ"؟ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ: اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ"۔ بس! پھر اِس کی زکوۃ اَدا کیا کرو۔ [1]

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ [2]

ترجمہ: جو عورت اپنے گلے میں سونے کا ہار ڈالے قیامت کے دن اُس کے گلے میں اُسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی ڈالے گی قیامت کے دن اُس کے کان میں اُسی کی طرح آگ کی بالی ڈالی جائے گی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلّے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: "صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)"۔

---

[1] (جامع الترمذی، ابواب الزکوۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی زکوۃ الحلی، ج ۱، ص ۱۳۸، طبع قدیمی، کراچی)

[2] (سنن ابی داود، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذھب للنساء، ج ۲، ص ۲۲۹۔ ۲۳۰، طبع حسن، لاہور)

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں اِس لیے بنوائے ہیں تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے زینت اِختیار کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اِس کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! اِرشاد فرمایا: "هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ"۔ تمہیں جہنّم کی آگ کے لیے یہی کافی ہے۔ (1)

ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئیں، اُن کے ساتھ اُن کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں دو (۲) سونے کے وزنی کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اُن کنگنوں کو) دیکھا تو اِرشاد فرمایا:

"أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا"؟ کیا تم اِن کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَيَسُرُّكِ أَنْ يُّسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ"؟ کیا تمہیں اِس بات سے خوشی ہے کہ: اللہ تعالیٰ اِن کے بدلہ میں تمہیں آگ کے دو (۲) کنگن پہنا دیں؟ اُنہوں نے یہ سنتے ہی دونوں کنگن (اُتار کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیے اور عرض کیا: "هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ"۔ یہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیتی ہوں۔ (2)

ایک دفعہ فاطمہ بنت ہُبیرہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُن کے ہاتھ میں (سونے کے) موٹے موٹے چھلے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو اُن کے ہاتھ پر مارا، وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس مارنے کا تذکرہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سُن کر اپنے گلے کا ہار نکالا جو کہ سُونے کا تھا اور کہا: یہ مجھے ابو الحسن رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے تحفہ میں دیا ہے۔ ابھی یہ بات چیت چل رہی تھی کہ: اِسی دَوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہار اِسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "يَا فَاطِمَةُ! أَيَغُرُّكِ أَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ"۔ اے فاطمہ! کیا تم اِس بات سے دھوکہ میں پڑی ہو کہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر (ہار) ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(1) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی، ج ۱، ص ۲۲۹، طبع حسن، لاہور)

(2) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی، ج ۱، ص ۲۲۸، طبع حسن، لاہور)

وہاں نہیں ٹھہرے اور وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی دیکھ کر) وہ زنجیر (ہار) بازار بھجوادیا اور اُس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا اور اُسے آزاد کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس بات کی اِطلاع ملی تو اِرشاد فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْجٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ"۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے فاطمہ کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا:

"سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ"۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے پاس دو (۲) سُونے کے کنگن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ"۔ وہ (سُونے کے نہیں) آگ کے دو (۲) کنگن ہیں۔ اُس نے عرض کیا: "طَوْقٌ مِّنْ ذَهَبٍ"۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ایک سُونے کا ہار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "طَوْقٌ مِّنْ نَارٍ"۔ وہ (سونے کا نہیں) آگ کا ہار ہے۔ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! "قُرْطَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ"۔ سُونے کی دو (۲) بالیاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "قُرْطَیْنِ مِنْ نَارٍ"۔ وہ (سُونے کی نہیں) آگ کی دو (۲) بالیاں ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ: اُس عورت کے پاس اُس وقت سُونے کے دو (۲) کنگن موجود تھے، اُس نے وہ دونوں اُتار کر پھینک دیے اور کہا: "إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ"۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اگر عورت اپنے شوہر کے سامنے بناؤ سنگھار نہ کرے تو وہ اُس پر بھاری (بوجھ) ہوجاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مَا یَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِیْرٍ"۔ اِس میں تمہارے لیے کیا رُکاوٹ ہے کہ وہ چاندی کی بالی بنائے اور پھر اُس کو زعفران یا عَبیر (رنگین خوشبو) سے زرد کردے۔ (2)

---

(1) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الزینۃ، ابواب الحلی، الکراہیۃ للنساء فی اظہار الحلی الذھب، ج۵، ص ۴۳۴۔ ۴۳۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(2) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الزینۃ، ابواب الحلی، الکراہیۃ للنساء فی اظہار الحلی الذھب، ج۵، ص ۴۳۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۳۴) چونتیسویں خامی: نامحرموں کے ساتھ خلوت اِختیار کرنا

عورتوں کے اَندر ایک خامی جو بعض اَوقات بڑی مُہلک اور خطرناک ثابت ہوجاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ: وہ غیر محرم کے ساتھ خلوت اِختیار کریں، نامحرم کے ساتھ سفر کریں، جب کہ اَحادیث میں اِس کی بڑی سختی کے ساتھ مُمانعت نعت کی گئی ہے۔ چناں چہ مندرجہ ذیل روایات میں اِس کی مُمانعت کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ“۔

کوئی شخص ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت اِختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے۔ یہ سُن کر ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے جب کہ میری اہلیہ حج کے اِرادے سے نکل رہی ہیں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”اِذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ“۔

جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ قَالَهَا ثَلَاثًا“۔ (۲)

ترجمہ: خبردار! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ جب خلوت میں ہوتا ہے تو اُن کے ساتھ ضرور تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (۳) مرتبہ اِرشاد فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَلَا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ خِنْزِيرًا مُتَلَطِّخًا بِطِينٍ أَوْ حَمْأَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبُهُ مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ“۔ (۳)

---

(۱) (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اکتتب فی جیش فخرجت امرأتہ حاجۃ، ج ۱ ص ۴۲۱، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(۲) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، ج ۱ ص ۱۹۸، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۳) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصین، یحییٰ بن ایوب مصری، ج ۶ ص ۲۰۷، طبع مکتبہ الاصالۃ والتراث، بیروت)

ترجمہ: عورتوں کے ساتھ خلوت اِختیار کرنے سے بچو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ضرور اُن کے درمیان داخل ہو جاتا ہے اور کسی شخص کا مٹی یا کیچڑ کے ساتھ خلط ملط ہونے والے خنزیر سے چپک جانا اُس کے لیے اِس سے بہتر ہے کہ اُس کے کندھے کسی ایسی عورت (یعنی نامحرم) کے ساتھ لگیں جو اُس کے لیے حلال نہ ہو۔

❁ حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ"۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو، کسی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "يَا رَسُولَ اللهِ (ﷺ)! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ"؟ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیور کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ" دیور تو موت ہے۔ (1)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ"۔ (2)

ترجمہ: خبردار! کوئی شخص ہرگز کسی عورت کے پاس رات نہ گزارے، مگر یہ کہ وہ اُس عورت کا شوہر یا محرم ہو۔

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ أَنْ يَخْلُوَ بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ ذَاتَ مَحْرَمٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ"۔ (3)

ترجمہ: اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ: وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اِختیار کرے مگر اِسی طرح کہ اُس عورت کے ساتھ اُس کا محرم ہو۔

---

(1) (الصحیح لمسلم، کتاب اسلام، باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیہ، ج ۲، ص ۲۱۶، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(2) (السنن الکبریٰ للامام بیہقی، کتاب النکاح، باب الرجل یخلو بذات محرم ۔۔۔، ج ۷، ص ۱۵۸، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(3) (مصنف عبد الرزاق، کتاب الطلاق، باب دخل الرجل علی امرأۃ الرجل غائب، ج ۷، ص ۱۳۸، طبع مکتب الاسلامی، بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مَثَلُ الَّذِیْ یَأْتِی الْمُغِیْبَةَ لِیَجْلِسَ عَلٰی فِرَاشِهَا وَیَتَحَدَّثَ عِنْدَهَا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنَ الْأَسَاوِدِ"۔ (1)

ترجمہ: جو کسی ایسی عورت کے پاس اُس کے بستر پر بیٹھنے کے لیے آئے جس کا شوہر گھر پر نہ ہو، اُس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کو کالے اور سیاہ سانپوں میں سے کوئی سانپ ڈس لے۔

(۳۵) پینتیسویں خامی: زنا کرنا

ایک اِنسان کے لیے اِس سے بڑی کیا خامی ہوگی کہ: وہ اِنتہائی درجہ کے اُس گندے فعل کا اِرتکاب کر بیٹھے جس کی حُرمت اور قباحت وشناعت میں کچھ کہنے کی بھی ضرورت بھی نہیں، ہر شخص اُس کی مُضرّتوں اور نقصانات کو اور اُس کی وجہ سے اللہ کے نازل ہونے والے قہر وغضب کو بہت حد تک جانتا اور سمجھتا ہے، دُنیا کا کوئی مذہب اُس کے جواز اور اُس کی اِباحت کا قائل نہیں۔ ہاں! جدید دَور کے جدّت پسند اور مغرب کے مادر پدر آزاد مُعاشرے سے مَرعوب اور متاثر لوگ ضرور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ: ایک مَرد اور عورت جب باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی عمل پر راضی ہوں تو اُن کو اپنے طبعی تقاضوں کے پورا کرنے میں پابند نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اُن کی یہ بات اِس قدر گری پڑی ہے کہ: جس کے ردّ کے لیے دین ومذہب اور شرعی نُصوص کی بھی ضرورت نہیں، خود اِنسانی عقل اور فطرتِ اِنسانی ہی اِس کا اِنکار کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ: آج اُس مادر پدر آزاد مُعاشرے سے خود اُس مُعاشرے کے اَفراد بھی نالاں اور پریشان ہوچکے ہیں۔

ذیل میں اِس گھناؤنے فعل کی مذمت پر مشتمل قرآن وحدیث کی سخت اور شدید وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

زنا کی سخت اور شدید وعیدیں

قرآن وحدیث میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ زنا کی حرمت وقباحت اور اُس کی سخت اور شدید وعیدیں اور سزائیں ذکر کی گئی ہیں، جن کا یہاں اِحاطہ تو نہیں کیا جاسکتا البتہ چند وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

---

(1) (مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب دخل الرجل علی امرأة الرجل غائب، ج ۷، ص ۱۳۸، طبع مکتب الاسلامی، بیروت)

زنا کی سخت سزا کوڑے اور سنگساری

زنا کی سخت ترین سزا یہ ہے کہ: زانی مُحْصِن (شادی شدہ) کو سنگسار کر دیا جاتا ہے جب کہ غیر مُحْصِن (غیر شادی شدہ) کو سُو (۱۰۰) کوڑے لگائے جاتے ہیں۔

چناں چہ سُورَۃُ النُّور میں کوڑوں کی سزا بیان کی گئی ہے:

"اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝" (۱)

ترجمہ: زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مَرد دُونوں کو سوسو (۱۰۰، ۱۰۰) کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں اُن پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے اور یہ بھی چاہیے کہ: مؤمنوں کا ایک مجمع اُن کی سزا کو کھلی آنکھوں دیکھے۔ (۲)

زانی مُحْصِن کے سنگسار کرنے کا حکم پہلے خود قرآن کریم کی آیت میں موجود تھا جس کی تلاوت تو منسوخ ہو چکی ہے لیکن اُس کا حکم قیامت تک کے لیے باقی ہے۔ چناں چہ اَحادیث میں اِس کی صراحت کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ"۔ (۳)

ترجمہ: اللہ کی وَحدانیت اور میری رِسالت کی گواہی دینے والے کسی مسلمان کا خون (یعنی اُسے قتل کرنا) حلال نہیں مگر تین (۳) باتوں میں سے کسی ایک وجہ سے: ایک یہ کہ (قصاص میں) جان کے بدلے میں جان ماری جائے، دوسرا یہ کہ شادی شدہ زنا کرنے والا (جس کو رجم

(۱) (سُوْرَۃُ النُّور، ۲) (۲) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، سورۂ نور، رقم الآیۃ ۲، ص ۷۶۸، طبع: معارف القرآن، کراچی)

(۳) (صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ ان النفس بالنفس والعین بالعین، ج ۲، ص ۱۰۱۶، طبع: یادگار شیخ، کراچی)

کر دیا جاتا ہے)، تیسرا وہ شخص جو دین سے نکل جانے والا، (مسلمانوں کی) جماعت سے نکل جانے والا (یعنی مُرتد کیوں کہ اُس کو بھی قتل کر دیا جاتا ہے)۔

۲ زنا ایک کھلی بے حیائی اور بے راہ رَوی ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زنا کو ایک کھلی بے حیائی اور گھناؤنا عمل قرار دیا ہے:

"إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ۝" ❶

ترجمہ: وہ (یعنی زنا) یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ رَوی ہے۔ ❷

سُوْرَةُ النِّسَآءِ میں اِرشاد فرمایا:

"إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيلًا ۝" ❸

ترجمہ: یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے اور بے راہ رَوی کی بات ہے۔ ❹

قباحت کے تین (۳) درجے ہیں:

① عقلی۔ جو عقل و قیاس کی رُو سے قبیح و شنیع ہو۔
② شرعی۔ جس کا قبیح و شنیع ہونا شریعت سے ثابت ہو۔
③ عادی۔ جس کو عُرف و عادت کے مطابق قبیح و شنیع سمجھا جاتا ہو۔

پس! آیتِ مذکورہ بالا میں "فَاحِشَةً" سے قباحتِ عقلیہ کو، "مَقْتًا" سے قباحتِ شرعیہ کو اور "سَآءَ سَبِيلًا" سے قباحتِ عادیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا زنا ایک ایسی گندی اور قبیح چیز ہے جس کو عقلی، شرعی اور عُرفی کسی بھی طرح دُرست اور صحیح نہیں کہا جا سکتا اور جو چیز عقلاً، شرعاً اور عادتاً تینوں طرح ہی قبیح اور شنیع ہو وہ اِنتہائی درجہ کی قبیح چیز کہلاتی ہے۔ ❺

۳ زنا کے قریب جانا بھی ممنوع ہے

جب کوئی چیز بہت زیادہ خطرناک اور خوفناک ہوتی ہے اُس کی مُضرّتیں اور ہلاکتیں شدید ہوتی ہیں تو سمجھ داری اِسی میں ہوتی ہے کہ: اُس کے قریب جانے سے بھی گریز کیا جائے۔

---

❶ (سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَآءِيْل، ۳۲) ❷ (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ ۳۲، ص ۵۹۳، طبع معارف القرآن، کراچی)
❸ (سُوْرَةُ النِّسَآءِ، ۲۲) ❹ (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ نساء، رقم الآیۃ ۲۲، ص ۱۸۰، طبع معارف القرآن، کراچی)
❺ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الحدود، الکبیرۃ الثامنۃ والخمسون بعد الثلاث مائۃ، ج ۲، ص ۱۷۹، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

چناں چہ یہی وجہ ہے کہ: بھڑکتی ہوئی آگ کے قریب سے بھی نہیں گزرا جاتا کیوں کہ نہ معلوم کب اور کون سی چنگاری اُڑ کر جھلسا دے؟!! اِسی طرح زنا بھی ایسی مہلک اور خطرناک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کے قریب جانے اور اِس کے اَسباب ودَواعی سے بھی بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

چناں چہ سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل میں فرمایا:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا" ---الآية (1)

ترجمہ: اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو۔ (2)

اِس آیت میں صرف زنا ہی سے منع نہیں کیا گیا بل کہ اُس کے دواعی اور اَسباب خواہ قریبہ ہوں یا بعیدہ، اُن سب سے منع کر دیا گیا ہے۔ (3)

ایک اور جگہ فرمایا:

"وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ" ---الآية (4)

ترجمہ: اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی۔ (5)

چناں چہ مذکورہ آیت کی رُو سے نامحرم کو دیکھنا، باتیں کرنا یا سننا یا اُس کی جانب چل کر جانا، ملاقات کرنا، چھونا، بوس وکنار کرنا، یہ سب حرام وناجائز ہیں کیوں کہ یہ سب زنا کے دَواعی اور اَسباب ہیں اور اُن سب ہی سے بچنا ضروری ہے۔ اَحادیثِ مبارکہ میں اِن سب کو زنا ہی قرار دیا گیا ہے۔

چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ"۔ (6)

---

(1) (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل، ۳۲) (2) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ ۳۲، ص ۵۹۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(3) (روح المعانی فی تفسیر القرآن والسبع المثانی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ ۳۲، ج ۱۵، ص ۶۷، طبع مکتبہ الرشیدیہ، لاہور)

(4) (سُوْرَةُ الْاَنْعَام، ۱۵۱) (5) (آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سورۂ انعام، رقم الآیۃ ۱۵۱، ص ۲۹۳، طبع معارف القرآن، کراچی)

(6) (صحیح لمسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا، ج ۲، ص ۳۳۶، طبع یادگار شیخ، کراچی)

ترجمہ: ابن آدم پر اِس کے زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ لامحالہ (یقینی طور پر) اُسے ملے گا پس! آنکھوں کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نامحرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے) گفتگو کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا (نامحرم کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (نامحرم کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل کا گناہ خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اِس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔

۴ شرک کے بعد کوئی گناہ زنا سے بڑھ کر نہیں

حضرت ہیثم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحِمٍ لَا تَحِلُّ لَهُ"۔ [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے بعد کوئی گناہ اِس سے بڑا نہیں کہ کوئی شخص اپنے نطفہ کو اُس رحم میں رکھے جو اُس کے لیے حلال نہیں۔

۵ دُنیا و آخرت میں زنا کے چھ (۶) بڑے نقصانات

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا فَإِنَّ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَذَهَابُ الْبَهَاءِ وَدَوَامُ الْفَقْرِ وَقِصَرُ الْعُمُرِ وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ: سَخَطُ اللّٰهِ وَسُوْءُ الْحِسَابِ وَالْخُلُوْدُ فِي النَّارِ"۔ [2]

ترجمہ: اے مسلمانوں کی جماعت! زنا سے بچو، اِس لیے کہ اِس میں چھ (۶) خصلتیں (نقصانات) ہیں، تین (۳) دُنیا میں اور تین (۳) آخرت میں:

دُنیا کے تین (۳) نقصانات یہ ہیں:

① زنا کرنے والے کے چہرے کی رُونق کا ختم ہو جانا۔

② مسلسل غربت۔ ③ عُمر کا کم ہو جانا۔

---

[1] (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الحدود، الکبیرۃ الثامنۃ والخمسون بعد الثلاث مائۃ، ج ۲، ص ۱۹۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[2] (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۳۳۳، طبع الرشد، الریاض)

آخرت میں پیش آنے والی تین (۳) چیزیں یہ ہیں:

① اللہ کی ناراضگی۔ ② بُرا حساب وکتاب۔

③ دُوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنا (یعنی طویل زمانہ تک جلنا)۔

❁ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے:

"لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْلَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ"۔❶

ترجمہ: تم لوگ ضرور بالضرور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنے چہروں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے چہروں کو بے نور کر دیا جائے گا۔

۶ زنا سے فقروفاقہ اور مسکنت پیدا ہوتی ہے

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهٖ فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَكَانَ يَعْنِي عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِنْ جَارَ أَوْ حَافَ أَوْ ظَلَمَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ"۔ حاکم زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے، اُس کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم آکر پناہ حاصل کرتا ہے، پس! اگر وہ عدل واِنصاف سے کام لے تو اُس کو اَجر ملتا ہے اور رِعایا کے اُوپر لازم ہوتا ہے کہ: وہ اُس کے شکرگزار اور قدردان بنیں اور اگر وہ ظلم اور نااِنصافی سے کام لے تو اُس پر اُس کا وَبال ہوتا ہے اور رعایا کے ذِمّے صبر کرنا ہوتا ہے۔ اُس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "وَإِذَا جَارَتِ الْوُلَاةُ قَحَطَتِ السَّمَاءُ وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَإِذَا ظَهَرَ الزِّنَا ظَهَرَ الْفَقْرُ وَالْمَسْكَنَةُ وَإِذَا خَفَرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِلْكُفَّارِ"۔ جب حکمران ظلم کریں تو آسمان سُوکھ جاتا ہے (بارشیں نہیں ہوتیں)، جب زکوٰۃ رُوک لی جائے تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں، جب زناکاری پھیل جائے تو

---

❶ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، یحیی بن ایوب مصری، ج ۶، ص ۲۰۵۰، طبع مکتبہ الاصالۃ والتراث، بیروت)

فقر اور مسکنت عام ہو جاتی ہے اور جب ذمہ (عہد) توڑے جانے لگیں تو کافروں کو غلبہ دے دیا جاتا ہے۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"اَلزِّنَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ"۔ (2)

ترجمہ: زنا فقر کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

زنا کا عام ہو جانا قربِ قیامت کی نشانی ہے

بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: قربِ قیامت کی ایک اہم نشانی یہ ہے کہ لوگوں میں زنا اور بدکاری عام ہو جائیں گے۔

چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخَمْرُ"۔ (3)

ترجمہ: قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب ظاہر (یعنی لوگوں میں عام) ہو جائیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلْخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ"۔ (4)

ترجمہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ: علم اٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس (۵۰) عورتوں کا ایک ہی نگہبان ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَتَسَافَدُوْا

---

(1) (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج ۱۲، ص ۷، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(2) (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۲۹۶، طبع الرشد، الریاض) (3) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۸، ص ۳۰۴، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

(4) (صحیح البخاری، کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ، باب اثم الزناۃ، ج ۲، ص ۱۰۰۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ قُلْتُ:

إِنَّ ذَالِكَ لَكَائِنٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيَكُونَنَّ" - (1)

ترجمہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک ایسا وقت آئے گا کہ: لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ ضرور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہاں! ضرور بضرور ہوگا۔

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قُربِ قیامت کے اَحوال کو ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

حَتّٰى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ فَيَقُوْمُ إِلَيْهَا فَيَرْفَعُ ذَيْلَهَا فَيَنْكِحُهَا وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ كَمَا يَرْفَعُ ذَيْلَ النَّعْجَةِ وَرَفَعَ ثَوْبًا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ السُّحُوْلِيَّةِ فَيَقُوْلُ الْقَآئِلُ مِنْهُمْ: لَوْ تَجَنَّبْتُمُوْهَا عَنِ الطَّرِيْقِ فَذٰلِكَ فِيْهِمْ كَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِمَّنْ صَحِبَنِيْ وَآمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ - (2)

ترجمہ: لوگوں کی حالت اِس قدر بدتر ہوجائے گی کہ: راستہ چلتی ہوئی کوئی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گی تو اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اُٹھ کر (بدکاری کے لیے) عورت کا دامن اِس طرح اُٹھائے گا جیسا کہ کسی دُنبی کی دُم اُٹھاتے ہیں، پس! اُس وقت کوئی کہنے والا کہے گا کہ: عورت کو لے کر دیوار کی اُوٹھ میں چلے جاؤ۔ وہ کہنے والا اُس دن اُن لوگوں میں اَجر وثواب کے اِعتبار سے ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تمہارے درمیان مرتبہ رکھتے ہیں۔ پس! اُس دن جس نے اَمَرَ بِالْمَعْرُوْف اور نَهِي عَنِ الْمُنْكَر کیا تو اُس کے لیے ایسے پچاس (۵۰) لوگوں کا اَجر وثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے، میری اِطاعت کی اور میری اِتباع کی یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

---

(1) (صحیح ابن حبان، ج: کتاب التاریخ، ذکر الاخبار عن ظہور الزنا، ج ۷، ص ۲۴۳، طبع دار التاسید، بیروت)

(2) (المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ لابن الحجر رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الفتوح، باب ظہور النساء فی آخر الزمان، ج ۹، ص ۳۳۴_۳۳۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

۸ زنا کا عام ہوجانا اللہ کے عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہے

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"مَا ظَهَرَ فِيْ قَوْمٍ الزِّنٰى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللهِ". (1)

ترجمہ: جس قوم میں زنا اور سود عام ہوجائے (اور لوگ اُس میں کثرت سے مبتلا ہوجائیں) تو وہ لوگ اپنے اُوپر خود اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اُتار لیتے ہیں۔

❁ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَإِذَا فَشَا فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَيُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ". (2)

ترجمہ: میری اُمّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اُن میں (زنا کی کثرت کی وجہ سے) زنا سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت نہ ہوجائے۔ پس! جب وَلَدُ الزِّنَا پھیل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو عمومی عذاب میں مبتلاء کردیں گے۔

❁ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک اور روایت میں ہے:

"لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٌ أَمْرُهَا مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيْهِمْ أَوْلَادُ الزِّنٰى فَإِذَا ظَهَرُوْا خِفْتُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ". (3)

ترجمہ: میری اُمّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی اور اُن کا معاملہ جما رہے گا، جب تک کہ اُن میں (زنا کی کثرت کی وجہ سے) زنا سے پیدا ہونے والے بچے عام نہ ہوجائیں، پس! جب وَلَدُ الزِّنَا پھیل جائیں تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے گا۔

۹ زنا کا عادی شخص بُت پرست کی طرح ہے

❁ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

---

(1) (مسند ابو یعلی موصلی، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۳۹۲، طبع دار المامون للتراث، دمشق)

(2) (مسند احمد، مسند النساء، حدیث میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا، ج ۴۴، ص ۴۱۳، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(3) (مسند ابو یعلی موصلی، حدیث میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱۳، ص ۶، طبع دار المامون للتراث، دمشق)

"اَلْمُقِيْمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ وَثَنٍ "۔ (1)

ترجمہ: زنا پر قائم رہنے والا شخص بُت پرستی کرنے والے کی طرح ہے۔

(10) زنا اِیمان کے مُنافی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ"۔

کوئی بندہ جس وقت وہ زنا کر رہا ہوتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ چوری کر رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ شراب پی رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ قتل کر رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: "كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ"؟ اِیمان اُس بندے سے کیسے کھینچ لیا جاتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے پھر اُنہیں الگ کیا اور فرمایا: اِس طرح (اِیمان اُس سے الگ ہو جاتا ہے) پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اِیمان دوبارہ اُس میں لوٹ آتا ہے۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے دوبارہ اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا۔ (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ"۔ (3)

ترجمہ: جب اِنسان زنا کرتا ہے تو اُس سے اِیمان نکل جاتا ہے اور اُس کے سر پر سائبان کی طرح مُعلّق رہتا ہے، جب وہ زنا ختم ہو جاتا ہے تو وہ اِیمان واپس اُس کی جانب لوٹ آتا ہے۔

---

(1) (اعتلال القلوب للخرائطی، باب ذم الزنا وأليم عقابہ، ج ۱، ص ۸۸، طبع مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ)

(2) (صحیح البخاری، کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ، باب اثم الزناۃ، ج ۲، ص ۱۰۰۲، طبع یادگار شیخ، کراچی)

(3) (سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، ج ۲، ص ۲۹۹، طبع حسن، لاہور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ زَنٰى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ"۔ (1)

ترجمہ: جس نے زنا کیا اور شراب پی اللہ تعالیٰ اُس سے اِیمان کو ایسے ہی سلب کرلیتے ہیں جیسے کوئی اِنسان قمیص اپنے سر سے اُتار لیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ الْإِيْمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نُزِعَ مِنْهُ سِرْبَالُ الْإِيْمَانِ فَإِنْ تَابَ رُدَّ عَلَيْهِ"۔ (2)

ترجمہ: بے شک! اِیمان ایک کُرتے کی مانند ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہنا دیتے ہیں، پس! جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے اِیمان کا کُرتا کھینچ لیا جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو اُس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے:

"تَزَوَّجُوْا فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا زَنٰى نُزِعَ مِنْهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَعْدُ أَوْ أَمْسَكَهُ"۔ (3)

ترجمہ: شادی کرو! اِس لیے کہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اُس سے اِیمان کا نور چھن جاتا ہے پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے (توبہ کرنے کی صورت میں) لوٹا دیتے ہیں یا رُوک لیتے ہیں (اِیمان کا نور دوبارہ نہیں دیتے)۔

ایک جگہ زنا، چوری اور شراب نوشی کی مذمّت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ"۔ (4)

ترجمہ: جس نے یہ کام کیے اُس نے اِسلام کا کڑا اپنی گردن سے اُتار دیا، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کردیں گے۔

---

(1) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، ج۱، ص ۷۳، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت) (2) (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۲۶۹، طبع الرشد، الریاض)

(3) (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج ۷، ص ۲۷۰، طبع الرشد، الریاض)

(4) (السنن الکبریٰ للامام نسائی رحمہ اللہ، کتاب قطع السارق، باب التقطع فی السرقۃ، ج ۴، ص ۳۲۷، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(11) زنا کی وجہ سے دُعاؤں کی قبولیت سے محرومی

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عثمان ابن ابی عاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارٌ"۔ (1)

ترجمہ: آسمان کے دروازے نصفِ شب میں کھول دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا ندا لگاتا ہے: "کوئی مانگنے والا ہے کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے، کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اُس کو عطا کیا جائے، کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ اُس کی تکلیف کو دُور کیا جائے"۔ پس! کوئی مسلمان بھی اُس وقت دُعا کرے تو اُس کی دُعا ضرور قبول کی جاتی ہے سوائے زنا کے لیے کوشاں رہنے والی زانیہ عورت اور (ظلماً) ٹیکس وصول کرنے والا۔

(12) زنا کرنے والوں کی سخت ترین سزائیں

"بخاری شریف" کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے جہنمیوں کے مختلف مناظر دیکھنے کا تذکرہ کیا، اُن میں سے منظر ایک یہ بھی تھا:

"فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ"۔ (2)

ترجمہ: پھر ہم ایک ایسے سوراخ تک پہنچے جو تنور کی طرح تھا، جس کا اُوپر کا حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا، اُس کے نیچے آگ سلگ رہی تھی، جب آگ کی لپٹ قریب ہوتی (یعنی بھڑکتی) تو وہ لوگ (جو اُس سُوراخ کے اَندر تھے وہ سُوراخ کے) اُوپر آجاتے

(1) (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، محمد بن سیرین، عن عثمان بن ابی العاص، ج ۷، ص ۲۱۹۷، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

(2) (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ۹۰، ترجمہ ج ۱، ص ۱۸۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو دوبارہ پھر اُس میں لوٹ جاتے اور اُس میں ننگے مَرد اور عورتیں تھیں۔

❁ "بخاری شریف" ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ:

"فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا"۔ اُس سُوراخ میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہم نے اُس میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں ننگے مَرد اور ننگی عورتیں تھیں، اُن کے پاس اُن کے نیچے سے آگ کی لپٹیں آرہی تھیں، جب اُن کے پاس آگ شعلہ مارتے ہوئے آتی تو وہ چیخنے لگ جاتے۔ (یہ سب دیکھ کر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اُن کے بارے میں دریافت کیا کہ: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: "وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ"۔ جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے سُوراخ میں (جلتے ہوئے مَرد و عورت) دیکھے ہیں وہ زنا کرنے والے مَرد اور عورتیں ہیں۔ [1]

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گزر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بکثرت ایسی عورتوں پر ہوا جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھیں اور اُن میں سے بعض (تو ایسی تھیں جو) اُوندھے مُنہ اپنے پاؤں سے لٹکی ہوئی تھیں اور اُن کی سخت چیخ و پکار نکل رہی تھی۔ میں نے کہا: اے جبریل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا:

"هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي يَزْنِينَ وَيَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَيَجْعَلْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ وَرَثَةً مِنْ غَيْرِهِمْ"۔ [2]

ترجمہ: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی تھیں، اپنی اَولاد کو قتل کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کے لیے دوسرے لوگوں سے (زنا کے ذریعہ) وارث بنایا کرتی تھیں۔

---

[1] (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب بلاترجمہ، ج ۱، ص ۱۸۵، طبع یادگار شیخ، کراچی)

[2] (مساوئ الاخلاق، مذموما للخرائطی، باب ما جاء فی الزنا من التغلیظ واثم العاقبت، ص ۲۲۲، طبع اسواری، جدہ)

۱۳ جہنّم میں زنا کرنے والوں کی سخت بدبو ہوگی

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے:

"إِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَالْجِبَالَ لَيَلْعَنَّ الشَّيْخَ الزَّانِيَ وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَتُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ بِنَتَنِ رِيْحِهَا"۔ ❶

ترجمہ: بے شک! ساتوں آسمان وزمین اور پہاڑ سب بوڑھے زنا کرنے والے پر لعنت کرتے ہیں اور بے شک! زنا کرنے والوں کی شرمگاہیں اپنی (اِنتہائی غلیظ وکریہہ) بدبو سے سارے جہنّمیوں کو تکلیف پہنچائیں گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل کیا گیا ہے:

"لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقَطَّعُ جُلُوْدُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَتَزَيَّنُوْنَ لِلزِّيْنَةِ قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِجُبٍّ مُنْتِنِ الرِّيْحِ فَسَمِعْتُ فِيْهِ أَصْوَاتًا شَدِيْدَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: نِسَاءٌ كُنَّ يَتَزَيَّنَّ لِلزِّيْنَةِ وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ"۔ ❷

ترجمہ: معراج کی شب جب مجھے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس سے گزرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے کہا کہ: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو زِینت اِختیار کرنے کے لیے مزیّن ہوا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: میرا گزر ایک بہت ہی بدبودار کنوئیں پر ہوا۔ میں نے اُس میں بہت ہی سخت قِسم کی (چیخنے چلّانے کی) آوازیں سُنی۔ پوچھا کہ: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زِینت اِختیار کرنے کی غرض سے خوب مزیّن ہوا کرتی تھیں اور حرام کاری میں مبتلاء ہوتی تھیں۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کرتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنّمیوں کے کئی مَناظر کامُشاہدہ کیا تھا۔ اُس میں سے ایک یہ تھا:

❶ (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ، ج ۱۰، ص ۳۱۰، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

❷ (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، فصل فی ما ورد من الاخبار فی التشدید علی من اقترض من عرض اخیہ المسلم شیئاً بسب او غیرہ، ج ۹، ص ۱۰۴، ۱۰۵، طبع الرشد، ریاض)

"ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا وَأَسْوَئِهِ مَنْظَرًا فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: اَلزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِيْ"۔ (1)

ترجمہ: پھر فرشتے مجھے لے کر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بہت پھولے ہوئے، بہت گندی بدبو والے اور بہت بُرے منظر والے تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا: یہ لوگ زنا کرنے والے مَرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

"ابن خزیمہ" کی روایت میں "وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ" کے الفاظ مذکور ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ: وہ زانی مَرد اور عورت اِس قدر بدبودار ہوں گے کہ: گویا اُن کی بدبو اُس جگہ کی طرح ہوگی جہاں پاخانہ کیا جاتا ہے۔ (2)

(14) زنا کی کثرت سے طاعون پھیل جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

"إِذَا بُخِسَ الْمِيْزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُوْنُ وَإِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرْجُ"۔ (3)

ترجمہ: جب ناپ تول میں کمی ہونے لگے تو بارش رُوک دی جاتی ہے، جب زنا کی کثرت ہو جائے تو قتل (اَموات) کی کثرت ہو جاتی ہے اور طاعون واقع ہو جاتا ہے اور جب جھوٹ کثرت سے بولا جانے لگے تو "ھَرج" یعنی قتل و غارت گری کی کثرت ہو جاتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

"لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ"۔ (4)

ترجمہ: جس قوم میں فحاشی اِس قدر ظاہر ہو جائے کہ لوگ کھلم کھلا یہ (بے حیائی کے کام) کرنے لگیں تو اُس میں طاعون پھیل جاتا ہے۔

---

(1) (صحیح ابن حبان، کتاب إخباره صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة رضی اللہ عنہم، باب صفة النار وأهلها، ذکر وصف عقوبة أقوام من أجل أعمال ارتكبوها، ج ۸، ص ۲۸۹، دار القاصد، بیروت)

(2) (صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الإفطار بعراقیبهم، ج ۳، ص ۲۳۷، طبع المکتب الإسلامی، بیروت)

(3) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، ج ۴، ص ۵۷۹، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت) (4) (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب العقوبات، ص ۲۹۰، طبع قدیمی، کراچی)

۱۵ زنا نئی بیماریوں کے پیدا ہونے کا باعث ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِیْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ"۔

ترجمہ: اے جماعتِ مہاجرین! پانچ (۵) چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ (تو بہت بُرا ہوگا) اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اُس سے کہ تم اُن چیزوں میں مبتلا ہو:

اوّل: "لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِیْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا"۔

ترجمہ: جس قوم میں فحاشی اِس قدر ظاہر ہو جائے کہ لوگ کھلم کھلا یہ (بے حیائی کے کام) کرنے لگیں تو اُس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں نہ تھیں۔

دوم: "وَلَمْ یَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْهِمْ"۔

ترجمہ: جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی، شدّتِ مصائب اور حکمرانوں کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔

سوم: "وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا"۔

ترجمہ: جب کوئی قوم اپنے اَموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش رُوک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو اُن پر کبھی بھی بارش نہ برسے۔

چہارم: "وَلَمْ یَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ فَأَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِیْ أَیْدِیْهِمْ"۔

ترجمہ: جو قوم اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں

کو اُن پر مُسلط فرما دیتا ہے جو اُس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ اُن کے اَموال چھین لیتے ہیں۔

پنجم: "وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ"۔

ترجمہ: جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بل کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ اَحکام) اِختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ اُس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اِختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔ [1]

۱۶ زنا سے وَبائی اَمراض پھیل جاتے ہیں

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

"إِذَا رَأَيْتَ الْمَطَرَ قَدْ قَحَطَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزَّكَاةَ قَدْ مُنِعَتْ وَإِذَا رَأَيْتَ السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ تَعَالَى قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ وَإِذَا رَأَيْتَ الْوَبَآءَ قَدْ ظَهَرَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزِّنَا قَدْ فَشَا"۔ [2]

ترجمہ: جب تم دیکھو کہ بارش کا قحط پڑ گیا ہے تو سمجھ لو کہ (لوگوں کی جانب سے) زکوۃ رُوک لی گئی ہے اور جب تم دیکھو کہ تلواریں برہنہ ہوگئیں ہیں (یعنی لوگ ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے اَسلحہ تاننے لگے ہیں) تو سمجھ لو کہ اللہ کا حکم (عدل و اِنصاف) ضائع کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے (خود ہی) اِنتقام لینے لگے ہیں اور جب تم دیکھو کہ وَبائی اَمراض ظاہر ہو چکے ہیں تو جان لو کہ زنا کاری پھیل گئی ہے۔

۱۷ زنا کرنے والوں پر اللہ کا غضب

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الزُّنَاةِ"۔ [3]

---

[1] (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب العقوبات، ص ۲۹۰، طبع قدیمی، کراچی)

[2] (شعب الایمان، باب فی الزکوۃ، التشدید علی منع زکوۃ المال، ج ۵، ص ۲۲، طبع الرشد، الریاض)

[3] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الحیم، الباب الثانی، الفصل الاول، فی الزنا، ج ۵، ص ۳۱۵، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ: زنا کرنے والے (مَردوں اور عورتوں) پر اللہ تعالیٰ کا شدید غصہ اور غضب نازل ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اِشْتَدَّ غَضَبُ اللہِ عَلٰی اِمْرَأَۃٍ تُدْخِلُ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ لِیَشْرَکَهُمْ فِیْ أَمْوَالِهِمْ وَیَطَّلِعَ عَلٰی عَوْرَاتِهِمْ"۔ [1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ نازل ہوتا ہے اُس عورت پر جو (زنا کے ذریعہ) کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کردے جو اُن میں سے نہیں، جس کے نتیجے میں وہ (وَلَدُ الزِّنَا) اُس قوم کے مالوں میں (بحیثیتِ وارث) شریک ہوجائے اور اُن کے مخفی اُمور سے مطلع اور باخبر ہوجائے۔

۱۸ زنا کرنے والوں کے چہرے پر آگ بھڑکے گی

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"اِنَّ الزُّنَاۃَ یَأْتُوْنَ تَشْتَعِلُ وُجُوْهُهُمْ نَارًا"۔ [2]

ترجمہ: بے شک! زنا کرنے والے (مَردوں اور عورتوں) کے چہرے آگ سے بھڑکیں گے۔

۱۹ زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اژدھا مقرر کیا جائے گا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ قَعَدَ عَلٰی فِرَاشِ مُغِیْبَۃٍ قُیِّضَ لَہٗ ثُعْبَانٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"۔ [3]

ترجمہ: جو کسی ایسی عورت کے بستر پر (زنا کے لیے) بیٹھا جس کا شوہر نہ ہو اُس پر قیامت کے دن ایک اژدھا مقرر کیا جائے گا۔

---

[1] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الجیم، الباب الثانی، الفصل الاول، فی الزنا، ج ۵، ص ۳۱۵، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[2] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الجیم، الباب الثانی، الفصل الاول، فی الزنا، ج ۵، ص ۳۱۵، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[3] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحاء، وما اسند ابوقتادہ، ج ۳، ص ۱۳۸، طبع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

۲۵ زنا عام ہوجائے تو اَموات کی کثرت ہوتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"خَمْسٌ بِخَمْسٍ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ (ﷺ)! وَمَا خَمْسٌ بِخَمْسٍ؟ قَالَ: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ وَمَا حَكَمُوْا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْفَقْرُ وَلَا ظَهَرَتْ فِيْهِمُ الْفَاحِشَةُ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَالَ إِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ وَأُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ"۔ ❶

ترجمہ: پانچ (۵) چیزیں پانچ (۵) چیزوں کے بدلہ میں (ملتی) ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ پانچ (۵) چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اُس پر دشمن غالب آجاتا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں اُن میں فقر و فاقہ پھیل جاتا ہے، جن لوگوں میں بے حیائی پھیل جائے اُن میں اَموات کی کثرت ہوجاتی ہے، جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں اُن کی پیداوار رُوک دی جائے گی اور وہ قحط سالی کے شکار ہوجائیں گے اور جو لوگ زکوٰۃ رُوک لیں گے اُن پر بارش بند کردی جائے گی۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ وَمَا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا حَبَسَ اللهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ"۔ ❷

ترجمہ: جو قوم عہد و پیمان کو توڑ دے اُس کے درمیان قتل و قتال شروع ہوجاتا ہے، جس قوم میں بے حیائی ظاہر ہوجائے اُس پر اللہ تعالیٰ (کثرت سے) موت کو مسلّط کردیتے ہیں اور جو قوم زکوٰۃ کو رُوکتی ہے اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو رُوک دیتے ہیں۔

---

❶ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ج۸، ص۶۱، ۲۷۰جمع مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت)

❷ (شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، التشدید علی منع زکوٰۃ المال، ج۵، ص۲۱، جمع الرشد، الریاض)

۲۱ زنا شیطان کا پسندیدہ عمل ہے

ایک روایت میں ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِبلیس کی گمراہ کُن کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

"إِنَّ إِبْلِيسَ يَبُثُّ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ وَيَقُولُ لَهُمْ أَيُّكُمْ أَضَلَّ مُسْلِمًا أُلْبِسُهُ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ مَنْزِلَةً"۔

بے شک! اِبلیس اپنے لشکر کو زمین میں پھیلا دیتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ: تم میں سے جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اُس کے سر پر تاج پہناؤں گا۔ پس! شیاطین میں جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ اِبلیس کے نزدیک سب سے زیادہ درجہ کے اِعتبار سے قُرب حاصل کرتا ہے۔ اُس کے بعد مختلف شیاطین آکر اپنے کارنامے ذکر کرتے ہیں اور وہ اُن کو زیادہ اِہمیت نہیں دیتا، یہاں تک کہ ایک شیطان آکر یہ کہتا ہے: "لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى"۔ میں مسلسل اُس کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ وہ زنا کر بیٹھا۔ یہ سُن کر شیطان کہتا ہے: "نِعْمَ مَا فَعَلْتَ"۔ تو نے بہترین کام کیا۔ پس اُسے اپنے قریب کرتا ہے اور اپنا تاج اُس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ [1]

[1] (الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الحدود، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد الثلاث مئۃ، ج ۲، ص ۱۹۰، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مراجع ومصادر

شمارہ	کتاب	مصنف/مرتب	ناشر
۱	القرآن کریم		
۲	تفسیر بیضاوی	ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی رحمہ اللہ	موسسۃ العلمی للمطبوعات، بیروت
۳	روح المعانی فی تفسیر القرآن والسبع المثانی	محمود بن عبداللہ الحسینی الالوسی رحمہ اللہ	مکتبۃ الرشیدیہ، لاہور
۴	الجامع لاحکام القرآن	علامہ شمس الدین القرطبی رحمہ اللہ	طبع دارالکتب المصریہ، القاہرۃ
۵	تفسیر القرآن العظیم	حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ	دار ابن حزم، بیروت
۶	آسان ترجمہ قرآن	مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم	معارف القرآن، کراچی
۷	صحیح البخاری	امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	یادگار شیخ، کراچی
۸	الصحیح لمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری الخراسانی رحمہ اللہ	یادگار شیخ، کراچی
۹	سنن ابی داؤد	امام سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ	مکتبۃ الحسن، لاہور
۱۰	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ	قدیمی، کراچی
۱۱	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی رحمہ اللہ	قدیمی، کراچی
۱۲	موطا امام مالک	مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ	قدیمی، کراچی
۱۳	مشکوٰۃ المصابیح	علامہ محی السنۃ رحمہ اللہ / علامہ محمد بن عبداللہ التبریزی رحمہ اللہ	قدیمی، کراچی
۱۴	فتح الباری شرح صحیح البخاری	احمد بن علی بن حجر ابوالفضل العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ	قدیمی، کراچی
۱۵	تکملہ فتح الملہم	مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم	دار العلوم کراچی، کراچی
۱۶	عون المعبود علی سنن ابی داؤد	محمد اشرف بن امیر بن علی العظیم آبادی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۱۷	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	ابوالحسن نور الدین الملا الھروی القاری رحمہ اللہ	مکتبۃ الحبیبیہ، کوئٹہ
۱۸	مسند احمد	ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
۱۹	الزھد لاحمد ابن حنبل رحمہ اللہ	ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۲۰	المعجم الاوسط	سلیمان بن احمد اللخمی الشامی رحمہ اللہ	مکتبۃ المعارف، ریاض
۲۱	المعجم الکبیر	سلیمان بن احمد اللخمی الشامی رحمہ اللہ	مکتبۃ الاصالۃ والتراث، بیروت
۲۲	المستدرک علی الصحیحین	ابوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ الضبی الطھمانی النیسابوری رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲۳	المصنف لابن ابی شیبہ	ابو بکر ابن ابی شیبہ العبسی ؒ	مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت
۲۴	شعب الایمان	احمد بن حسین الخراسانی البیہقی ؒ	الرشد، الریاض
۲۵	السنن الکبری بیہقی ؒ	احمد بن حسین الخراسانی البیہقی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۲۶	السنن الکبریٰ للامام نسائی ؒ	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۲۷	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان ؒ	دار الحمید، بیروت
۲۸	صحیح ابن خزیمہ	ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ ؒ	المکتب الاسلامی، بیروت
۲۹	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی ؒ	مکتب الاسلامی، بیروت
۳۰	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	امام احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۳۱	البحر الزخار المعروف بمسند البزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق المعروف بالبزار ؒ	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ
۳۲	کشف الاستار عن زوائد البزار	نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی ؒ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
۳۳	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علاء الدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی ؒ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
۳۴	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	علی بن بکر بن سلیمان الہیثمی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۳۵	مسند ابو یعلی موصلی	ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی التمیمی الموصلی ؒ	دار المامون للتراث، دمشق
۳۶	سنن الدار قطنی	ابو الحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی الدار قطنی ؒ	المکتبۃ العصریہ، بیروت
۳۷	اعتلال القلوب	ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الخرائطی ؒ	مکتبہ نزار مصطفی الباز، مکہ مکرمہ
۳۸	مساوئ الاخلاق ومذمومہا	ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الخرائطی ؒ	السوادی، جدہ
۳۹	الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد الہیتمی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۰	المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ	احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی الشافعی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۱	البحر الرائق شرح کنز الدقائق	زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری ؒ	دار الکتاب الاسلامی، بیروت
۴۲	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق	عثمان بن علی بن محجن البارعی فخر الدین الزیلعی الحنفی ؒ	الکبری الامیریۃ، بولاق، القاہرۃ
۴۳	تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر ؒ	دار الفکر، بیروت
۴۴	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع	ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۵	رد المحتار علی الدر المختار	محمد امین بن عمر بن عبد العزیز الشامی ؒ	صدیقیہ، مردان
۴۶	موسوعۃ الرسائل لابن ابی الدنیا	علامہ ابن ابی دنیا ؒ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۷	اصلاحی خطبات	مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم	میمن اسلامک پبلشرز، کراچی

فہرستِ مطبوعات

کتاب کا نام	مصنف	جلد	صفحات	کاغذ
تحفۂ دُنیا و آخرت (اوّل)	مفتی عبداللہ صاحب دامت برکاتہم (انڈیا)	۱	۶۴۰	آفسٹ
درّ کامل	مولانا عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم	۱	۵۳۶	آفسٹ
اِفاداتِ صدیق رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ)	مفتی محمد زید مظاہری ندوی صاحب دامت برکاتہم	۱	۳۵۶	آفسٹ
علمی و اِصلاحی ملفوظات و مکتوبات (حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ)	مفتی محمد زید مظاہری ندوی صاحب دامت برکاتہم	۱	۱۶۸	آفسٹ
کامل مسنون نماز	مولانا مشکور ہاشمی صاحب دامت برکاتہم	۱	۱۳۶	آفسٹ
سو (۱۰۰) مستند مسنون دُعائیں	مولانا مفتی احمد خان صاحب دامت برکاتہم	کتابچہ	۱۰۴	آفسٹ
حیاۃ النحو فی خلاصہ ھدایۃ النحو	مولانا محمد یوسف رشید صاحب دامت برکاتہم	کتاب	۱۲۸	لوکل
آسان نماز و مسنون دُعائیں	مولانا محمد یوسف رشید صاحب دامت برکاتہم	کتاب	۱۵۲	آفسٹ
آسان مشقی قاعدہ	مولانا ابو محمد صاحب دامت برکاتہم	ـ	۹۶	آرٹ
نورانی قاعدہ (سادہ)	قاری فتح محمد پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	ـ	۳۱	لوکل
نورانی قاعدہ (ہلکا پلاسٹک)	قاری فتح محمد پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	ـ	۳۱	لوکل
نورانی قاعدہ (بہترین پلاسٹک)	قاری فتح محمد پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	ـ	۳۱	لوکل

زیرِ طبع مطبوعات

کتاب کا نام	مصنف
اِفاداتِ صفدریہ (تفسیر قرآنِ کریم)	مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خطباتِ عزیزی (طبع دوم)	مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم
اِفاداتِ عزیزی (طبع دوم)	مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم
باقیات صالحات	مفتی محمد سلمان زاہد صاحب دامت برکاتہم
دُرود شریف کی اہمیت اور فضیلت	صوفی طارق محمود صاحب دامت برکاتہم
عمرہ کا مسنون طریقہ	صوفی طارق محمود صاحب دامت برکاتہم